

ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الیل والنہار لاٰیٰت لاولی الباب



کشف ہلال

مرتبہ

سید شبیر احمد کاکاخیل مدیر فنی امور

ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ پاکستان

593/R9 اللہ آباد ویسٹرج راولپنڈی پاکستان فون 470582

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

انّ فی خلق السّموٰت و الارض

و اختلاف الّیلِ و النّھار

لاٰیاتٍ لاولی الباب

ترجمہ ۔ بیشک آسمانوں کے اور زمین کے بنانے اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں دلائل (توحید کے موجود) ہیں اہل عقل (سلیم) کے (استدلال کے) لئے ۔

قابل قدر تو جذبات بھی ہیں اگر ہوں عقل کی نگرانی میں
عقل اک نعمت الٰہی ہے پر شریعت کی حکمرانی میں
عید ہو ایک، ہے یہ خوب بہت گر شریعت کا حکم نہ ٹوٹے
فکر عقبا کا ہم سے نہ چھوٹے رنگ آمیز دار فانی میں

کشف ہلال

رویت ہلال کے موضوع پر ابتک جتنا کام ہوچکا ہے اسکا نچوڑ اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے نیز اس سے متعلق فنی اور فقہی مسائل کے حل کیلئے کمپیوٹر جس حد تک استعمال ہوسکتا ہے۔ اسکے استعمال کی کوشش کی گئی ہے اور دنیا کے 370 منتخب مقامات میں چاند دیکھنے ، شہادتوں کو پرکھنے اور مطالع کے تعین کے لئے طریقہ بتایا گیا ہے .اسکے علاوہ ایک نئے شمسی ہجری کیلنڈر کو بھی اس میں متعارف کیا گیا ہے۔

سید شیر احمد کاکا خیل مدیر فنی امور ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ
593/R9 اللہ آباد راولپنڈی پاکستان/ فون 470582

فہرست ابواب

انتساب

اس مرد درویش کے نام جنہوں نے ہمہ وقت تمام عالم کے بھلے کیلئے مصروف ہونے کے باوجود اس ناچیز کو مکہ مکرمہ میں رویت ھلال کے مسئلے کو حل کرنے کیلئے کتاب لکھنے کی یہ فرما کر ھدایت فرمائی " تم پاکستان جاکر فوراً اس موضوع پر عام فہم کتاب لکھ دو ۔ ہم دعا کرتے ہیں " ۔ آج ان کی دعا کی برکت سے یہ کتاب آپکے سامنے ہے ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔اللہ تعالیٰ انکی اور اور تمام بزرگوں کی دعائیں ہمیں نصیب فرمائے اور انکی توجھات کی برکت سے ہمارا بیڑا پار فرما کر جنت الفردوس میں اپنے حبیب پاک کی معیت پاک میں اپنی دیدار پاک سے نوازے ۔ آمین ثم آمین۔

تقریظ حضرت مفتی مختار الدین شاہ صاحب دامت برکاتھم

خلیفہ مجاز حضرت شیخ مولانا محمد ذکریاؒ

حضرت سید شیر احمد شاہ صاحب زید مجدھم کو اللہ تعالی جزائے خیر دیدے کہ انہوں نے غیر تمند مسلمانوں کی اس تمنا کو پوری کرنے کی کوشش کی جو یہ چاھتے تھے کہ مسلمانوں کی کوئی ایسی تقویم ہو جس کے ساتھ مسلمانوں کی تاریخ وابستہ ہو اور جس کے ذریعے مسلمانوں کو نہ صرف اپنی موجودہ تاریخوں کا پتہ چل سکے بلکہ انکو اپنی عظیم تاریخ بھی یاد رہے ۔ اگرچہ قمری تقویم مسلمانوں میں پہلے سے موجود ہے اور الحمد للہ تا قیامت رہے گی لیکن چونکہ اسکا مدار رویت بصری پر ہے جسکا یقینی علم کسی کو بھی پہلے سے نہیں ہو سکتا جیسا کہ شاہ صاحب نے بھی اپنے مقالے " جدید سائنسی تحقیقات اور رویت ہلال کیلئے انکا استعمال " میں اسکا صراحتاً ذکر کیا ہے لہذا مستقبل کی تاریخوں کے تعین کیلئے نیز نمازوں کے اوقات کے نقشے بنانے کیلئے مسلمانان عالم ایک مسخ شدہ عیسوی کیلنڈر کو، جسکا حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ صرف نام کے حد تک تعلق ہے اور جس کے مہینوں کے نام رومی دیوتاؤں کے ناموں پر ہیں، استعمال کرنے پر مجبور تھے ۔میرے دل میں سات آٹھ سال سے یہ خواہش اٹھتی تھی کہ کوئی ایسی تقویم تیار کی جائے جو مسلمانوں کی تاریخ کے ساتھ وابستہ ہو اور جسکے ذریعے مستقبل کے تاریخوں کا تعین کیا جا سکے ۔میں نے مختلف علماء کرام سے اسکا ذکر کیا تھا

اگرچہ افغانستان میں پہلے سے ایک شمسی کیلنڈر چل رہا تھا لیکن اسکے مہینوں کے ناموں اور ترتیب سے ذھناً متفق نہیں تھا ۔ الحمد للہ یہ تمنا شاہ صاحب کی شمسی ھجری تقویم دیکھ کر پوری ہوئی ۔ اس میں الحمد للہ وہ تمام صفات ہیں جو میں چاہتا تھا ۔ اسکی ابتدا حراء سے کی ہے جو کہ تمام انسانوں کیلئے انتہائی خوش بختی کی جگہ ہے کیونکہ یہاں رحمۃ للعالمین پر اللہ تعالی کا کلام نازل ہونا شروع ہوا تھا ۔ باقی ناموں کو بھی سن کر مسلمان کا دل باغ باغ ہو جاتا

ہے ۔انشاء اللہ یہ تقویم اور اسکے نام مسلمانوں کیلئے تعلق مع اللہ کا ذریعہ بنیں گے ۔

اس کوئی میں شبہ نہیں کہ یہ کتاب ایک فکرمند مسلمان محقق کی کاوش معلوم ہوتی ہے پس جیسا کہ شاہ صاحب چاہتے ہیں کہ مسلمان قمری مہینوں کی ابتداء چاند دیکھ کر کریں جو کہ بعینہ شریعت کا تقاضا ہے اور جس کیلئے شاہ صاحب نے آسان طریقے بھی تجویز کر دئے ہیں اور مستقبل کے تاریخوں کا تعین مجوزہ شمسی ہجری تقویم کے ذریعے کیا جائے تو انشاء اللہ رویت ہلال کا مسئلہ آسانی کے ساتھ حل ہو جائے گا ۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے خطوط اور اجتماعات میں اسی شمسی ہجری سال کی تاریخوں کا استعمال کریں ۔ آمین ثم آمین ۔ فقط ۔

مختار الدین شاہ کربوغہ شریف

تقریظ حضرت مفتی غلام الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد:

روزمرہ حساب دانی کے لئے سورج اور چاند کا سہارا لینا کوئی جدید دور کا پیغام نہیں بلکہ ابتداء آفرینش سے سورج اور چاند پر مہ وسال کا دارومدار رہا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ فالق الاصباح و جعل اللیل سکناً و الشمس و القمر حسباناً ۔(الانعام 97)

ترجمہ ۔ وہ (اللہ تعالیٰ) صبح کا نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو راحت کی چیز بنائی ہے اور سورج وچاند کو حساب سے رکھا ہے دوسری جگہ اس کی تشریح یوں کی گئی هو الذی جعل الشمس ضیاء و القمر نوراً و قدرہ منازل لتعلموا عدد السنین و الحساب ۔(یونس 5)

ترجمہ ۔ وہ اللہ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو بھی نورانی بنایا او اس (ہر ایک) کیلئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو۔ یہ الگ بات ہے کہ مروجہ شمسی اور قمری کیلنڈر کا تعین خاص واقعات سے ہے ۔ شریعت کی رو سے شمسی نظام حساب کی جگہ قمری نظام حساب زیادہ اھمیت کا حامل ہے ۔ عبادات کے اوقات کا دارومدار اس پر رکھا گیا ہے ۔ روزمرہ معاملات میں اس کو بنیاد ٹھرایا گیا اسلئے یہ کہنا بعید ازحقیقت نہیں کہ قمری کیلنڈر اسلامی تہذیب وثقافت کا جزء لاینفک ہے ، اسلامی تاریخ کے سبق آموز اور قابل عبرت واقعات کا امین ہے اور مسلمانوں کے تشخص کا ترجمان ہے ۔ متقدمین میں علماء کے ہاں " رویت ہلال " جس پر اس نظام کا دارومدار ہے قابل تحقیق موضوع رہا لیکن سائنسی دور میں جب پوری دنیا جغرافیائی نقشہ پر نمودار ہو کر الگ الگ حصوں میں بٹ گئی ، دور دور کے فاصلے سمٹ کر رہ گئے ، آمدورفت اور اطلاعات ونشریات کا ایسا سبک رفتار نظام قائم ہوا کہ دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اطلاع پہنچانا کوئی مسئلہ نہ رہا تو اس سے مسئلہ رویت نے معرکۃ الآراء ہونے کی حیثیت حاصل کر لی ۔ مسلم و غیر مسلم سکالروں اور ماہرین فن نے اس کی طرف خاص توجہ دی ، خاصکر مسلمانوں نے عبادات کے تحفظ کی نیت سے اس کی تحقیق کو اپنا فریضہ سمجھا چنانچہ 1965 ء میں مجمع البحوث

الاسلامیہ نے اس پر سیر حاصل بحث کی، 1973ء میں کویت نے اس پر کانفرنس بلائی 1978ء میں ترکی نے استنبول میں ایک کانفرس کے واسطہ سے اس کو مزید اجاگر کیا، 1986ء میں سعودی عرب نے مکہ مکرمہ میں اس پر کھلے دل سے بحث کرنے کیلئے کانفرس بلائی اور 1990ء میں پاکستان نے اسلام آباد میں کانفرس بلا کر اپنی مسؤلیت کا احساس کیا۔ پچھلے سالوں میں ملائشیا کے ڈاکٹر محمد الیاس نے ایک کانفرس بلا کر اپنی رائے سے لوگوں کو باخبر کیا اور دوسروں کی آرآء سے مستفید ہوئے لیکن کانفرنسوں مقالات اور تحقیقات سے مسئلہ کسی قابل عمل حل ہونے کے بجائے پیچیدگی کا شکار ہوا اور کوئی ایسے ٹھوس تجاویز تا حال سامنے نہیں آئے جو مسئلہ کے حل ہونے میں ممد اور معاون ثابت ہوں۔ 1986ء میں سفر مصر کے دوران میں نے مشائخ ازھر کے سامنے ایک محفل میں یہ بات رکھدی کہ کیا جامعہ ازھر کوئی ایسا قمری کیلنڈر تیار کر سکتا ہے جس میں شمسی کیلنڈر کی طرح تعین ہو کر اختلاف نہ ہو اور نفس الامر میں صوموالرویتہ وافطروا لرویتہ کے مطابق بھی ہو تو مجھے یہی جواب دیا گیا کہ یہ ممکن نہیں۔

تا حال اس پر جو بحثیں ہوئیں ان میں سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قمری کیلنڈر کے اعتبار سے کسی تاریخ کے تعین کیلئے نئے چاند NEW MOON کا دیکھنا ضروری نہیں، اس کے صادق ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ ہمیں اتنا معلوم ہو کہ ابھی ھلال (CRESCENT) معرض وجود میں آیا، گویا روئیت بصری کی جگہ امکان روئیت ہی کافی ہے۔ مصری تقویم 1966ء سے لیکر 1985ء تک اس پر قائم رہی کہ اگر کہیں حساب کے ذریعہ غروب آفتاب سے 5 منٹ بعد غروب قمر ہو تو مان لیا جائیگا کہ اگلا دن قمری مہینے کا پہلا دن ہے اور 1986ء اس میں مزید ترمیم کر کے کہا گیا۔ "یکفی دقیقة واحدة بدلاً من الدقائق الخمسة بعد غروب الشمس لکی نقول ان الهلال قد ولد" یعنی سورج کے غروب کے بعد اگر ایک منٹ تک چاند مؤخر رہا تو اس کو اعتبار دیا جائیگا۔ سعودی عرب میں تقویم ام القریٰ جو ڈاکٹر فضل احمد صاحب نے تجویز کی وہ بھی اس جیسے کلیہ پر مبنی ہے۔

لیکن اس مقابلہ میں دوسرے علماء نے حساب وکتاب پر کسی اعتماد کے بجائے تمام تر توجہ روئیت بصری پر دی یعنی اس وقت تک ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کل یکم ہوگا جبتک روئیت نہ ہو اور جب عوارض کی وجہ سے روئیت ممکن نہ ہو تو گزرے ہوئے مہینہ کے تیس دن پورے کرنے ہونگے۔ روئیت بصری کو اعتبار دینے کے بعد اختلاف مطالع کو اعتبار دینے یا نہ دینے کے بارے میں لمبی لمبی بحثیں ہوئی ہیں جس کے نتیجہ میں پوری اسلامی دنیا کو

ایک تاریخ پر جمع کرنے کی کوشش کارگر ثابت نہیں ہوئیں۔

زیر نظر کتاب جناب پرنسپل انجینئر سید شبیر احمد کاکاخیل صاحب کا اس سلسلہ کی قابل تحسین محنت ہے۔ موصوف نے بغیر کسی پیچیدگیوں کے مسئلہ روئیت کو عام فہم انداز میں حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک " صوموالرونیتہ وافطروالرونیتہ"، کو معیار بنا کر بصری روئیت کے ممکنہ ذرائع بیان کئے اور دنیا کے 370 منتخب مقامات میں ان علاقوں کی نشاندھی کی جہاں پر رویت کے زیادہ امکانات پائے جاتے ہیں تاکہ ذمہ دار حضرات اسکا اھتمام کر سکیں۔ پھر چاند دیکھنے والے کیلئے سمت مقام، حالت اور کیفیت بیان کر کے چاند دیکھنا آسان تر بنانے کی کوشش کی ہے اور قاضی یا متعلقہ ذمہ دار حضرت کو گواھی جانچنے کیلئے ایک آسان طریقہ وضع کیا ہے جس سے معیاری اور غیر معیاری شہادت کے درمیان امتیاز کرنے کیلئے کافی مواد ملے گا۔ میرے خیال میں اگر ملک کے مختلف علاقوں میں اس طریقہ روئیت کی تشہیر ہو کہ لوگ اس سے واقف ہوں اور روئیت ھلال کمیٹی کے ارکان اس کو اعتبار دیدیں تو صوبہ سرحد اور دوسرے صوبوں کے درمیان روئیت کے مسئلہ میں غلط فہمیوں کے ازالہ میں کافی مفید ثابت ہو سکتا ہے اور بڑی حد تک اس مسئلہ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

تاہم مجوزہ شمسی ھجری کیلنڈر کی تجویز اور مہینوں کے لئے تاریخی واقعات کے حامل اسماء رکھکر اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے کی کوشش کرنا ایک نیا تجربہ ہے جس کیلئے زیادہ سے زیادہ محنت بھی رنگ لانے میں وقت کا محتاج ہے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی یہ محنت قبول فرما کر ذریعہ نجات بنا دے۔

آمین یارب العالمین

ابوالاعزاز غلام الرحمن

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک

17 / 5 / 1415ھ ق

تقریظ حضرت مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب

خطیب جامع مسجد دارالسلام و ممبر رویت ہلال کمیٹی اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شبیر احمد کاکاخیل صاحب (مد ظلہ) سے میرے تعارف کا عرصہ تقریب بارہ سال پر محیط ہے۔ ابتدائی تعارف میں ہی میں نے یہ بات محسوس کی کہ وہ صرف اپنے ذات کیلئے سوچنے کے قائل نہیں ہیں بلکہ ایک وسیع سوچ کے مالک ہیں کہ کسی طرح عالم اسلام کا بھلا ہو۔ ہمارے ملک میں بالعموم نمازوں کے اوقات اور رویت ہلال کے بارے میں سنگین غلطیاں بلآخر ہمیں اس حد تک لے گئیں کہ ہمارے ملک کے بعض خطوں میں تین تین عیدیں بھی پڑھی گئیں۔

شبیر احمد صاحب سے اکثر اس موضوع پر گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ اکثر ایسے مواقع پر ان کے بیانات اور مضامین بھی اخبارات میں چھپتے رہتے تھے جنمیں وہ اپنی علم کی بنیاد پر صحیح مشورے دیتے رہتے تھے لیکن معاملہ صرف ایک اخباری بیان سے حل ہونے والا نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے امت مسلمہ کی راہنمائی کیلئے پہلا قدم اٹھا کر کشف ہلال کتاب مرتب کی۔ موصوف اس سے پہلے المؤذن کے نام سے ایک کتاب شائع کر چکے ہیں جس میں پاکستان کے پانچ ہزار مقامات کیلئے نمازوں کے اوقات قبلہ کی سمت اور سحری و افطار کے اوقات دئے ہوئے ہیں۔

یہ کتاب اگر چہ ابتدائی نوعیت کی ہے مگر "بقامت کہتر بقیمت بہتر" کی مثل عظیم فائدہ کی حامل کتاب ہے۔ کتاب میں یہ خوبی بھی منفرد انداز کی ہے کہ ہر شعبہ اور فن سے متعلق افراد کو انہی کے اصطلاحات بات سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اللہ کریم کاکاخیل صاحب کی عمر اور علم میں برکت عطا فرما کر دینی اور دنیاوی خوشیوں سے مالامال فرمائے اور ان کے زیر سایہ ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ کو مزید ترقیوں سے نوازے اور پوری دنیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے تابعداری کے ساتھ دین متین کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

محمد شریف بقلم خود

1 18-6-94

ادارہ تحقیقات فلکییہ اسلامیہ کا تعارف

حضرت مفتی محمد زہیر احمد صاحب زید مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین. و الصلوٰۃ و السلام علی سیدنا محمد و علی الہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین. اما بعد۔ اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک مفید کام کی توفیق مرحمت فرمائی نمازوں کے اوقات معلوم کرنا ہو، رویت ہلال کے بارے میں امت کے اندر جو انتشار پایا جاتا ہے اسکو ختم کرنے کی کوشش کرنا ہو یا امت کو شمسی ہجری کیلنڈر کا تحفہ دیکر اسکو ایک مسخ شدہ عیسوی کیلنڈر سے نجات دلانا ہو یہ سب مفید کام ہیں جو بھی اس میں کوشش کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرمائے۔

ہمارے شاہ صاحب نے نمازوں کے اوقات پر 1982 میں کام شروع فرمایا الحمد للہ اسکو علماء کرام نے پسند فرمایا اور دور و نزدیک کیلئے نمازوں کے اوقات کے نقشے تیار ہونے لگے۔ جامع مسجد دارالسلام اسلام آباد کے خطیب مولانا محمد شریف صاحب زید مجدہ نے اسکی سرپرستی فرمائی اور جلد ہی شاہ صاحب نے ایک کتاب لکھنا شروع کی جسکا نام "المؤذن" ہے اور اس میں پاکستان کے پانچ ہزار مقامات کیلئے نمازوں کے اوقات، سحری و افطاری کے اوقات اور قبلہ معلوم کرنے کا انتظام ہے۔

یہ کافی باریک کام ہے اور آجکل کے حالات میں بہت ضروری ہے کیونکہ پریس کی آسانی کی وجہ سے کئی نقشے غلط چھپ رہے ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں۔ ایسے حالات میں نمازوں کے صحیح اوقات کا معلوم ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اسکی قدر کرنی چاہیئے۔ نقشوں کی تیاری کے بعد اسکی تقسیم کا باقاعدہ انتظام بہت ضروری تھا اسلئے مولانا محمد شریف صاحب زید مجدہ کی سرپرستی میں ایک " ادارہ اشاعت اوقات صلوہ " کے نام سے بنایا گیا۔ جلد ہی یہ محسوس ہوا کہ نمازوں کے اوقات کے ساتھ ساتھ رویت ہلال پر بھی کام کرنا ضروری ہے کیونکہ اس کی وجہ سے امت میں ایک انتشار پایا 1 جاتا ہے جسکا دور کرنا ازحد ضروری ہے۔ ایک طرف جدید تعلیم یافتہ طبقہ ہے جن میں جو شریعت 10

سے ناواقف ہیں وہ اسکو نمازوں کے اوقات کے حساب کی طرح ایک حسابی مسئلہ سمجھتے ہیں اور اس میں رویت بصری کو چنداں اہمیت دینے کو تیار نہیں اسلئے بار ہا ایسے حضرات سے سنا گیا ہے کہ جب چاند کے ایک ایک سیکنڈ کا حال معلوم کیا جاسکتا ہے تو اب چاند دیکھنے کی کیا ضرورت ہے ۔ یہ لوگ ملحدین نہیں ہیں بلکہ امت مسلمہ کا عظیم سرمایہ ہیں ان کا توڑنا بھی مناسب نہیں ۔ وجہ صرف شریعت کو نہ جاننے کی ہے جسکا اثر یہ ہوا ۔ اسلئے ضروری یہ تھا کہ ان ہی میں سے کوئی شخص آکر ان ہی کی زبان میں ان کو شریعت کے تقاضے سمجھائے ۔ دوسری طرف علماء کرام تھے جن کے نزدیک رویت بصری کے بعد حساب کتاب کی ضرورت نہیں ہے ۔ ظاہر ہے علماء کرام کی بات غلط تو نہیں تھی لیکن جب بعض جگہوں سے ایسی رویت بصری کی شہادتیں آجاتی ہیں کہ عقل اسکو بالکل ماننے کو تیار نہیں ہوتی اور کثیر تعداد میں علماء کرام ہی ان شہادتوں کو صحیح تسلیم کرنے سے انکار کردیتے ہیں جسکا ذکر اس کتاب کے مقالہ "رویت ہلال سے متعلق تین سوال اور انکا جواب" میں تفصیل سے آیا ہے لیکن جنھوں نے ان شہادتوں کو تسلیم کیا ہوتا ہے ان کو اس فن کے جانے بغیر قائل کرنا ممکن نہیں اسلئے انتشار بڑھتا رہتا ہے اور آپس میں بدگمانی کی وجہ سے فریقین ایک دوسرے کی بات سننے کو تیار نہیں ہوتے ہیں ۔ ایسے حالات میں ضرورت تھی ایسے ماہرین فن کی جن کو علماء کرام اپنا سمجھتے ہوں اور وہ ان کو فنی طور پر یہ سمجھا سکیں کہ رویت بصری کی شہادت کب قابل تسلیم اور کب ناقابل تسلیم ہوتی ہے تاکہ شریعت کا عقل کے ساتھ براہ راست تصادم نہ آئے جو کہ بقول حضرت تھانویؒ قیامت تک محال ہے ۔ (حضرتؒ نے "الانتباہات المفیدہ فی الاشتباہات الجدیدہ" میں قطعی نقلی دلیل کی قطعی عقلی دلیل کے ساتھ تعارض کو قیامت تک محال فرمایا ہے) ۔ یہ سعادت ہمارے شاہ صاحب کی قسمت میں لکھی تھی کیونکہ اگر شاہ صاحب ایک طرف انجنیئر ہیں اور اہل سائنس انکو اپنا آدمی سمجھتے ہیں تو دوسری طرف علماء کرام کے ساتھ انکا اتنا اٹھنا بیٹھنا ہوا کہ بڑے بڑے علماء کرام ان پر علمی تحقیقات میں اعتماد فرماتے ہیں اور علمائے کرام کی سرپرستی میں دینی مطالعہ جاری رکھتے ہیں اسلئے ان ہی کو اس میدان میں آنا چاہئیے تھا ۔ اسلئے جلد ہی انکو اسکی دعوت دی گئی اور الحمد للہ انہوں نے مشروط طور پر قبول فرمائی ۔ اس طرح یہ "ادارہ اشاعت اوقات صلوٰۃ" سے بڑھ کر "ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ" بن گیا ۔ بندہ جب افریقہ سے پاکستان آیا تو اس ادارے کی فقہی مسائل کی ادارت کی ذمہ داری سونپی گئی کیونکہ شاہ صاحب کے ساتھ افریقہ میں 11

ہوتے ہوئے بھی نمازوں کے اوقات سے متعلق رابطہ تھا ۔ ادارے کے سرپرست اعلیٰ حضرت مفتی فیض الدین چترالی صاحب زید مجدہ تھے جبکہ فنی امور کی ادارت شاہ صاحب کے پاس تھی ۔ نئے شمسی ہجری تقویم کی اجراء کی تجویز نے ادارے میں ایک انقلاب بپا کیا اور یوں یہ چھوٹا سا ادارہ بڑے بڑے علمائے کرام کا منظور نظر بن گیا جن میں کربوغہ شریف کے حضرت مفتی مختار الدین شاہ صاحب اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ادارۃ العلم و التحقیق کے حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب بھی تھے ۔ ادارۃ العلم و التحقیق نے تو ادارے کے تمام مقاصد کو اپنے مقاصد قرار دیکر سرپرستی فرمائی اور حضرت مفتی مختار الدین شاہ صاحب مد ظلہ نے اسکو اپنا کام قرار دیا ۔ چونکہ ادارے کا کام کئی عالمی سطح کے کام شروع کرنے کی وجہ سے کام کافی بڑھ گیا تھا اسلئے محدود سطح پر کام کرنا مزید ممکن نہیں تھا اسلیئے باظابطہ طور پر حضرت مفتی صاحب مدظلہ سے ادارے کی سرپرستی کی درخواست کی گئی جو خوش قسمتی منظور فرمائی گئی اور یوں مفتی صاحب کے زیر نگرانی ادارے کی تشکیل نو ہوگئی ۔ اب ادارے کا سرپرست اعلیٰ حضرت مفتی مختار الدین شاہ صاحب مد ظلہ ہیں ۔ فقہی مسائل کی ادارت کی ذمہ داری بندہ کی سپرد کی گئی ، فنی امور کی ادارت جناب شاہ صاحب کے پاس ہے ۔ ادرارے کی طرف سے علمائے کرام کے ساتھ رابطے کا مدیر جناب سید محمد یوسف کاکا خیل مد ظلہ ہیں ۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف صاحب دامت برکاتہم ہیں ۔ حضرت مولانا محمد ممتاز صاحب زید مجدہ تقسیم نقشہ جات و کتب کے ذمہ دار ہیں ۔ ادارے کے مشاورتی بورڈ میں حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مدظلہ اور مفتی فیض الدین صاحب زید مجدہ کے ساتھ جناب جناب ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب زید مجدہ پرنسپل سائنٹفک آفیسر ، جناب ڈاکٹر امین الدین صاحب سابقہ ڈائریکٹر ریسرچ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور جناب انور علی صاحب ڈائرکٹر کمپیوٹر کنٹرول ایم ٹو پاکستان اٹامک انرجی کمیشن ہیں ۔

اس ادارے کے زیر اہتمام جو اور اہم کام انجام پائے ہیں ان میں شمسی ہجری کیلنڈر کی تیاری بھی ہے جسکی اہمیت حضرت مفتی سید مختار الدین شاہ صاحب مد ظلہ العالی کی تقریظ سے عیاں ہے ۔ اس پر اس کتاب میں شاہ صاحب کا مقالہ بھی ہے جو کہ مطالعے کیلئے بہت مفید ہے ۔ ادارے کی ذمہ داریوں میں یہ بات بھی ہے کہ جیسا کہ قرآن پاک میں بار بار کائنات کے مطالعے کا عبرت کیلئے حکم ہے اس پر عمل کرتے ہوئے ایسی تحقیقات جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں اضافہ

ہوتا ہو وہ کی جائیں اور جن حضرات نے اس قسم کا کام پہلے سے کیا ہو ان سے استفادہ کیا جائے تاکہ امت مسلمہ کو یہ امانت بھی کما حقہ پہنچانے کی کوشش کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ادارے کے تمام ذمہ داروں، مشیروں اور معاونین کو ان کی کوششوں کا کامل اجر نصیب فرمائے اور ہر قسم کے فتن سے ان کی حفاظت فرما کر ان کو اپنی رضا کیلئے کام کرنے میں یوماً فیوماً ترقیات سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی العظیم ۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المزکی الکریم۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حکمتوں کو اسی کی حکیم وخبیر ذات جانتی ہے۔ رب قدیر کی قدرت کاملہ جس سے چاہے جو کام چاہے لے لے۔ اس کا ارادہ ہی ہر چیز کا وجود اور اسکا فضل ہی ہر چیز کا سبب ہے۔ سچ ہے کہ

داد او را قابلیت شرط نیست　　　بلکہ شرط قابلیت داد اوست

بارہا نادانوں سے ایسا کام لے لیا کہ دانا حیران رہ گئے۔

رمضان المبارک عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور حج کے لئے چاند کا دیکھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے جس سے عہدہ برا ہونے کے لئے مسلمانوں نے ہر دور میں حتی الامکان مناسب انتظامات کئے ہیں شریعت مطہرہ میں نہ صرف مندرجہ بالا مہینوں کے چاند کا دیکھنا اہم قرار دیا گیا بلکہ سال کے تمام مہینوں کے چاند کا دیکھنا بھی اہم ہے کیونکہ اس کے ساتھ شریعت کے کئی احکامات وابستہ ہیں لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ کئی دوسرے معاملات کی طرح چاند کے دیکھنے میں بھی مسائل پیدا ہوتے گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مسائل کو حل کرنے کیلئے وسائل بھی پیدا ہوتے گئے۔ ضرورت صرف ان وسائل کو یکجا کرنے کی ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت عادیہ ہے کہ جہاں مشکل پیدا ہوتی ہے وہیں اس کے حل کا بھی بندوبست کر دیا جاتا ہے۔ بقول عارف رومیؒ

ہر کجا پستی ست آب آنجا رود　　　ہر کجا مشکل جواب آنجا رود

ضرورت صرف پستی کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی ہے کیونکہ اسی کی مدد سے بیڑا پار ہو سکتا ہے۔ رویت ہلال ایک اہم اور مشکل مسئلہ ہے کیونکہ اس میں ہر طرف ایک جذباتی فضا پائی جاتی ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کی متعدد کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ علماء کرام نے اپنے اجلاسوں میں اپنی اپنی آراء ظاہر فرمائی ہیں۔ صحافیوں نے اخبارات میں اس پر مضامین

لکھے اور حکومت نے اس موضوع پر کانفرنسیں منعقد کیں لیکن بدگمانی کی فضا کی وجہ سے مسئلہ جوں کا توں رہا اور ملت میں اس مسئلے پر انتشار بڑھتا ہی رہا ہے ۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں اسلئے ہمیں اپنی سی کوشش بہر حال جاری رکھنی چاہیئے ۔ راقم کا اس موضوع پر کام کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا لیکن بعض حضرات نے دلائل سے اس پر صرف اس حد تک کام کرنے کے لئے آمادہ کیا کہ اس مسئلے میں علماء کرام اور ارباب اختیار کے سامنے تمام رطب ویابس رکھ دیا جائے پھران کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اس کو کیسے استعمال کرتے ہیں کیونکہ فتویٰ دینا نہ ہمارا کام ہے اور نہ ہمیں اس کی جسارت کرنی چاہیئے اسلئے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس پر بروز بدھ ساڑھے چھ بجے شام بتاریخ 15 شوال 1414ھ اسکی ابتدا کر لی ہے ۔ اللہ تعالی عافیت کے ساتھ پورا بھی فرمادے ۔ اسکا نام موضوع کی مناسبت سے "کشف ہلال" رکھا جا رہا ہے کیونکہ کتاب "جدید فقہی مسائل" کے مصنف مولانا خالد سیف اللہ رحمانی فاضل دیوبند صدر مدرس دارالعلوم سبیل السلام نے جدید آلات کے ذریعے رویت کو کشف کی حیثیت دی ہے اور اسطرح ایک عالم ربانی جنکی کتاب کی تائید علامہ عصر حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ نے بھی کی ہے، کے ارشاد کو اپنی کتاب کیلئے نام تجویز کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اسم بامسمیٰ بنا دے اور اسکو ہم سب مسلمانوں کیلئے نافع بنا دے اور اس مسئلے پر انتشار وبدگمانی کو ختم کرنے کا ذریعہ بنا دے۔ اس کتاب کے متن کو الحمد للہ چھپنے سے بھی پہلے پزیرائی حاصل ہوئی ۔ وہ یوں کہ 1413ھ میں راقم کو والدہ صاحبہ مدظلہا کی معیت میں حج کی سعادت نصیب ہوئی تو حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وکرامتاً میں ہندوپاک کے جلیل القدر علماء کرام اور مشایخ عظام کی زیارت نصیب ہوئی اور ان کے ساتھ اس موضوع پر کئی مفید مجلسیں ہوئیں ۔ الحمد للہ ان کو اس کتاب کے موضوع مقصد اور متن کے ساتھ متفق پایا بالخصوص حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری مدظلہ نے تو حکم فرمایا کہ جلد ازجلد اس کی اشاعت کی جائے ، دعا دی اور اس ناچیز کا حضرت مفتی زین العابدین صاحب کے ساتھ خود ہی تعارف کروایا ۔ رابطہ عالم اسلامی کے خبیر فلکی سمیت کئی علماء کرام نے اس موضوع پر کام کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ ہر سطح پر اپنے تعاون کا بھی یقین دلایا ۔ بے شک یہ سب کچھ فقط اللہ تعالی کی مہربانی اور فضل ہے اور اس

میں اس ناچیز کا کوئی کمال نہیں کہ وہی ذات جس سے جو کام بھی چاہے لے لے ۔ اللہ تعالی ہم سب کو اس پر شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کبروعجب کی کمر توڑ مصیبتوں سے ہمیشہ کیلئے نجات نصیب فرمائے آمین ثم آمین ۔

ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ نے علماء کرام کے مشوروں کی روشنی میں ایک شمسی ھجری کیلنڈر بھی ترتیب دیا ہے ۔ اس کیلنڈر کی ابتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قباء شریف میں داخلے یعنی آٹھ ربیع الاول ۱ ھ سے تجویز کی گئی ہے ۔ یہ کیلنڈر موجودہ عیسوی کیلنڈر کے خامیوں سے مبرا اور امت مسلمہ کی شوکت کا مظہر ہوگا انشاء اللہ ۔ اس کتاب میں اس کیلنڈر کو بھی متعارف کیا گیا ہے ۔

کتاب کو مقالاتی انداز میں اسطرح لکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بعض مقالوں کے اوپر یہ لکھا ہوگا کہ یہ کس قسم لوگوں کیلئے مفید ہے ۔ اسطرح اسکی افادیت ہر مکتب فکر کیلئے بڑھ جائے گی اور سب کو ساری کتاب پڑھنے کے بجائے اسکا صرف وہی حصہ دیکھنا کافی ہوگا جو ان سے متعلق ہوگا ۔ اسکی بہترین مثال ہمارے شیخ حضرت مولانا محمد اشرف صاحب دامت برکاتہم کی تصنیف " سلوک سلیمانی المعروف بہ شاہراہ معرفت " ہے جس میں ہر باب ایک الگ مقالے کے طور پر پڑھا جا سکتا ہے ۔ امید ہے کہ یہ کتاب بھی کسی حصہ سے بھی پڑھی جائے گی تو انشاء اللہ محرومی نہیں ہوگی ۔ مقالہ نمبر ۱ رویت ہلال کیلئے جدید سائنس کی استعمال کے بارے میں ہے ۔ یہ مقالہ گویا اس کتاب کا خلاصہ ہے ۔ مقالہ نمبر 2 چاند کی سرگزشت کے بارے میں ہے اس میں ایک مبتدی کو اس علم سے متعارف کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ مقالہ نمبر 3 میں شمسی ھجری کیلنڈر کو متعارف کیا گیا ہے جبکہ مقالہ نمبر 4 میں شہادت کو پرکھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے مقالہ نمبر 5 میں رویت ہلال سے متعلق تین سوالوں کے جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے ۔ یہ ایک علمی مقالہ ہے اور علماء کرام اس میں کافی دلچسپی لے سکتے ہیں ۔ اخیر میں اس کتاب کو استعمال کرنے کا طریقہ دیا ہوا ہے ۔

اس کتاب میں نمونے کے طور پر اکثر مسلمان ممالک کے منتخب شہروں کیلئے 1416ھ کے چاند کے دیکھنے سے متعلق معلومات فراہم کئے گئے ہیں ۔ ان شہروں کیلئے جن کے نام اس لسٹ میں نہیں اگر کسی کو معلومات درکار ہوں اس کو ادارہ کے ساتھ رابطہ قائم کرنا چاہیئے اس

کو معلومات حاصل کرنے کا طریقہ بتایا جائے گا اور اسکے اخراجات اگر کچھ ہوں تو وہ بھی بتائے جائیں گے ۔ ادارہ ہر سال ان شاء اللہ سال کے چار مہینوں کیلئے ان معلومات پر مشتمل ایک پمفلٹ شائع کرے گا جس میں دنیا کے منتخب مقامات کیلئے چاند کے دیکھنے سے متعلق معلومات دی ہوئی ہوں گی ۔ اس پمفلٹ کو ادارے سے قیمتاً حاصل کیا جاسکے گا ۔ خط و کتابت کیلئے جوابی لفافہ بھیجنا ضروری ہے جس پر اپنا پتہ صاف صاف لکھنا چاہیئے ۔ اخیر میں اپنے تمام دوستوں ساتھیوں اور مہربانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں مجھے پر خلوص مشوروں سے نوازا اور میرے ساتھ کسی بھی مرحلے پر اسکی تالیف و تدوین میں شامل رہے ۔ نام لینے سے میں قصداً اجتناب کر رہا ہوں کہ بعض مخلصین کو کتاب میں اپنا نام دینا پسند نہیں ہوتا جس کا تجربہ مجھے " الموذن " کی اشاعت میں ہوا البتہ وہ علیم وخبیر ذات جس سے کوئی چیز چھپی نہیں، بہترین قدردان ہے ۔ اسکے راستے میں جس نے اخلاص کے ساتھ جو بھی کیا اسکی قدر کی گئی اسلئے میں ان کیلئے تہ دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسکا کامل اجر نصیب فرمائے ۔

قارئین سے بھی درخواست ہے کہ جن حضرات نے بھی اس کتاب کی تیاری میں جس قسم کا بھی تعاون کیا ہے ان کیلئے اور راقم کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضائے کاملہ اور حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضائے کاملہ سے مجھ سمیت ہم سب کو نوازے ۔ آمین ثم آمین ۔

شبیر احمد عفی عنہ

مدیر فنی امور ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ

593/R9 ویسٹرج راولپنڈی پاکستان

16 محرم 1416ھ بمطابق 2 فتح 1373 ش ھ

رویت ہلال اور جدید سائنسی تحقیقات

(علماء کرام اور جدید تعلیم یافتہ حضرات کیلئے مفید ہے)

رویت ہلال ایک اہم مسئلہ ہے ۔ ازروئے شریعت اس پر قمری مہینوں کا انحصار ہے جسکے ساتھ ہماری کئی عبادات وابستہ ہیں اور قمری مہینوں کا حساب رکھنا تمام مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے ۔ اگر یہ بالکل ختم ہو جائے تو سارے مسلمان گنہگار ہوں گے ۔ ایک حدیث شریف جسکا مفہوم ہے کہ " چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر بادل ہوں تو شعبان کے تیس روز پورے کرلو " سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو گئی کہ یہ رویت حسابی نہیں جیسا کہ بعض ناواقف سمجھتے ہیں بلکہ بصری ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شعبان کے چاند کا حساب رکھنا بھی ضروری ہے ۔ ایک بات البتہ مزید تفصیل طلب ہے کہ سائنسی تحقیقات اس رویت میں کچھ مدد کر سکتی ہیں یا نہیں ؟ خوش قسمتی سے اس کا جواب ہاں میں ہے ۔ محققین علماء کرام نے اس سلسلے میں اہل فن کی طرف رجوع کیا ہے اور ان کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کی ہے مثلاً حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے اختلاف مطالع کے مسئلے پر اہل فن کو اسکا حکم ٹھرایا ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ آپس میں دو یا دو سے زیادہ علاقوں کے مطالع مختلف کیسے قرار دئے جاسکتے ہیں ۔ رہنما اصول مفتی صاحب نے یہ بتایا کہ اگر ایک علاقہ اپنی رویت پر روزہ رکھنا شروع کرے اور کسی دوسرے علاقے کی رویت کے مطابق عید منائے تو اسطرح اگر چاند 28 یا 31 کا ہو جائے تو اس کا مطلب ہوگا کہ ان علاقوں کا مطلع مختلف ہے ورنہ نہیں کیونکہ چاند بموجب حدیث شریف 29 کا ہو سکتا ہے یا 30 کا (7) ۔ اسطرح " جدید فقہی مسائل " میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی فاضل دیوبند صدر مدرسہ دار العلوم سبیل السلام حیدر آباد دکن نے اپنی تصنیف میں اختلاف مطالع کی حدود کے تعین میں ایک ماہ کی مسافت کی قید کے بجائے صالح ماہرین فلکیات کے حساب اور ان کی رائے پر اعتماد کرنا زیادہ مفید سمجھا ہے (1) اسطرح مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنو منعقدہ 13، 14 مئی 1964ء نے اپنے فیصلے کے چوتھے پیرا میں لکھا ہے کہ فقہاء ان مقامات کو جو کہ ایک ماہ کی مسافت (500 یا 600 میل) پر واقع ہوتے ہیں کو بلاد بعیدہ قرار دیتے ہیں اور اس سے کم پر بلاد قریبہ ۔ مجلس 18

اس سلسلے میں ایک ایسے چارٹ کی ضرورت سمجھتی ہے جس سے معلوم ہو جائے کہ مطلع کتنی مسافت پر بدلتا ہے اور کن ملکوں کا ایک ہی مطلع ہے۔ (1)

ان دو فیصلوں سے ایک بات تو عیاں ہے کہ ماہرین فلکیات کی رائے کو علماء کرام نے رویت ہلال کے سلسلے میں مطلق بے فائدہ نہیں قرار دیا بلکہ بعض امور میں اسکو قابل غور سمجھا ہے۔
اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ماہرین فلکیات علماء کرام کے ساتھ ملکر اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں اور رویت ہلال کے مسئلے میں جو فنی پیچیدگیاں ہیں انکو دور کریں نیز جہاں تک ہو سکے ایسے طریقے تجویز کریں کہ ان کی بدولت نہ صرف چاند کا دیکھنا آسان ہو جائے بلکہ جو چاند دیکھنے کا دعوٰی کرے اس کی گواہی کو بہتر طریقے سے جانچا جا سکے اور اختلاف مطالع کے متعلق بھی موجودہ تحقیق کے مطابق مزید بہتر رائے قائم کی جاسکے۔

تحقیقی طور یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ ایک ایسے چارٹ کی تیاری جس کے ذریعے یہ فیصلہ کیا جائے کہ کون کون سے علاقے ہمیشہ کیلئے متحد المطالع ہیں، ممکن نہیں کیونکہ چاند بعض اوقات بالکل دیکھے جانے کی سرحد پر ہوتا ہے اسلیئے اس میں تھوڑی سی کمی چاند کو غائب بنا دیتی ہے اسلیئے بعض دفعہ تھوڑے سے فاصلے سے مطلع بدل جاتا ہے اور بعض دفعہ کافی زیادہ فاصلے پر بھی مطلع نہیں بدلتا۔ مثال کے طور پر ایک بس کا وقت 5 بجے ہے اور دوسری بس کا وقت 6 بجے ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی اور بس نہیں ہے۔ اب اگر کوئی شخص 5 بجے پہنچا تو اسکو تو بس مل گئی اور اگر صرف دو منٹ لیٹ ہو گیا تو اس کو 6 بجے تک انتظار کرنا پڑے گا۔ اسی طرح مثلاً ایسا چاند جسکی عمر 16 گھنٹے ہو جائے تو نظر آسکے اگر اسکی عمر پونے سولہ گھنٹے ہو تو وہ نظر نہیں آئے گا حالانکہ اس کو صرف پندرہ منٹ اور ملتے تو نظر آجاتا لیکن ان پندرہ منٹوں نے اسکو ایک دن پیچھے کر دیا۔ دوسرے دن اگر بادل نہ ہو تو یہ چاند نظر آجائے گا اور اسکی عمر پونے چالیس گھنٹے ہوگی اور شرعی لحاظ سے یہ پہلی کا چاند قرار پائے گا جبکہ جسامت کے لحاظ سے تقریباً دوسری کے چاند جتنا ہوگا کیونکہ کل اگر یہ چاند 16 گھنٹے کا ہوتا تو نظر آجاتا اور آج اسکی عمر چالیس گھنٹے ہوتی اور اسکا فرق پونے چالیس گھنٹے کے چاند سے گو کہ صرف پندرہ منٹ ہوتا لیکن شرعی لحاظ سے یہ دوسری کا چاند کہلاتا۔ عوام کو ایسی چیزوں کا سمجھنا بہت ضروری ہے کہ جن کی مدد سے وہ اس قسم کی غلط فہمیوں سے بچ سکیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ چاند کے بڑے یا چھوٹے ہونے پر فوراً پہلی یا دوسری کا حکم لگانا صحیح نہیں بلکہ اسکا انحصار صرف اور صرف اس پر ہے کہ چاند کب نظر آیا

تھا اور یہی ایک حدیث شریف کا مفہوم بھی ہے۔

اب دوسری جانب کا سوچیئے کہ یہ چاند جسکی عمر یہاں پونے سولہ گھنٹے ہے مغرب میں تقریب ڈھائی سو میل کے فاصلے پر سولہ گھنٹے کا ہو جائے گا جسکا نتیجہ یہ نکل سکتا ہے کہ یہ چاند وہاں نظر آجائے پس ان دو جگہوں میں ایک تاریخ کا فرق پڑجائے گا۔ یہ تو شرقاً غرباً فرق کا نتیجہ ہوا اس طرح شمالاً جنوباً فاصلے کا گو کہ چاند کی عمر پر تو فرق نہیں پڑتا لیکن چاند کے نظر آنے پر فرق پڑسکتا ہے کیونکہ شمالاً جنوباً فاصلے کا غروب آفتاب کے بعد افق پر چاند کے موجود رہنے کی مدت پر فرق پڑتا ہے اور ساتھ ہی اسکی افق سے بلندی اور سورج کے غروب ہونے کے مقام سے فاصلے پر بھی فرق پڑتا ہے جنکا چاند کے نظر آنے پر اثر انداز ہونا ماہرین کے ہاں مسلم ہے۔ مثال کے طور 1416 کے جمادی الثانی کیلیئے 27 اگست 1995ء کے نتائج کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ ان نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دن پورے کینیڈا میں اور امریکہ کے انکوراگ شہر میں باوجود انتہائی مغرب میں واقع ہونے کے ان میں چاند نظر آنے کا امکان نہیں تھا کیونکہ یہ انتہائی شمال میں بھی واقع ہیں۔ اسکے برعکس آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں انکے انتہائی مشرق میں واقع ہونے کے باوجود چاند کے نظر آنے کا قوی امکان تھا کیونکہ یہ علاقے انتہائی جنوب میں بھی واقع ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ چاند کا عمر جیسا کہ بعض حضرات کو غلط فہمی ہے چاند کے نظر آنے میں فیصلہ کن کردار ادا نہیں کرتا بلکہ اسکے ساتھ مشاہدہ کے مقام کا شمالاً جنوباً فاصلہ بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اس تفصیل سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ اس بات کا پتہ چلانا کہ وہ خط کونسا ہے کہ اس سے آگے پیچھے ہمیشہ کیلیئے ایک دن کا فرق پڑے گا، ناممکن ہے کیونکہ اس کا انحصار مندرجہ بالا بیان شدہ باتوں کے علاوہ مبصر کی نگاہ، مطلع کی حالت اور مبصر کا چاند دیکھنے کا تجربہ وغیرہ پر بھی ہے البتہ فقہ میں عوام کے لیئے آسانی پیدا کرنے کے اصول پر اگر عمل کرنے کی یہاں بھی کچھ گنجائش ہو جس کی بہترین مثال نماز میں قصر کرنے کے لیئے مطلوبہ فاصلے کا تعین ہے کیونکہ اس میں ایک متوسط آدمی کی تین دن کی اوسط رفتار کی بنیاد پر فاصلے کی مقدار لی گئی ہے تو پھر ناچیز کے پاس بھی کچھ تجاویز ہیں جن کی مدد سے اس بات کی تحقیق کی جاسکتی ہے کہ کونسے مہینے میں کون کونسے علاقے متحد المطالع ہیں لیکن اس بات کا پتہ چلانا کہ کون کونسے علاقے دائمی طور پر متحد المطالع ہیں یہ فنی لحاظ سے ممکن ہی نہیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں لینا چاہیئے کہ اس مسئلے کے حل کے تمام دروازے بند ہیں کیونکہ کمپیوٹر کے اس دور میں ہر مہینے کے لیئے علیحدہ حساب کرنا کوئی مشکل نہیں۔

راقم نے اسی امکان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے علماء کرام کی نگرانی میں ایک کمپیوٹر پروگرام لکھا ہے جو اس قسم کے حسابات کر سکتا ہے۔ یہ کتاب اس تحقیق کا نچوڑ ہے۔ اس کمپیوٹر پروگرام کی مدد سے وسیع علاقے میں ان مقامات کا پتہ لگایا جاسکتا ہے جہاں چاند کے نظر آنے کے امکانات کافی روشن ہوں اور ایسے مقامات کا تعین بھی کیا جا سکتا ہے جہاں چاند کے نظر آنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہوں۔ اس طرح ان معلومات کی مدد سے اختلاف مطالع کا مسئلہ کچھ حل ہو سکتا ہے۔

کمپیوٹر کے ذریعے اس کا پتہ چلانا کہ چاند افق پر موجود ہے یا نہیں؟ یہ تو کوئی مشکل بات نہیں لیکن اس بات کا یقین حاصل کرنا کہ چاند نظر آجائے گا یہ ممکن نہیں کیونکہ جیسا کہ پہلے بتایا گیا چاند کا نظر آنا بہت ساری اور باتوں مثلاً نظر کی تیزی، تجربہ اور موسمی حالات وغیرہ پر بھی منحصر ہے۔ اس کے علاوہ اگر چاند نظر آنے کے تمام لوازمات پورے بھی ہوں لیکن چاند کے سامنے بادل آجائے تو بھی چاند نظر نہیں آسکے گا۔ ہاں کمپیوٹر کے ذریعے یہ بتایا جا سکتا ہے کہ چاند مشاہدہ کے وقت کس سمت میں اور کتنا اونچا ہوگا نیز یہ کہ اس کی شکل مشاہدے کے وقت کیسے ہوگی۔ اس تمام تفصیل سے اس بات کا پتہ چلا کہ کمپیوٹر سے مندرجہ ذیل امور میں مدد لی جا سکتی ہے۔

1- چاند دیکھنے والے کی مدد کہ اس کو یہ بتائے کہ مشاہدے کے وقت وہ کس طرف دیکھے۔ اس طرح چاند دیکھنے میں کسی کا تجربہ کم بھی ہو وہ صحیح جگہ پر نگاہ رکھ کر اسکی تلافی کر سکتا ہے۔

2- ان مقامات کا تعین جہاں چاند کے نظر آنے کا امکان کافی زیادہ ہو۔ اس سے حکومت کو یہ پتہ چل سکے گا کہ شہادت کہاں سے بہتر طور پر حاصل کی جا سکتی ہے۔

3- ہر مہینے کیلئے تقریبی کلیات کی مدد سے اختلاف مطالع کا تعین کہ کون کونسے مقامات آپس میں متحد المطالع ہیں اور کون کونسے آپس میں مختلف۔

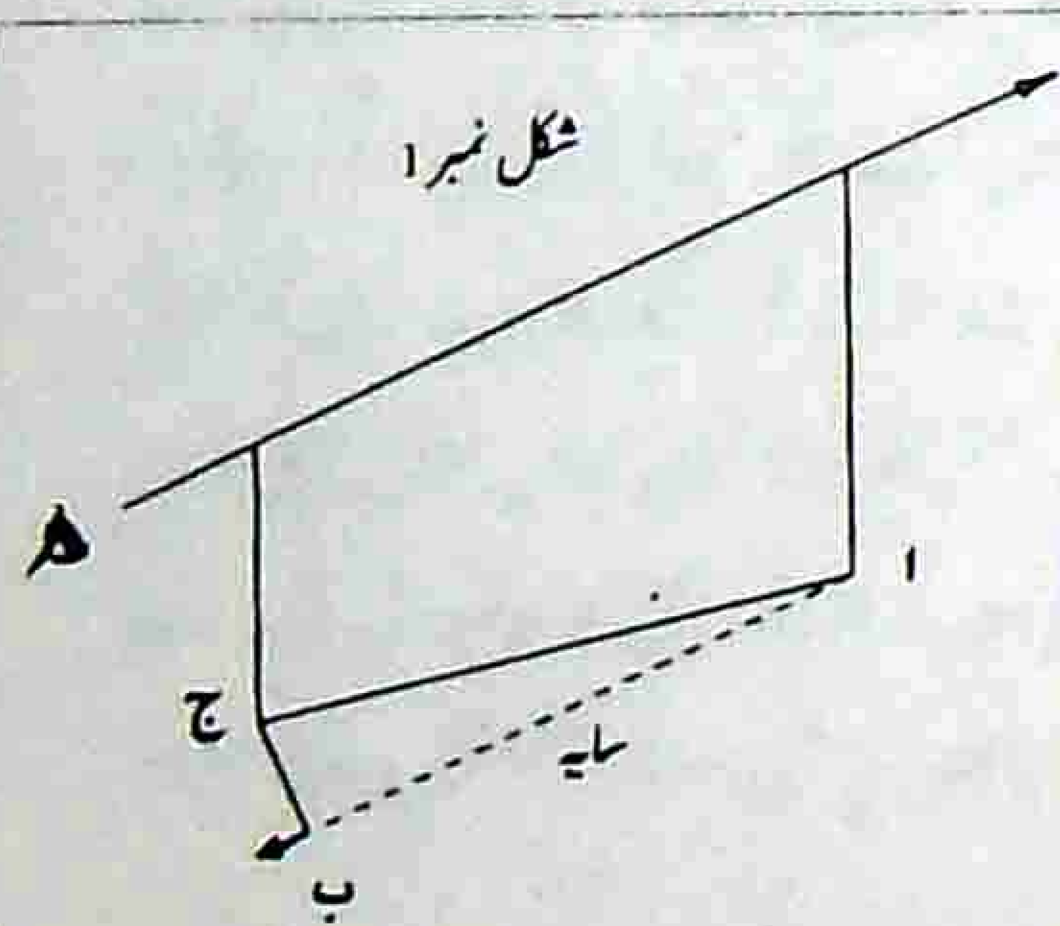
4- چاند کی اس دن کی صحیح تصویر! اس سے قاضی صاحب چاند کے دیکھنے کا دعویٰ کرنے والے پر زیادہ بہتر انداز میں جرح کر سکتے ہیں۔ ویسے یہ کوئی نئی بات بھی نہیں۔ پہلے بھی اسطرح ہوتا رہا ہے کہ ہاتھ کے اشارے سے قاضی صاحب چاند کی ممکن صورت سے شہادت دینے والے کا امتحان لیا کرتے تھے اب اس میں کمپیوٹر کے ذریعے زیادہ بہتری ہو سکتی ہے واللہ اعلم۔

راقم نے ان مندرجہ بالا فوائد کو حاصل کرنے کیلئے ایک کمپیوٹر پروگرام بنایا۔ اور اب اس کو عوام وخواص دونوں استعمال کر سکتے ہیں اس کتاب میں اس کمپیوٹر پروگرام کے نتائج اکثر اسلامی ممالک

کیلئے اور چند ایسے غیر اسلامی ممالک کیلئے بھی جن میں یا تو مسلمانوں کی تعداد کافی زیادہ ہے یا پھر وہ جو ایسے مسئلے کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں ان کیلئے دیئے گئے ہیں۔ طریقہ استعمال میں اسکی تفصیل انشاء اللہ سامنے آجائے گی۔

چاند افق پر کہاں ہوگا اسکو جاننے کیلئے ایک سادہ طریقہ تجویز کیا گیا ہے۔ اس میں صرف ایک قائمہ الزاویہ مثلث اور دو چھڑیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مزید بر آں اس میں سمت جاننے کیلئے قطب نما وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ سورج کے سائے کی مدد سے کام لیا جاتا ہے۔ چاند کے مقام کے تعین کیلئے دو چیزوں کا پتہ لگانا ضروری ہوتا ہے۔ ایک اسکا افقی زاویہ یعنی افق پر وہ شمال کے ساتھ یا سورج کے مقام غروب کے ساتھ کتنا زاویہ بناتا ہے اور ایک اسکے افق سے بلندی کا زاویہ۔ زاویوں کی پیمائش میں آلات کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ہر ایک کے پاس نہیں ہوتے لہذا ان کے بغیر کام کرنے کیلئے قائمہ الزاویہ مثلث کا طریقہ وضع کیا گیا ہے جیسا کہ شکل نمبر 1 میں دکھایا گیا ہے۔ اس مثلث کا ایک ضلع تو غروب آفتاب سے ٹھیک ایک گھنٹہ قبل عموداً گاڑی ہوئی دو میٹر لمبی چھڑی کے سائے کی سیدھ میں ایک مقررہ لمبائی کے مطابق کھینچا جاتا ہے دوسرا ضلع اسی خط پر عموداً ایک مقررہ لمبائی کے مطابق کھینچا جاتا ہے۔ اس ضلع کی آخری سرے پر ڈیڑھ میٹر لمبی دوسری چھڑی عموداً گاڑی جاتی ہے۔ ان دو چھڑیوں کے سروں کی سیدھ میں غروب آفتاب کے وقت چاند دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دونوں اضلاع کی مقررہ مقداریں اس کتاب میں ہر مقام کیلئے دی ہوئی ہیں۔ مزید تفصیلات جاننے کیلئے صفحہ نمبر 55 پر طریقہ استعمال دیکھئے۔

اس کتاب میں ہر مقام کیلئے ایک انڈکس نمبر بھی دیا ہوا ہوتا ہے۔ اس انڈکس نمبر سے یہ پتہ چل سکتا ہے مجموعی طور پر کن کن مقامات پر چاند کے نظر آنے کا امکان زیادہ ہے۔ پس اگر کسی بھی دو مقامات میں سے ایک کا انڈکس نمبر دوسرے سے کم ہے تو جس مقام کا انڈکس نمبر کم ہے وہاں دوسرے مقام کے مقابلے میں چاند کے نظر آنے کا امکان زیادہ ہوگا۔ پس سب سے زیادہ امکان وہاں ہوگا جس کا انڈکس نمبر 1 ہے اور اسکے



بعد جسکا 2 ہے وغیرہ وغیرہ ۔اس سے ہر ملک والے اپنے ان مقامات کا تعین کر سکیں گے جہاں چاند کے نظر آنے کا امکان نسبتاً بہتر ہوگا ۔ ویسے تو چاند ہر ایک کو دیکھنا چاہیئے لیکن جہاں چاند کے نظر آنے کا امکان سب سے زیادہ ہو وہاں یہ کوشش زیادہ فائدہ مند ہوگی نیز ان علاقوں میں چاند کے بارے میں شہادتیں وصول کرنے کے زیادہ بہتر انتظامات کئے جا سکیں گے ۔

چاند کی شہادتوں کو پرکھنے کیلئے اس کتاب میں چاند کی بارہ تصویروں کا ایک البم دیا ہوا ہے اسکی تفصیلات جاننے کیلئے قارئین کرام کو اس کتاب میں دیا گیا مقالہ " شہادت کو پرکھنے کا طریقہ " کا مطالعہ کرنا چاہیئے مختصر یہ عرض ہے کہ ہر تصویر کا اپنا ایک نمبر ہے ۔ ان تصویروں میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے جو شخص چاند دیکھنے کا دعوی کرے گا قاضی صاحبان اسکے دعوے کی صداقت جانچنے کیلئے اس سے پوچھیں گے کہ آپ نے جو چاند دیکھا تھا ان میں وہ کونسی تصویر کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا اور وہ چاند سورج سے داہنی جانب تھا یا بائیں جانب اور قاضی صاحبان پھر مرکزی کمیٹی کو ان کے جوابات ان معلومات کے ساتھ بھیجیں گے ۔ مرکز میں یہ معلومات کمپیوٹر میں ڈالی جائیں گی اور کمپیوٹر ان کو پرکھ کر بتا دے گا کہ کونسی شہادت صحیح تھی اور کونسی غلط ۔ سردست تجرباتی طور پر یہ طریقہ مخصوص ممالک کے چند شہروں کیلئے دیا گیا ہے البتہ مستقبل میں انشاء اللہ تمام اسلامی ممالک میں اس طریقے کو عام کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔اللہ تعالیٰ اس مساعی کو قبول فرمائے ،ہمیں ہر معاملے میں صراط مستقیم پر چلائے اور آخر میں اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی معیت پاک میں اپنی دیدار پاک سے نوازے ۔

آمین ثم آمین ۔

چاند کی سر گزشت

رویت ہلال صرف ایک مشاہدہ ہے اگر کسی کو چاند کی حرکت کے بارے میں کچھ بھی علم نہ ہو لیکن اسکی نظر تیز ہو اور چاند کے مقام کا اسکو پتہ ہو تو وہ چاند دیکھ سکتا ہے ۔ اسکے مقابلے میں ایک صاحب کو فنی معلومات تو تمام حاصل ہوں لیکن اسکی نظر کمزور ہو تو وہ شاید چاند کو باوجود کوشش کے بھی نہ دیکھ پائے لیکن .بحث و مباحثے میں جب بدگمانی کی فضا ہو تو عوام اپنے اپنے علاقے کے فیصلوں کو صحیح ثابت کرنے کیلئے عجیب عجیب منطق پیش کیا کرتے ہیں جس سے انتشار بڑھتا ہے ۔ اور شیطان کو مزید گل کھلانے کا موقعہ ملتا رہتا ہے اس کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ یہاں چند غلط فہمیوں کو دور کرنے کیلئے ضروری فنی معلومات مہیا کی جائیں تاکہ مخلصین اور محققین حضرات خود اپنے اپنے دلائل کا جائزہ لیں اور جس طرف ان کو حق نظر آرہا ہو اس طرف کا ساتھ دیں اور اگر یہ نہ کر سکیں تو کم از کم غلط فہمیوں کو مزید پھیلانے کے سبب تو نہ بنیں ۔

چاند کے بارے میں حسابی معلومات حاصل کرنے کیلئے تین حرکتوں کا سمجھنا ضروری ہے

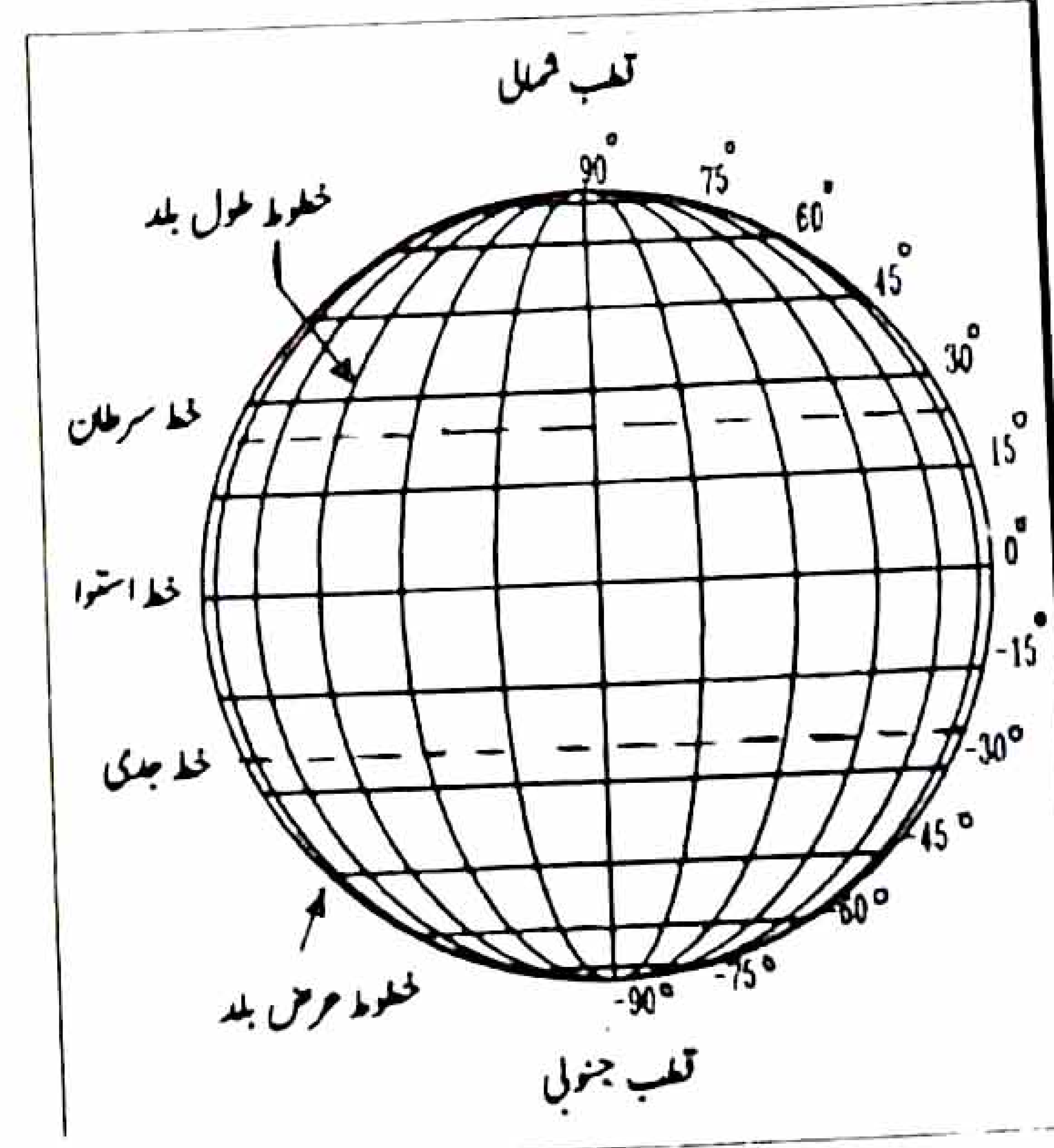
1- زمین کی اپنی محوری حرکت ،

2- زمین کی سورج کے گرد حرکت اور

3- چاند کی زمین کے گرد حرکت ۔

ان حرکات کو حسابی زبان میں منتقل کرنے کیلئے الجبرا اور جیومیٹری کا علم بالخصوص کروی مثلث کو حل کرنے کا طریقہ سمجھنا ضروری ہے ۔ اس پوری تفصیل کیلئے تو یہ مختصر مضمون کافی نہیں ہو سکتا لیکن چند ضروری معلومات یہاں سامنے لائی جاتی ہیں جن کے سمجھنے کے بعد اہل فن کی باتوں کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے ۔ زمین خلامیں سورج کے گرد 66 ہزار میل فی گھنٹہ کے حساب سے گردش کرتے ہوئے 365 24219878 دن میں ایک چکر پورا کرتی ہے ۔ اگر سال کو 365 دن کا مانا جائے تو ظاہر ہے چار سالوں میں ایک دن بڑھ جائے گا اسکے لئے لیپ سال کا نظریہ سامنے لایا گیا ۔ اگر فرق چوتھائی کا ہوتا تو پھر بھی مسئلہ ختم ہو جاتا لیکن یہاں اصل فرق ایک چوتھائی سے کچھ کم ہے ۔ اسکو دور کرنے کیلئے 100 پر تقسیم ہونے والے سال کو عام سال قرار دے کر اس میں ایک دن نہیں بڑھایا جاتا لیکن وہ کسر ایسا ہے کہ اس پر بھی معاملہ ختم نہیں ہوتا اسلئے

400 پر تقسیم ہونے والا سال پھر لیپ سال قرار پاتا ہے پس اس قانون کے مطابق جو سال 4 پر تقسیم ہو سکتا ہے لیپ کا سال ہے اور جو سال 4 پر تقسیم ہو سکتا ہے لیکن 100 پر بھی تقسیم ہو سکتا ہے مثلاً 1900 وہ لیپ کا سال نہیں ۔ جو سال 4 پر تقسیم ہو سکتا ہے، 100 پر بھی تقسیم ہو سکتا ہے اور 400 پر بھی تقسیم ہو سکتا ہے مثلاً 2000 وہ بھی لیپ کا سال ہے ۔ چونکہ موسم اسی حرکت کی بدولت بدلتے ہیں اسلئے اگر سال کے دنوں میں یہ کمی پیشی نہ کی جائے تو چند سالوں میں موسموں میں چند دنوں کا فرق بڑھ جائے گا اور چند صدیوں میں یہ فرق کئی مہینوں کا ہو جائے گا مثلاً آج کل ہمیں معلوم ہے کہ 21 جون شمالی نصف کرہ میں سال کا سب سے بڑا دن ہوتا ہے اور اگر اور عوارض نہ ہوں تو سب سے گرم بھی لیکن اگر لیپ سال کا تصور ختم ہو جائے تو تقریباً ایک صدی میں 15 جولائی سال کا سب سے لمبا دن ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ ۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شمسی کیلنڈر کیلئے کتنا حساب کتاب رکھنا پڑتا ہے جبکہ قمری تاریخوں میں اس کی ضرورت نہیں ۔ یہ خود بخود صحیح ہوتے رہتے ہیں کیونکہ چاند 29 دن کا ہوتا ہے یا 30 کا ۔ اسطرح اس کیلنڈر میں گزشتہ کمی زیادتی پوری ہوتی رہتی ہے ۔ ایک نئے چاند سے دوسرے نئے چاند تک تقریباً ساڑھے 29 دن کا وقفہ ہوتا ہے اسلئے قمری مہینہ کبھی 29 دن کا ہوتا ہے اور کبھی 30 کا ۔ محققین کے نزدیک بعض دفعہ انتیس انتیس کے چار چاند مسلسل آسکتے ہیں اسطرح تیس تیس دن کے بھی مسلسل چار آسکتے ہیں لیکن اکثر ایسا ہوتا نہیں ہے اگر مسلسل چاند 29 دن کے آرہے ہوں تو آخری چاند کافی باریک ہوگا اور اگر مسلسل 30 دن کے چاند نظر آجائیں تو آخری چاند بڑا ہوگا اور دوسری تاریخ کے چاند کا دھوکہ ہوگا لیکن حدیث شریف میں چاند کے بڑا اور چھوٹا ہونے سے اس کے دنوں کا اندازہ لگانے سے منع کیا گیا ہے اس لئے ایسی غلطی نہیں کرنی چاہیئے ۔ چاند اور زمین کی حرکات کے بارے میں مزید گفتگو کرنے کیلئے خطوط طول بلد و عرض بلد جنکو شکل نمبر 1 میں دکھایا گیا ہے کا جاننا بہت ضروری



شکل نمبر 1

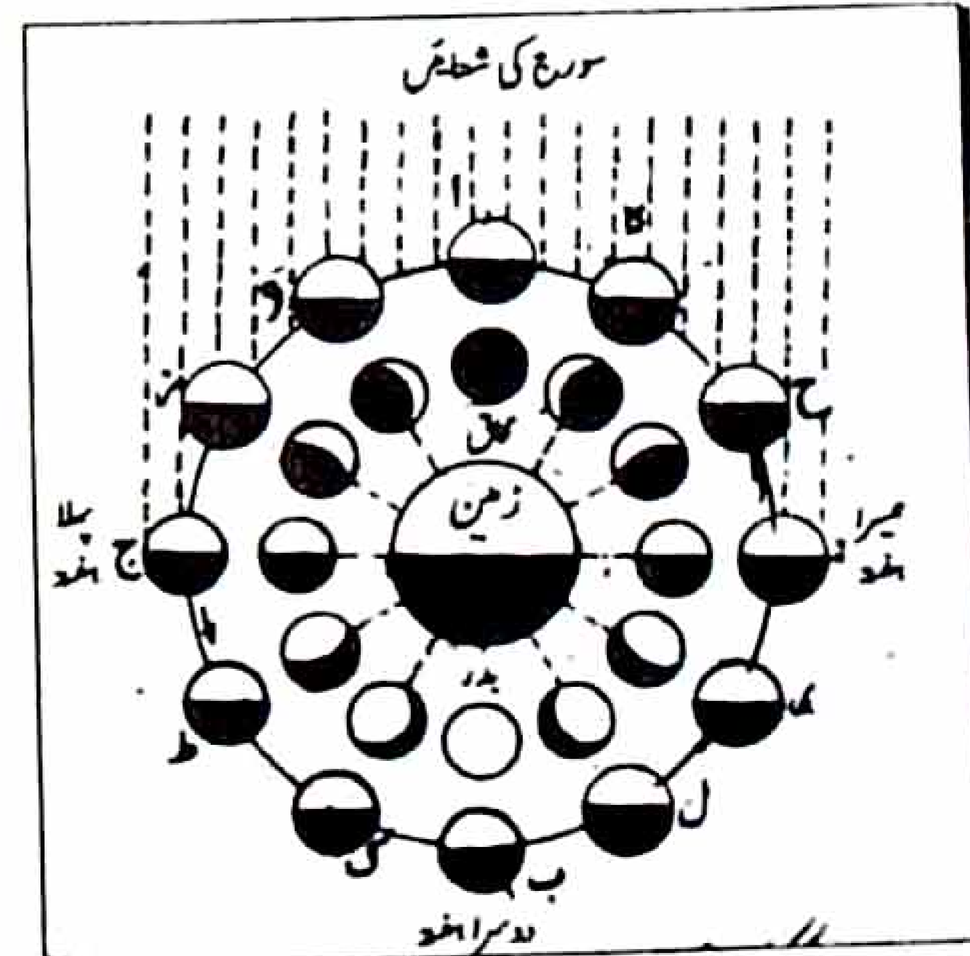
ہے ۔ کسی جگہ کا عرض بلد اس کا خط استوا سے شمالاً جنوباً فاصلے کا تعین کرتا ہے اور طول بلد اس کے گرینچ (Greenwich) سے شرقاً غرباً فاصلے ۔ حقیقتاً عرض بلد وہ فرضی خطوط ہیں جو کہ کرہ زمین پر خط استوا اور قطبین کے درمیان برابر برابر فاصلے پر کھینچے گئے ہیں ۔ یہ تعداد میں 181 ہوتے ہیں ۔ ہر خط ایک درجہ کہلاتا ہے جو منٹوں اور سیکنڈوں میں تقسیم ہوتا ہے ۔ قارئین کرام اسکو گھڑی کے منٹ اور سیکنڈ نہ سمجھیں کیونکہ ریاضی میں درجے کی اور گھنٹے کی تقسیم بالکل ایک جیسی ہوتی ہے ۔ قطب شمالی کو 90+ درجہ پر فرض کیا گیا ہے اور قطب جنوبی کو 90- درجے پر ۔ اسکا ہر درجہ تقریباً 69 میل کا ہوتا ہے ان میں خط استوا کو صفر درجہ مانا گیا ہے اسکے اوپر شمالی نصف کرہ کہلاتا ہے جس میں تمام درجے " + " کے ساتھ لکھے جاتے ہیں اور خط استوا سے نیچے کا علاقہ جنوبی نصف کرہ کہلاتا ہے جس کے تمام درجات علامت " - " کے ساتھ لکھے جاتے ہیں ۔ 23.5+ درجے کو خط سرطان اور 23.5- درجے کو خط جدی کہتے ہیں ۔ اسطرح طول بلد وہ فرضی خطوط ہیں جو زمین کے کرہ پر قطب شمالی اور قطب جنوبی کو ملاتے ہوئے عرض بلد کے خطوط کو عموداً یعنی 90 درجہ پر کاٹتے ہیں اور 360 کی تعداد میں برابر فاصلے پر کھینچے گئے ہیں ہر ایک کو ایک درجہ کہا جاتا ہے اور پھر ہر درجے کی منٹوں اور سیکنڈوں میں تقسیم ہوتی ہے ۔ اسکا مبدا (Reference Line) گرینچ مانا گیا ہے ۔ خط استوا پر اسکے ہر درجے میں تقریباً 69 میل ہوتے ہیں کیونکہ سارے خطوط طول بلد قطبین پر مل جاتے ہیں ۔ طول بلد کے ہر 15 درجے کے بعد مطلع میں ایک گھنٹہ کا فرق پڑ جاتا ہے پس اگر دو مقامات کا عرض بلد ایک ہی ہو لیکن ان کے طول بلد میں 15 درجے کا فرق پایا جائے تو ان دو مقامات میں ستاروں، چاند اور سورج کے طلوع و غروب میں پورے ایک گھنٹہ کا فرق پڑے گا، نہ کم نہ زیادہ ۔ اسی لئے طول بلد کے خطوط کو کسی علاقے کے معیاری وقت (Standard Time) کیلئے معیار بنایا جاتا ہے ۔ پاکستان کا معیاری وقت 75 درجہ طول بلد مشرقی کے مطابق ہے ۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کا معیاری وقت گرینچ سے 5 گھنٹے پہلے ہے ۔ گرینچ سے مشرق کے جانب جو 180 طول بلد کے درجات ہیں ان کو طول بلد مشرقی اور جو مغرب کی جانب 180 طول بلد کے درجات ہیں ان کو طول بلد مغربی کہتے ہیں ۔

زمین اپنے محور کے گرد تقریباً 24 گھنٹے میں ایک چکر پورا کرتی ہے اسلئے سورج تقریباً 24 گھنٹے میں اسی مقام پر آجاتا ہے جہاں پہلے تھا البتہ ستارے تقریباً 4 منٹ پہلے اپنی جگہ پر واپس پہنچ

جاتے ہیں۔ اسطرح ستاروں کے طلوع میں تقریباً چار چار منٹ کا فرق پڑتا رہتا ہے۔ پس اگر ہم روزانہ ایک جگہ بیٹھ کر مغربی افق کو ایک خاص وقت پر دیکھا کریں تو پورے سال میں ہم نصف ستاروں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

چاند زمین کے گرد تقریباً 27 دن اور ساڑھے سات گھنٹے میں ایک چکر پورا کرتا ہے جبکہ زمین بھی سورج کے گرد گھومتی ہے اسلئے ایک نئے چاند سے دوسرے نئے چاند تک تقریباً ساڑھے انتیس دن لگ جاتے ہیں۔ اس مدت کو قمری مہینہ کہتے ہیں اور اس لئے چاند کبھی 29 دن کا اور کبھی 30 کا ہوتا ہے۔ چونکہ چاند اپنے محور کے گرد بھی اتنی ہی دیر میں گھومتا ہے اسلئے چاند کا صرف ایک رخ زمین کی طرف رہتا ہے۔ چاند کا مدار زمین کے مدار کے ساتھ تقریباً ساڑھے پانچ درجے کا زاویہ بناتا ہے۔ حقیقت میں یہ حساب اتنا سادہ نہیں اور اس میں مختلف اوقات پر مختلف کمی بیشی ہوتی ہے جسکا حساب جاننے کیلئے تفصیلات میں جانا پڑتا ہے۔ مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ چاند دائرہ نصف النہار یعنی کسی بھی دن انتہائی بلندی تک پہنچنے میں روزانہ تقریباً 51 منٹ زیادہ لیتا ہے لیکن طلوع وغروب میں روزانہ جتنا فرق پڑتا ہے اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سورج کا میل یعنی جس عرض بلد کے اوپر وہ ہے آہستہ آہستہ بدلتا ہے اس میں اوسط چار دن میں ایک درجہ کا فرق پڑتا ہے جبکہ چاند کے میل میں روزانہ زیادہ فرق پڑتا ہے یعنی اس میں ایک دن میں تقریباً 4 درجے کا فرق بھی پڑ سکتا ہے پس اگر چاند کا میل بڑھ رہا ہے تو اسکے طلوع میں 51 منٹ سے کم تاخیر ہوگی اور غروب میں 51 منٹ سے زیادہ تاخیر ہوگی اور اگر چاند کا میل کم ہورہا ہے تو پھر اسکے برعکس غروب میں تاخیر کم اور طلوع میں تاخیر زیادہ ہوگی۔

شکل نمبر 2



چاند میں خود روشنی نہیں بلکہ یہ روشنی سورج سے لیکر منعکس کرتا ہے۔ پس اگر اسکا وہ رخ جو زمین کی طرف ہے اس پر سورج کی روشنی بھی پڑ رہی ہو تو وہ حصہ روشن نظر آتا ہے۔ چونکہ چاند زمین کے گرد چکر تقریباً ساڑھے انتیس دن میں پورا کرتا ہے لہذا چاند کے 27

نصف روشن کرے کا زمین کی طرف کا حصہ گھٹتا بڑھتا نظر آتا ہے جیسا کہ شکل نمبر 2 میں ظاہر ہے۔ ہلال کے نظر آنے سے کچھ پہلے چاند اور سورج ایک ہی لائن میں ہوتے ہیں جسکو حالت محاق کہتے ہیں۔ اس حالت میں چونکہ چاند طول بلد کے لحاظ سے زمین اور سورج کے درمیان آجاتا ہے تو اسکا روشن حصہ زمین سے چھپ جاتا ہے اور اسکا تاریک حصہ زمین کے طرف ہوتا ہے اسلئے چاند نظر نہیں آتا۔ اگر اس حالت میں چاند کا میل اور سورج کا میل ایک ہو جائے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے۔ یہ منظر بظاہر تو کافی دلچسپ ہوتا ہے لیکن کھلی آنکھوں سے اس وقت سورج کو دیکھنے کی بالکل کوشش نہ کی جائے ورنہ چند منٹوں میں بینائی دائمی طور پر بالکل چلی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس ابتلاء سے بچائے۔ اسکے برعکس جب چودھویں کا چاند ہو تو زمین سورج اور چاند کے درمیان آجاتا ہے۔ اس صورت میں چاند کا روشن رخ زمین کی طرف ہوتا ہے اسلئے مکمل چاند یعنی بدر نظر آرہا ہوتا ہے لیکن اگر اس وقت بھی چاند اور سورج کا میل ایک ہو تو پھر چاند گرہن ہو جائے گا۔ اس وقت چاند کو بالکل تاریک ہونا چاہیئے لیکن انعطاف نور کی وجہ سے قدرے روشنی اس پر پڑتی ہے اسلئے چاند کچھ سرخی مائل اور دھیما نظر آتا ہے۔ پہلے ہفتے کے آخیر میں اور تیسرے ہفتے کے اخیر میں چاند کا صرف آدھا روشن حصہ زمین کی طرف ہوتا ہے جیسا کہ شکل نمبر 2 میں دکھایا گیا ہے، اسلئے اسکا چوتھائی حصہ نظر آتا ہے باقی دنوں میں اسکا جتنا روشن حصہ زمین کی طرف ہوتا ہے اتنا حصہ چاند کا روشن دکھائی دیتا ہے جیسا کہ حروف ہ، و، ز، ط، ک، ل، ی اور ح کے چاند کے شکلوں کے ذریعے ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر شکل نمبر 2 کو غور سے دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ چاند کی نوکیں ہمیشہ سورج کی مخالف سمت میں ہونی چاہیئے اور یہی معیار شہادت کے پرکھنے کیلئے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

چاند کب نظر آنے کے قابل ہوتا ہے اس پر آراء میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ محققین نے اسکے مختلف معیار بتائے ہیں۔ اس میں اختلاف کی وجہ چاند کے دیکھنے کے حالات میں اختلاف ہے۔

1- ایک قول ہے کہ چاند آفتاب سے بوقت غروب دس درجہ مشرق کی جانب ہو تو نظر آجائے گا۔

2- دوسرے قول میں دس درجہ کی بجائے آٹھ درجہ بتایا گیا ہے۔

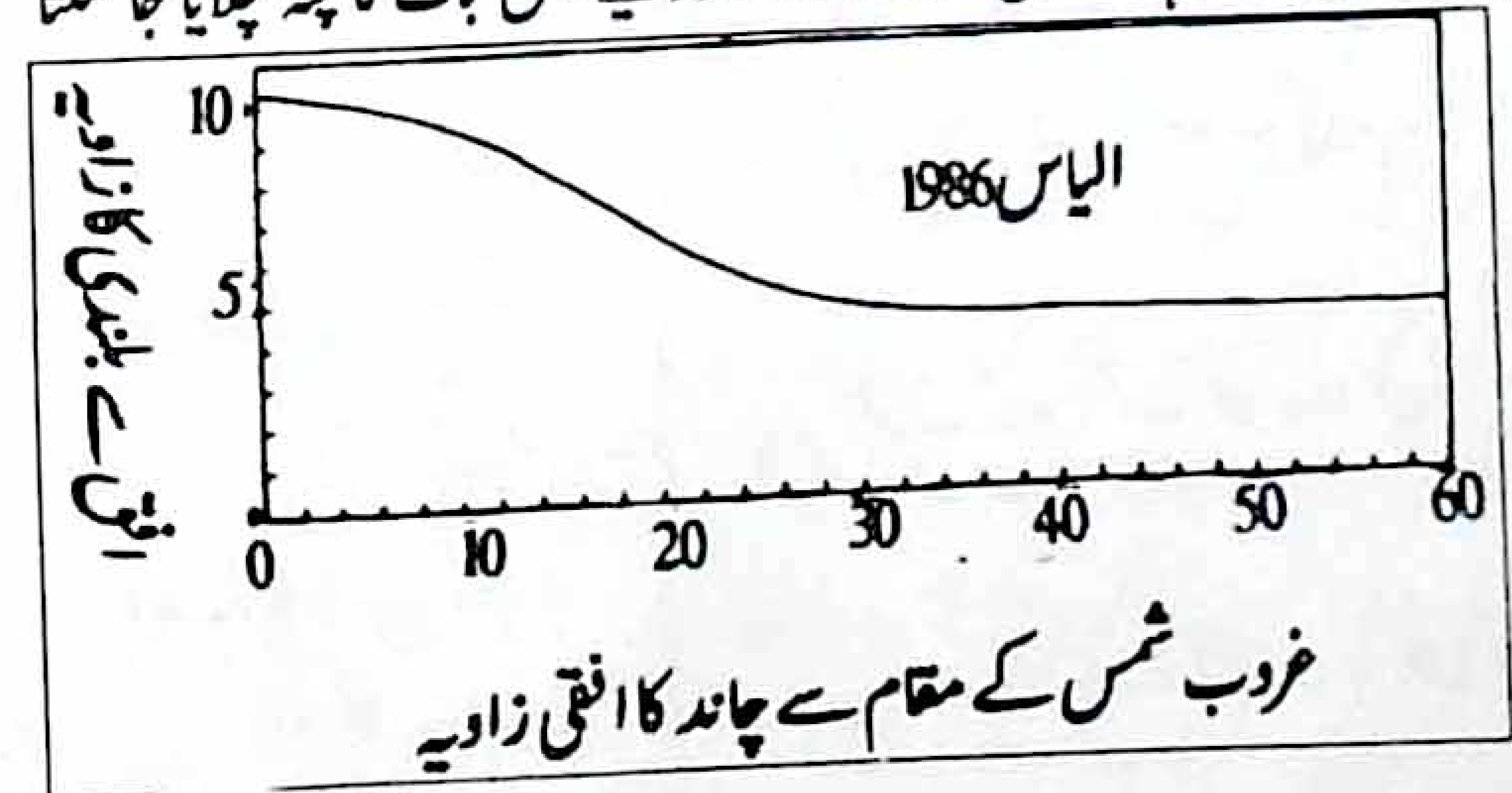
3 تیسرا قول ہے کہ چاند کے غروب اور سورج کے غروب میں 40 منٹ کا فرق ہو تو 28 چاند نظر آسکتا ہے ۔

4 چوتھا قول 12 درجے کا ہے مولانا شمیر الدین قاسمی صاحب نے اس قول پر (4) بہت زور دیا ہے لیکن ہر جگہ کیلئے اس ایک قول کو حتمی قرار نہیں دیا جا سکتا جیسا کہ انہوں نے خود بھی دوسرے اقوال کا ذکر کیا ہے ۔

5 پانچواں قول 13 درجے کا ہے ۔

6 چھٹا قول ہے کہ جب چاند کا ایک فیصد یا اس سے زیادہ حصہ روشن ہو ۔

ہماری تحقیق کے مطابق ان میں سے کوئی بھی قول دائمی طور پر صحیح نہیں ہوتا ۔ ہاں یہ لوگوں کے اندازے ہیں جنکو انہوں نے اپنے تجربات سے اخذ کیا ہے اور چونکہ تجربات کے نتائج مختلف مقامات پر اور مختلف اشخاص کیلئے مختلف ہو سکتے ہیں اسلئے ان میں اختلاف پایا گیا ہے ۔ نیز چاند کا صرف افق سے بلندی فیصلہ کن کردار نہیں ادا کرتی بلکہ اسکا سورج کے مقام غروب سے جتنا افقی زاویہ بنتا ہے وہ بھی بہت اہم ہے کیونکہ سورج کے مقام غروب کے بالکل اوپر سرخی مائل کافی روشنی چونکہ نسبت کم ہوتی ہے اسلئے چاند مقابلتاً کم روشنی کے ساتھ بھی نظر آجاتا ہے ۔ گویا دوسرے لفظوں میں کم عمر چاند بھی نظر آسکتا ہے بشرطیکہ سورج کے بالکل اوپر نہ ہو ۔ اس سے پتہ چلا کہ پہلے کے چھ معیار قابل اعتبار نہیں کیونکہ اس میں صرف چاند کی روشنی کا خیال رکھا گیا ہے جبکہ سورج کی روشنی جو کہ چاند اور ستاروں کے نظر آنے میں سب سے بڑا مانع ہوتا ہے اسکا کوئی خیال نہیں رکھا گیا ہے ۔ اور ملائشیا کے ڈاکٹر الیاس (شکل نمبر3) نے اسکا خیال رکھا ہے ۔ ابو ریحان البیرونیؒ نے ایک حسابی مساوات بنائی ہے جس میں چاند کی افق سے بلندی اور اسکا افق کے ساتھ افقی زاویہ استعمال ہوتا ہے ۔ اس مساوات کے ذریعے اس بات کا پتہ چلایا جا سکتا



شکل نمبر 3

ہے کہ چاند افق پر موجود ہو تو وہ کب نظر آنے کے قابل ہوتا ہے جبکہ ڈاکٹر الیاس ایک افقی گراف جو کہ شکل نمبر 3 میں دکھایا گیا ہے اس سے چاند کے نظر آنے کے امکانات کا جائزہ لیتے ہیں (5) ۔ اگر چاند اس خط سے اوپر ہو تو اسکے نظر آنے کا امکان واضح ہوتا ہے ۔ مذکورہ سب معیاروں میں یہ آخری معیار سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہے کیونکہ اس کے نتائج حقیقت کے زیادہ قریب ہوتے ہیں ۔ اس سے ملتا جلتا معیار اس کتاب میں بھی استعمال کیا گیا ہے ۔ اس معیار کو بنیاد بنا کر ہر مہینے اختلاف مطالع کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور کمپیوٹر کی مدد سے اسکا حساب آجکل کچھ مشکل بھی نہیں رہا ۔ یہاں پر یہ بات ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ اگر اس آخری معیار سے زیادہ ترقی یافتہ کسی معیار کو بھی مشاہدے کا متبادل قرار دیا جائے اور حسابات پر ہی شرعی عبادات کا مدار رکھا جائے تو ایسا کرنا شرعی اعتبار سے ہرگز صحیح نہیں ہوگا ۔ یہ اسلئے کہ قمری مہینے کی یکم کا تعین صرف اور صرف مشاہدے پر ہے ، حساب پر نہیں ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ کوئی چاند جو حسابی اعتبار سے نظر آنے کی تمام شرائط پر پورا اترتا ہو لیکن بادل وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آسکے تو اس مہینے کے 30 دن پورے کرنے پڑیں گے ۔ عبادات کی صحیح ادائیگی کیلئے رویت بصری کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ ہمارا دین ، دین فطرت ہے اور فطرت کو اسکا خالق ہی سب سے زیادہ جانتا ہے پس ہمارے لئے جو طریقہ کا وضع کیا گیا ہے اسکو اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے جسکے لئے ہم وحی کی تعلیمات کے محتاج ہیں ۔ وحی کے سمجھنے کیلئے نقل کو سمجھنے کی ضرورت ہے جسکے لئے تمام عقلی وسائل کا استعمال عین مطلوب ہے لیکن اگر کوئی عقل کی استعمال میں اتنا آگے چلا جائے کہ نقل پر عمل کرنے سے انکاری ہو جائے تو اس میں اور غیر مسلم مستشرقین میں کیا فرق رہ جائے گا ۔ اس بات کو سمجھنے کے بعد ہمارے لئے یہ سمجھنا کچھ زیادہ مشکل نہیں رہے گا کہ قمری مہینوں کا عبادات کیلئے استعمال آسان اور فطرت کے مطابق ہے کیونکہ اگر ان عبادات کو شمسی مہینوں کا پابند کیا جاتا تو کچھ لوگ ہمیشہ کیلئے مشکل میں اور کچھ ہمیشہ کیلئے آسانی میں رہتے جو کہ اسلامی مساوات کے خلاف ہے ۔ پس ضروری ہے کہ وہ امور جن کا تعلق عبادات سے ہے ان کیلئے اور ماضی کی تاریخوں کیلئے تو قمری کیلنڈر کا استعمال ہو اور اسکا فیصلہ خالصتاً رویت بصری پر ہو اور دیگر دنیاوی امور کیلئے اپنا ایک شمسی کیلنڈر پورے سال کا بنانا چاہیئے جسکے لیئے اس کتاب کے مقالے " شمسی ہجری کیلنڈر اور امت مسلمہ کیلئے اسکی ضرورت " کا مطالعہ انشاء اللہ مفید ہوگا ۔

شمسی ہجری کیلنڈر

اور

امت مسلمہ کیلئے اسکی ضرورت

1990ء میں اسلام آباد میں ایک رویت ہلال کانفرنس ہوئی تھی جس میں راقم بھی بحیثیت ایک مندوب کے شریک تھا ۔ اس کانفرنس کے روح رواں یونیورسٹی آف سائنس پنیانگ (ملائیشیا) کے ڈاکٹر محمد الیاس تھے ۔ انہوں نے اپنا مقالہ پڑھا اور دوسرے شرکاء نے بھی مقالے پڑھے ۔ ان مقالات میں امت مسلمہ کیلئے ایک قمری کیلنڈر تیار کرنے پر زور دیا گیا تھا ۔ اس ضمن میں ان مشکلات کا جو اسکی تیاری میں پیش آسکتی ہیں کا ذکر بھی کیا گیا تھا ۔ راقم کے ایک عزیز دوست ملٹری انجینئرنگ سروسز کے چیف انجینئر ملک بشیر احمد بگوی صاحب جنکے فقہی مقاصد کیلئے حسابات کے استعمال کی کوششوں سے اب لوگ ناواقف نہیں ہیں انہوں نے بھی اپنا مقالہ پیش کیا ۔ اس موقع پر انہوں نے اپنا تیار کردہ مکہ ہجری کیلنڈر بھی مندوبین کو دکھایا ۔ اس کیلنڈر میں انہوں نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ مکہ مکرمہ کے افق پر مغرب کے وقت چاند کا موجود ہونا جس دن مہینے میں پہلی دفعہ ثابت ہو جائے تو اسکا اگلا دن آنے والے مہینے کا یکم قرار پائے ۔ اس طرح ہر مقالہ نگار نے امت مسلمہ کیلئے قمری کیلنڈر کی ضرورت پر زور دیا ۔ فاضل مقالہ نگاروں نے اپنے اپنے موقف بہت اچھے انداز میں پیش کئے اور راقم نے ان سے بھرپور استفادہ کیا اسی طرح ماہنامہ " بینات " (کراچی) کے ربیع الثانی 1402ھ کے شمارے میں محقق عالم حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی مدظلہ کا مضمون "مروجہ سن عیسوی میں کیا کیا اصلاحیں ہوئیں " بھی راقم کیلئے اس موضوع پر معلومات کا خزینہ ثابت ہوا ۔ اس مضمون سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ موجودہ عیسوی کیلنڈر اگرچہ شمسی کیلنڈر کے فوائد لئے ہوئے ہے لیکن ایک غیر تمند مسلمان کیلئے ایسے کیلنڈر کا استعمال جس میں مہینوں کے نام دیوی دیوتاؤں اور ڈکٹیٹروں کے ناموں پر رکھے گئے ہوں ذہنی اذیت کا باعث بنتا ہے ۔ اسکے علاوہ شاہ اگستس نے اس میں جو غیر

منطقی تصرف کیا ہے وہ بھی باعث شرم ہے ۔ عیسائی دنیا کو چونکہ اپنی مذہبی تعلیمات کے محفوظ رکھنے کا کوئی اہتمام نہیں اسلئے وہ تو اسکے ساتھ اس حالت میں بھی کہ صدیوں تک اپنی مقدس دنوں عیدوں تہواروں اور روزوں کے صحیح تعین کے بغیر ہی مطمئن رہی لیکن امت مسلمہ سے تو یہ توقع ہرگز نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنے مذہبی ایام سے من حیث القوم غافل ہو جائے اور یہی وہ چیز ہے جسکے لئے امت مسلمہ پر قمری مہینوں کا مکمل حساب رکھنا لازمی ہے ۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ قمری مہینوں کا فیصلہ حساب پر کیا جائے کیونکہ وہ تو رویت پر ہی منحصر ہے ہاں مسلمانوں پر بحیثیت مجموعی قمری مہینوں کے تعین کیلئے رویت ہلال اور اس کے ذریعے معلوم شدہ تاریخوں کے یاد رکھنے کا اہتمام لازمی ہے ۔

ایک چیز کا یہاں ذکر کرنا مفید ہوگا کہ قمری ہجری کیلنڈر کی تیاری میں مصروف حضرات نے عام طور اسکا خیال نہیں رکھا کہ قمری ہجری کیلنڈر اگر ہماری روزہ عید اور حج کی تاریخوں کا تعین کرتا ہے تو نمازوں کے اوقات کیلئے کسی شمسی کیلنڈر کا استعمال ہماری مجبوری بن گیا ہے ۔ اسطرح وہ قمری ہجری کیلنڈر کی تیاری میں اپنے حسابات کو بہتر کرنے کی کوشش میں اتنے آگے چلے گئے کہ ان کو قمری ہجری کیلنڈر کے اصل مزاج کا بھی اندازہ نہ ہوسکا ۔ انکے نزدیک قمری ہجری کیلنڈر کے اجراء کا صرف ایک مقصد تھا کہ خطوط میں ان تاریخوں کی مدد سے یہ پتہ چلے کہ کوئی خط کب لکھا گیا تھا یا اس کے ذریعے کسی واقعہ کا تعین کیا جا سکے کہ یہ کب ہوا تھا گویا کہ اس کیلنڈر کا تعلق ماضی اور حال کے ساتھ ہے ۔ مستقبل کے ساتھ اسکا صرف اتنا تعلق ہے کہ ان مہینوں کی یکم کا تعین ہو سکے جن کے ساتھ ہماری عبادات وابستہ ہیں ۔ مہینوں کی یکم کا رویت کے ذریعے تعین اس کیلنڈر سے پہلے بھی تھا البتہ شہور حرم کو آگے پیچھے کرنے کی جو بدعت عربوں میں رائج ہوئی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ختم فرمادی ۔

اس تمہید سے پتہ چلا کہ قمری مہینوں کی یکم کا تعین فقط رویت کے ذریعے کرنا عین شریعت مقدسہ کی منشاء کے مطابق ہے اور ہر ایسی کوشش کا جس سے انکا تعین حساب کے ذریعے کیا جانا طے پائے اس کا بروقت سدباب کرنا فرض کفایہ ہے ۔ یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب ہم قمری ہجری کیلنڈر کو صرف ماضی اور حال کے لئے استعمال کریں اور ان کی یکم کا تعین

صرف اور صرف رویت کے ذریعے کریں ۔ بعض شریعت سے ناواقف حضرات اخلاص کے ساتھ ایک ایسے قمری ہجری کیلنڈر کی تلاش میں ہیں جس میں مہینے کی یکم کا تعین حساب کی مدد سے ہوسکے اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اس کیلنڈر کے ساتھ ہم اپنے اسلامی تشخص کو قائم رکھ سکتے ہیں اور اسکے لئے وہ ایک ایسا فارمولا وضع کرنا چاہتے ہیں جس کی مدد سے ایسا قمری ہجری کیلنڈر تیار ہوسکے جسکا مشاہدے کے نتائج سے کم سے کم فرق ہو۔ بلاشبہ اپنے اسلامی تشخص کی بقا کا خیال رکھنا ایک انتہائی صالح جذبہ ہے لیکن اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ قمری ہجری مہینوں پر ہماری عبادات کا انحصار ہے اور انکے تعین کیلئے معیار صرف اور صرف مشاہدہ ہے پس اگر ایک قاضی سے غلطی بھی ہو جائے یعنی کوئی جھوٹی شہادت دے کر یا رویت میں غلطی کرکے قاضی صاحب سے چاند کے نظر آنے کا فتوی صادر کرادے تو لوگوں کی عبادات میں کوئی فتور واقع نہیں ہوگا اور قاضی صاحب کا بھی کوئی قصور نہیں ہوگا بشرطیکہ وہ شہادت کو پرکھنے کیلئے اپنے بہترین وسائل استعمال کرچکے ہوں اسکے برعکس اگر کوئی شرعی شہادت کے بغیر فقط حساب پر چاند کے نظر آنے کا فیصلہ کردے تو چاہے اسکا فیصلہ بالکل حقیقت کے مطابق ہو یعنی چاند اس دن نظر آسکتا ہو تب بھی یہ فیصلہ شرعی طور پر نافذ نہیں کیا جاسکتا جبتک کہ اسکی تصدیق شرعی شہادت نہ کرے لہذا شرعی شہادت کے بغیر فقط حساب پر چاند کی تاریخ کا فیصلہ کرنے والے تمام لوگ گنہگار ہوں گے ۔ یہ حضرات اپنے اجلاسوں میں ظاہر فرماتے رہے ہیں کہ عبادات تو رویت پر ہوں گی اور قمری ہجری کیلنڈر صرف انتظامی امور کیلئے استعمال کیا جائے گا ۔یہاں تک تو بات ٹھیک تھی لیکن خطرہ اس وقت شروع ہوا کہ ان حضرات نے یہ عندیہ ظاہر فرمایا کہ چاند کا دیکھنا اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک کوئی حساب کا قابل اعتبار معیار طے نہیں پا جاتا ۔ بظاہر یہ بات بالکل بے ضرر لگتی ہے لیکن دیکھا جائے تو ان حضرات کے نزدیک ایسا قابل اعتبار معیار آئندہ کسی وقت حاصل کرنا ممکن ہے جبکہ حقیقت اسکے بالکل برعکس ہے کیونکہ کسی دن چاند کے نظر آنے کی تمام شرائط پورے بھی ہوں لیکن اس کے سامنے بادل آجائیں تو چاند نظر نہیں آئے گا اس لئے حساب کی بنیاد پر شریعت کے مطابق چاند کے نظر آنے کا فیصلہ کرنا ناممکن ہے اس سے پتہ چلا کہ قمری ہجری کیلنڈر کا ایک مہینے سے زیادہ مستقبل کیلئے استعمال خطرے سے خالی نہیں ۔ احقر کا اس سے ہرگز یہ مطلب نہیں کہ رویت

ہلال میں جدید سائنس کا استعمال نہیں ہوسکتا ۔ اس موضوع پر احقر نے ایک مقالہ " رویت ہلال اور جدید سائنسی تحقیقات " لکھا ہے اس سے احقر کا اس بارے میں نقطہ نظر معلوم کیا جا سکتا ہے ۔ اس مقالے میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ چاند کے دیکھنے میں اور اسکے بارے میں شہادت کو پرکھنے نیز مطالع کی تعین میں سائنس کیا خدمت کرسکتی ہے ۔

مستقبل کے کاموں کیلئے اور ان عبادات کے اوقات کے تعین کے لئے جنکا دارومدار فلکی حسابات پر ہو شمسی کیلنڈر ہی کا استعمال کیا جاسکتا ہے ۔ اسکا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نمازوں کے اوقات اور سحری اور افطاری کے اوقات کے نقشے جن حضرات نے بنائے ہیں جن میں علماء کرام بھی شامل ہیں انھوں نے ان کے لئے صرف وہی کیلنڈر استعمال کئے ہیں جو شمسی تھے مثلاً موجودہ عیسوی کیلنڈر اور بکرمی شمسی کیلنڈر وغیرہ کیونکہ شمسی کیلنڈر کا تعلق سورج کے گرد زمین کی حرکت سے ہے اور اس میں کوئی شرعی قباحت بھی نہیں ہے ۔ حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر " معارف القرآن " میں اس پر کافی بحث کی ہے ۔ جس شمسی کیلنڈر میں زمین کی سورج کے گرد حرکت کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہو تو اس کا جو دن جس موسم میں آئے گا ہمیشہ اسی موسم میں آئے گا اور اگر ایسا نہں ہے تو موسم کے تعین میں فرق پڑ سکتا ہے اور اسی پر نمازوں کے اوقات بھی قیاس کئے جاسکتے ہیں ۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ شمسی تقویم کی یہ افادیت ہے کہ اسکو ماضی حال اور مستقبل تینوں کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے نیز نمازوں سحری اور افطاری کے اوقات کے حسابات کیلئے بھی اور عبادات کے علاوہ تمام انتظامی امور کیلئے اسکا استعمال مفید ہوسکتا ہے تو امت مسلمہ اگر اپنے تشخص کیلئے اپنا شمسی ہجری کیلنڈر وضع کرے اور قمری مہینوں کا صرف مشاہدے پر فیصلہ کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہوگی اسطرح عبادات کیلئے تو بالکل شریعت کے مطابق مشاہدات پر فیصلہ ہوگا اور بقیہ انتظامی امور مجوزہ شمسی کیلنڈر کے مطابق طے پائیں گی ۔ امت مسلمہ کا اپنا شمسی کیلنڈر نہ ہونے کی وجہ سے مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کیلئے علماء کرام اور مسلمان ماہرین فلکیات اغیار کے بنائے ہوئے کیلنڈروں کے استعمال پر مجبور تھے ۔ احقر نے جب حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی صاحب کا مقالہ پڑھا تو سر شرم سے جھک گیا اور اسی وقت سے ایک اسلامی شمسی کیلنڈر کی تیاری کیلئے علمائے کرام سے مشورے شروع کردئے ۔ حضرت مفتی مختار الدین

شاہ صاحب مدظلہ کے جذبات تو انکی تقریظ سے ظاہر ہیں۔ انٹر نیشنل اسلامک مشن کے سربراہ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب نے بھی مفید مشوروں سے نوازا اور اسکو مفید کوشش ٹھہرایا۔

الحمدللہ علماء کرام کی سرپرستی کی برکت سے جلد ہی اس کی ایک ہیئت سامنے آگئی جسکو اس مقالے میں علماء کرام اور ماہرین فن کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ علماء کرام اور ماہرین فلکیات اس کام کے بارے میں رہنمائی فرمانے سے دریغ نہیں فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس سارے کام کو فقط اپنی رضا کیلئے قبول فرمائے اور ہمیں اپنے دین متین کیلئے دن رات کام کرنے کی قبولیت کے ساتھ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مجوزہ شمسی کیلنڈر میں بھی مہینوں کی تعداد بارہ ہوگی۔ ان کے نمبر، ناموں اور ان میں دنوں کی تعداد کیلئے مندرجہ ذیل جدول ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

1	حراء	30
2	معراج	30
3	ثور	30
4	قبا	30
5	بدر	30
6	احد	30
7	احزاب	31
8	رضوان	31
9	خیبر	31
10	فتح	31
11	حنین	31
12	تبوک	30

موجودہ ہجری کیلنڈر کو قمری ہجری کیلنڈر کہنا زیادہ مناسب ہوگا جبکہ مجوزہ اسلامی ہجری کیلنڈر کو شمسی ھجری کیلنڈر کہا جائے گا کیونکہ اسکی ابتداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبا میں داخلے کے دن یعنی پیر آٹھ ربیع الاول سے کی گئی ہے اور یہی وہ واقعہ ہے جس کے بعد اسلام تمام ادیان پر غالب ہوا۔ اس دن سورج اپنے مرکزی خط یعنی خط استوا کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں سے پورے عالم پر آفتاب کی روشنی یکساں انداز سے پڑ رہی ہوتی ہے اور ادھر آفتاب ھدایت اپنے اس مستقر تک جسکا اس وقت تو نام یثرب تھا لیکن جسکو بہت جلد اس زمین پر ہدایت کے آخری نظام کا مرکزی مقام بننا تھا اور اسکو بہت جلد مدینۃ النبی کہلوانا منظور تھا، پہنچ رہے تھے۔ ان تکوینی قران السعدین لمحات کے یادگار بنانے کو ہر مسلمان کا دل چاہتا ہوگا اسلیئے ہر مورخ نے اس تاریخ کو خصوصیت کے ساتھ نوٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔ بقول علامہ شبلی نعمانی:

"قبا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا داخلہ اسلام کے دور خاص کی ابتدا ہے۔ اس لیئے مورخین نے اس 35

تاریخ کو زیادہ اہتمام کے ساتھ محفوظ رکھا ہے۔ اکثر مورخین کا اتفاق ہے کہ یہ آٹھ ربیع الاول 13 نبوی بمطابق 20 ستمبر 622 عیسوی تھی۔" (جدید عیسوی تقویم کے مطابق یہ تاریخ 23 ستمبر بنتی ہے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یادگار تقویم کی ابتدا اسی یادگار دن سے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسکو مسلمانوں کے قلوب کو اپنے مرکز پر جمع کرنے کا ذریعہ بھی بنائے۔ آمین۔ یا الہ العلمین۔

اس تقویم میں عام طور پر آخری مہینہ تبوک 30 دن کا لیکن خاص سال (Leap Year) میں 31 دن کا ہوگا۔ خاص سال سے مراد وہ سال ہے جو 4 پر پورا پورا تقسیم ہوسکے۔ جو سال 4 پر پورا پورا تقسیم ہوسکے لیکن اسکے ساتھ ہی وہ 100 پر بھی تقسیم ہوسکے خاص سال شمار نہیں ہوگا لیکن یہی سال اگر 400 پر بھی تقسیم ہوتا ہو تو اسے البتہ خاص سال ہی شمار کیا جائے گا۔ یہ سب اہتمام اسلئے ہے کہ زمین سورج کے گرد 365.24219878 دن میں ایک چکر پورا کرتی ہے اور اس کسر کو پورا کرنے کیلئے باقاعدہ وقفوں کے ساتھ خاص سال کا لانا ضروری ہے۔ ورنہ ہر سال کسی معین دن سورج ایک جگہ پر نہیں ہوگا جس سے موسموں اور اوقات صلوٰۃ وغیرہ میں فرق پڑ جائے گا خاص سال میں 366 دن ہوں گے یعنی عام سالوں سے ایک دن زیادہ۔ اسکے لئے خاص سال میں تبوک کا مہینہ 31 دن کا شمار ہوگا۔ چونکہ تبوک آخری مہینہ ہے اسلئے اس میں اضافے سے بقیہ سال متاثر نہیں ہوگا بخلاف موجودہ عیسوی کیلنڈر کے کہ جس میں اضافہ فروری میں کیا جاتا ہے جس سے سال کے اگلے دس مہینے متاثر ہو جاتے ہیں۔ مہینوں کے نام ایسے رکھے گئے ہیں جس سے اسلامی تاریخ اور ثقافت کا اظہار ہو اور اس کیلئے اصول یہ رکھا گیا ہے کہ جو واقعہ تاریخ میں ترتیب کے لحاظ سے پہلے آتا ہو اسکو مہینوں کے ترتیب میں بھی پہلے لایا جائے۔ واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی سے لئے گئے ہیں۔ مثلاً پہلے مہینے کا نام حرا اس لئے رکھا گیا کہ یہیں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی گئی تھی اور معراج کے واقعے کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اس طرح تیسرے مہینے کا نام ثور ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ھجرت مبارک کی مناسبت سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ھجرت کی ابتدا یہاں سے فرمائی تھی۔ بقیہ مہینوں کے نام بھی ہجرت کے بعد کے مشہور واقعات کی ترتیب کے مطابق ہیں۔

کیلنڈر کی تیاری کیلئے کمپیوٹر پروگرام تیار ہو چکا ہے اسکے ذریعے گزشتہ تاریخوں کو جن کو 35

عیسوی کیلنڈر کے مطابق کتابوں میں لکھا گیا ہے، مجوزہ شمسی ہجری کیلنڈر میں بدلنا تو بالکل آسان ہے البتہ آئندہ کیلئے تاریخوں کو اس کے مطابق کرنے کیلئے حکومت کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے ۔ راقم حکومت پاکستان اور تمام ممالک اسلامیہ سے پر زور اپیل کرتا ہے کہ اس کیلنڈر کے استعمال پر ہمدردانہ غور کیا جائے اور علمائے کرام سے مشورہ کرنے کے بعد اسکے نفاذ کا بندوبست کیا جائے ۔ نمونے کے طور پر رواں سال یعنی 1373 کے شمسی ہجری کے آخری مہینے "تبوک" کی تاریخیں دی جاتی ہیں ۔ اس میں شمسی ھجری تاریخیں اردو کے ہندسوں میں اور عیسوی تاریخیں مروجہ انگریزی ہندسوں میں ہیں ۔ یہ صرف تعارف کیلئے ہے ۔ جبتک شمسی ھجری سال کا مکمل تعارف نہ ہو چکا ہو تو عیسوی تاریخ ساتھ مجبوراً دینی پڑے گی ۔ اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے آٹھ ایسے جدول تیار کئے گئے ہیں جنکے ذریعے تمام عیسوی تاریخوں کو شمسی ہجری تاریخوں میں تبدیل کیا جاسکے گا ۔ ان جدولوں کو شمسی ہجری تقویم کے حتمی شکل کے بعد حتمی شکل دی جائے گی ۔

اس کیلنڈر میں دنوں کیلئے عربی نام منتخب کیئے گئے ہیں کیونکہ مروجہ اردو ناموں میں اکثر نام مشرکانہ ہیں جسکی طرف ملک کے مقتدر علمائے کرام نے راقم کی توجہ مبذول فرمائی تھی جسکے لیئے ادارہ ان علمائے کرام کا خصوصی طور پر ممنون ہے ۔

مساجد میں جو نمازوں کے اوقات کے نقشے آویزاں کئے جاتے ہیں انکو بھی مجوزہ شمسی کیلنڈر کے مطابق تیار کرنے کا کمپیوٹر پروگرام تیار کیا گیا ہے ۔

جبتک اس کیلنڈر کو حکومت کی سرپرستی حاصل نہیں ہوتی تو اس کیلنڈر کو عوام میں متعارف کرنے کی ذمہ داری بھی ہمارے اوپر ہے ۔ اسکے لئے ایک لیگل سائز کاغذ پر سو سالہ شمسی کیلنڈر کا نقشہ تیار کیا گیا ہے ۔ اس نقشے کے ذریعے اس شمسی کیلنڈر کے 1373 سے 1473 تک کے کسی سال میں کسی بھی تاریخ کیلئے دن معلوم کیا جاسکتا ہے ۔ اسکا طریقہ بہت سادہ اور نقشے کے اوپر دیا ہوا ہے ۔ دوسرے لیگل سائز کے کاغذ پر 1994 سے 2021 تک کے کسی بھی سال کے کسی بھی تاریخ کو مجوزہ شمسی تاریخوں میں بدلنے کا نقشہ دیا ہوا ہے ۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ مجوزہ شمسی کیلنڈر کا عیسوی کیلنڈر کے ذریعے تعارف محض مجبوری کے تحت کیا جارہا ہے اور امت مسلمہ سے اپنے اسلامی تشخص کی حفاظت کیلئے امید ہے کہ وہ جلد از جلد اس کیلنڈر کو عام کردیں گے کہ پھر اسکا

تعارف کسی اور کیلنڈر کے ذریعے کرنے کی ان شاء اللہ ضرورت نہیں پڑے گی۔

تحدث بالنعمت کے طور پر راقم عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ان شاء اللہ اس کیلنڈر کے ساتھ کچھ خصوصی معاملہ ہے ۔ جس وقت اس کیلنڈر کے مطابق نمازوں کے اوقات کا نقشہ بنانے کیلئے کمپیوٹر پروگرام بنایا گیا تو اس کے لئے بھی امکان خطا کا پروگرام تیار کیا گیا ۔ اس پروگرام کو چلانے سے پتہ چلا کہ اس کیلنڈر کے مطابق نمازوں کے اوقات کے نقشوں میں خطا کا امکان عیسوی کیلنڈر کے مطابق نقشوں کے مقابلے میں کم ہے نیز عیسوی کیلنڈر میں بہترین سال (وہ سال جس کے نمازوں کے اوقات کا فرق دوسرے سال کے اوقات سے کم سے کم فرق رکھتا ہو) 2022 ہے جو کہ ظاہر ہے کافی بعد میں آئے گا اور پتہ نہیں استعمال ہو گا بھی یا نہیں لیکن مجوزہ شمسی کیلنڈر کے مطابق تیار کردہ نقشوں کیلئے بہترین سال 1374 ہے جو کہ اگلے سال ہی آرہا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہیئے کہ پہلے کم خطا اور پھر بتدریج زیادہ خطا کے طرف بڑھنا عین قدرتی امر ہے ۔ اسکے علاوہ صد سالہ تقویم کی تیاری کا نقشہ بھی مجوزہ کیلنڈر کیلئے زیادہ سادہ، مختصر اور آسان ہے ۔ ان تمام کی وجوہات زیادہ تر فنی ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں البتہ اتنا کہنا شاید اہل فن کیلئے کافی ہو کہ لیپ سال کے اضافی دن کیلئے اس میں جگہ بہتر منتخب کی گئی ہے جسکے یہ فنی برکات ظاہر ہورہے ہیں ۔

ایک کام بغیر کسی محنت کے فوراً کیا جاسکتا ہے کہ اس کیلنڈر کو فوری طور پر بکرمی کیلنڈر کا متبادل تسلیم کیا جائے کیونکہ اسکو حکومت کی سرپرستی حاصل نہیں نیز ہمارے دفتروں اور تنخواہوں وغیرہ کا انتظام اس سے متعلق نہیں ہے اور اگر عوام اسکی جگہ اس مجوزہ کیلنڈر کا استعمال شروع کردیں تو انکا مقصد بھی پورا ہو گا کیونکہ بکرمی کیلنڈر کا اس کیلنڈر کے ساتھ فرق صرف چند ایک دن ہی ہوتا ہے اور اس کیلنڈر کا تعارف بھی ہوجائے گا ۔ ویسے بھی ایک ہندو کیلنڈر کے ساتھ ملت اسلامیہ کی کیا دلچسپی ہو سکتی ہے ۔ اسکے لئے انکو کچھ زیادہ محنت کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی بس مندرجہ ذیل جدول کے مطابق بکرمی مہینوں کی جگہ متبادل شمسی ہجری مہینوں کو استعمال کریں گے ۔

چیت	احزاب
بیساکھ	رضوان

جیٹھ	خیبر
ہاڑھ	فتح
ساون	حنین
بھادوں	تبوک
حراء	اسوج
معراج	کاتک
ھجرۃ	مگھر
قباء	پوہ
بدر	ماگھ
احد	پھاگن

ان بکرمی مہینوں کو لوگ صرف موسم کیلئے یاد رکھتے ہیں مثلاً فصلوں کی کٹائی کا بیساکھ کے ذریعے یاد رکھنا، ساون میں بارشوں کا ہونا، پوہ میں سخت سردی کا پڑنا اور پھاگن میں تیز ہواؤں کا چلنا وغیرہ۔ ان سب کیلئے بالترتیب احزاب، حنین، قباء اور احد کے نام بھی لئے جاسکتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے کاروباری اور بالخصوص سٹیشنری کے کاروبار کرنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ بکرمی کیلنڈر کی تاریخوں کے بجائے اب مجوزہ شمسی کیلنڈر کی تاریخیں چھاپ دیا کریں ان شاء اللہ انکو اسکا اجر ملے گا۔ اسطرح جن حضرات کی گھڑیوں پر تاریخ بھی دئے ہوتے ہیں ان سے بھی التماس ہے کہ وہ اپنی گھڑیوں پر ان تاریخوں کو لائیں۔ الحمد للہ کئی علمائے کرام نے دینی غیرت کے پیش نظر احقر کے درخواست سے پہلے اس پر عمل شروع کیا ہے فللہ الحمد

علمائے کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مساجد میں مجوزہ شمسی کیلنڈر کے مطابق نمازوں کے اوقات کے نقشے آویزاں فرمائیں۔ مذکورہ بالا دو نقشوں کے ذریعے مجوزہ شمسی کیلنڈر کی تاریخ معلوم کرنا صرف دو سیکنڈ کا کام ہے جسکو سیکھا جا سکتا ہے۔ مجوزہ شمسی ھجری سال کے مہینوں کے نام مفتیان کرام اور علماء کرام کے مشورے سے کافی سوچ و بچار کے بعد رکھے گئے ہیں تاہم یہ چونکہ پوری ملت کی امانت ہے اسلئے اس سلسلے میں مشورے جاری ہیں۔ اگر مشوروں کے نتیجے میں کوئی زیادہ بہتر تجویز آئی تو اسکا اعلان کیا جائے گا۔ ادارے کا پروگرام ہے کہ اسکو 23 ستمبر 1995 سے پہلے

حتمی شکل دے دیں کیونکہ اسکے بعد دوسرا سال 1374 شروع ہوگا تاکہ اسکے لئے کیلنڈروں کو چھاپنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے۔ نیز اس کے بعد نمازوں کے اوقات کے جدید نقشوں کو بھی مجوزہ ناموں کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ انشاء اللہ عالمی سطح پر تعارفی پروگرام شروع کرے گا۔ تمام اہل درد اور اہل ذوق حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس میں تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ امت مسلمہ جلد بیدار ہو اور اپنی ثقافت اپنے اطوار اور اپنے شعار سے وفا کرنا پھر سے سیکھ لے تاکہ جو مرعوبیت اغیار نے ہمارے ذہنوں میں مختلف طریقوں سے ڈالی ہے وہ نکل جائے اور ہم پھر سے آزاد ذہن کے ساتھ زندہ رہنا سیکھ لیں۔ آیئے ہم آج عہد کرلیں کہ ہم اغیار کی ذہنی غلامی سے آزادی حاصل کریں گے اور آج سے ہم صرف اللہ تعالیٰ کی غلامی پر فخر کریں گے۔ مخلوق کی غلامی کا طوق اب ہمارے گلے میں نہیں رہے گا۔ ہمارا نصب العین اب صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی ہوگی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی۔ بقول مولانا محمد علی جوہرؔ

ہوجائے اگر ساری خدائی بھی مخالف   کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے ہے
یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لئے ہے   توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے

وما علینا الا البلاغ

تبوک   اگست/ستمبر

سبت	احد	اثنین	ثلاثاء	اربعاء	خمیس	جمعہ
					۱	۲
					17	18
۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
19	20	21	22	23	24	25
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
26	27	28	29	30	31	1
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
2	3	4	5	6	7	8
۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
9	10	11	12	13	14	15

رویت ھلال سے متعلق تین سوال اور ان کے جواب

کیا عربی مہینوں کا آغاز فلکیاتی حساب کے ذریعے ہو سکتا ہے ؟

کیا شہادت کو پرکھنے میں درایت کا استعمال ہوسکتاہے ؟

کیا اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جا سکتا ہے ؟

یہ وہ تین سوالات ہیں جن کی راقم نے اپنے مقالہ " جدید سائنسی تحقیقات اور رویت ہلال کیلئیے ان کا استعمال " میں جواب دینے کی کوشش کی تھی لیکن وہ جوابات زیادہ تر فنی تھے اور ان کی فقہی جوابات دینے کی الگ ضرورت ہے ۔ راقم چونکہ عالم نہیں ہے اسلیئے اس پر لکھنے میں پس و پیش کر رہا تھا ۔ اس دوران کئی کتابیں پڑھنے کا موقعہ ملا جن میں مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب برنلے کی " رویت ھلال علم فلکیات کی روشنی میں " بھی تھی ۔ اس کتاب میں خصوصی طور پر سعودی عرب کی رویت کو موضوع بنایا گیا ہے اور اس ضمن میں علمائے کرام کے خدشات اور ان کی اس معاملے میں بے اطمینانی کا ذکر بھی کیا گیا ہے ۔ اس کتاب سے معلوم ہوا کہ مندرجہ بالا پہلے اور آخری سوال کا جواب علامہ الشیخ احمد محمد الشاکر المصری نے اپنے ایک مقالے میں دیا ہے (2) ۔ اور اسکو اب ادارہ " صراط مستقیم " برطانیہ شائع کر رہا ہے ۔ اس مقالے میں موصوف نے بالکل واضح انداز میں لکھا ہے کہ عربی مہینوں کا آغاز فلکیاتی حساب کے ذریعے ہوسکتا ہے ۔ اس ضمن میں انہوں نے دو احادیث شریفہ کا ذکر کیا ہے جن میں ایک بخاری شریف کی مشہور حدیث شریف ہے کہ " چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو اور اگر بادل ہوں تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو " اور دوسری یہ کہ " تم ھلال کو دیکھنے تک روزہ نہ رکھو اور اسکو دیکھے بغیر افطار نہ کرو اور اگر بادل چھا جائے تو اس کا اندازہ کرلو " ۔ موصوف نے اول الذکر حدیث شریف کو علم فلکیات سے ناواقف اور آخر الذکر حدیث شریف کو علم فلکیات جاننے والوں کیلئیے سند مانا ہے ۔ مولانا قاسمی صاحب موصوف کی اس دلیل کو نہیں مانتے اور اسی آخر الذکر حدیث شریف کی مسلم شریف والی روایت میں جو اضافہ ہے " تیس دن کا حساب کرلو " سے یہ ثابت فرماتے ہیں کہ اصل میں یہاں 41

اندازہ سے مراد 30 دن پورے کرنا ہیں نہ کہ چاند کے فلکیاتی حسابات میں اپنے کو الجھایا جائے ۔ قاسمی صاحب مسلم شریف کی مزید چار اور بخاری شریف کی ایک اور حدیث شریف سے اپنے اس استدلال کو مزید قوی فرماتے ہیں کہ نقلی طور پر علامہ شاکر صاحب کی رائے صحیح نہیں ہے ۔ علامہ شاکر صاحب نے السبکی کو اپنا ہم نوا بتایا ہے لیکن مقالہ کو غور سے پڑھنے کے بعد یہ پتہ چلتا ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ علامہ تقی الدین السبکیؒ صرف اتنا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی چاند کی رویت کی شہادت دے تو اگر فلکیاتی حساب قطعیت کے ساتھ بتائے کہ اس دن چاند افق پر موجود نہیں ہے تو اسکو تسلیم نہ کیا جائے اور یہ اس مقالے کے دوسرے سوال کا جواب ہے پہلے کا نہیں جسکا جواب موصوف دے رہے ہیں ۔ مولانا محمد برھان الدین سنبھلی صاحب مدظلہ نے اپنی تصنیف " رویت ھلال کا مسئلہ عصر حاضر کے وسائل اور ترقیات کی روشنی میں " ایک باب " رویت کے بارے شریعت کی روح کیا ہے " کواس سوال کے جواب کیلئے مختص فرمایا ہے (3) ۔ کسی نے اسکی تفصیل دیکھنا ہو تو وہ اسکا مطالعہ کرسکتاہے ۔ انہوں نے مجرد حساب سے اسلامی مہینوں کے ابتدا کے تصور کو انتہائی مدلل انداز سے رد فرمایا ہے اسلیئے راقم کو اس پر مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ راقم کے نزدیک حضرت کے مقالے کا لب لباب یہ ہے ۔

1 - آلات اور فنی چیزوں پر احکام کا دار و مدار نہیں ۔

2 - چاند کے محض افق پر موجود ہونے سے قمری مہینے سے متعلق امور وابستہ نہیں ۔

3 - اگر چاند افق پر موجود ہو لیکن نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کئے جائیں ۔

4 - حساب سے یہ مدد لی جا سکتی ہے کہ کسی دن چاند کا نظر آنا ممکن ہے یا نہیں ؟

5 - اگر کسی دن کیلئے حساب قطعیت کے ساتھ بتائے کہ چاند نظر نہیں آسکتا اس دن اگر کوئی چاند دیکھنے کی گواہی دے تو اگر گواہی دینے والا ثقہ ہے تو اسکو غلط فہمی پر محمول کیا جائے ورنہ غلط بیانی پر ۔

دوسرے سوال کے جواب کیلئے بھی ہمیں ان بزرگوں کی کتابوں کے مطالعہ سے فائدہ ہوگا ۔ اس پر سوچنے سے پہلے ہمیں یہ اچھی طرح تسلیم کرنا ہوگا کہ اسلام دین فطرت ہے اور اس میں فطرت کے خلاف کوئی چیز نہیں کیونکہ فطرت کے خالق بھی وہی خلاق عظیم ہے جس نے اپنے خلیفہ فی الارض انسان کیلئے شریعت کا نظام بھیجا ہے ۔ سائنس اپنی طرف سے کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتی بلکہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ اشیاء کے خواص معلوم کرکے ان سے کام لیتی ہے ۔ موجودہ سائنسی

تحقیقات اور حسابات سے شریعت کی خدمت اگر لینی ہو تو کوئی بھی اس سے انکار نہیں کرتا۔ آخر کون ہے جو لوگوں کو ہوائی جہاز میں حج پر جانے سے روکتا ہو یا پمپ کے ذریعے نکالے گئے پانی سے وضو سے روک رہا ہو۔ اسی طریقہ سے اگر اصل معیار چاند کی رویت بصری کو برقرار رکھا جائے تو فلکیاتی حسابات کے ذریعے چاند کے مقام کا تعین وغیرہ کیا جاسکتا ہے اور اسکے ذریعے رویت کی شہادت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ رویت ہوئی بھی ہے یا نہیں؟

اس پر تحقیق کرنے کے دوران احقر کو ایک دن حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب " الانتباهات المفيده فى الاشتباهات الجديده " پڑھنے کا موقع ملا اس میں روایت اور درایت پر بحث کے موقع پر اس موضوع پر مختصر لیکن انتہائی جامع کلام کیا گیا ہے قارئین کی دلچسپی کی خاطر اسکو سادہ زبان میں نقل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ نقلی اور عقلی دلائل میں تعارض کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں۔

1 - نقلی دلیل اور عقلی دلیل دونوں قطعی ہوں۔ ان میں تو قیامت تک تعارض ممکن نہیں۔

2 - نقلی دلیل اور عقلی دلیل دونوں ظنی ہوں۔ اس صورت میں نقلی دلیل کو ترجیح دی جائے گی اور عقلی دلیل کی تاویل کی جائے گی۔

3 - نقلی دلیل قطعی ہو اور عقلی دلیل ظنی ہو اس میں نقلی دلیل کو بدرجہ اولی ترجیح حاصل ہوگی۔

4 - نقلی دلیل ظنی ہو اور عقلی دلیل قطعی ہو۔ ایسی صورت میں عقلی دلیل کو ترجیح حاصل ہوگی اور یہی وہ موقعہ ہے جس میں درایت کو روایت پر فوقیت دی جائے گی اور نقلی دلیل کی تاویل کی جائے گی۔

احقر کے نزدیک رویت ہلال کے مسئلے میں مندرجہ بالا اصول فیصلہ کن کردار ادا کر سکتا ہے۔ اگر رویت ہلال کے بحث کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو سمجھنا انشاء اللہ زیادہ آسان ہو گا۔ پہلے حصے میں مجرد حساب کا مقابلہ رویت بصری کی شہادت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ اس میں تو رویت بصری کو لازماً ترجیح حاصل ہے کیونکہ نص صریح سے یہ ثابت ہے کہ مہینے کی ابتدا اور انتہا کا فیصلہ رویت بصری پر ہوگا ورنہ تیس دن پورے کرنے پڑیں گے جیسا کہ پہلے اسکا ذکر ہو چکا ہے دوسرے حصے میں رویت بصری کے فیصلے میں چاند کی شہادت دینے والے کے دعوے کا مقابلہ حسابی حقائق کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ یہاں دونوں کا خیال رکھنا ضروری ہو جاتا ہے اور وہ اسطرح

کہ اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ اس نے چاند دیکھا ہے اسکا یہ دعویٰ صحیح بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔ پس اگر علم ہئیت کی رو سے اس وقت چاند افق پر موجود ہی نہ ہو اور یہ قطعی طور پر ثابت کیا جا سکے تو یہ قطعی عقلی دلیل پیش کی جا سکتی ہے کہ چاند افق پر موجود نہ ہو تو کسی کو نظر نہیں آسکتا چاہے کسی کی نظر کتنی ہی تیز کیوں نہ ہو۔ اس صورت میں شہادت دینے والے کی اس روایت کے مقابلہ میں درایت کو ترجیح حاصل ہوگی دوسری صورت میں اگر چاند افق پر موجود ہو اور عقلی طور پر یہ ثابت کیا جا سکے کہ چاند افق پر موجود ہے تو چاہے اسکا نظر آنا کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو اسکا نظر آنا یا نظر نہ آنا ظنی بن جائے گا۔ اس صورت میں اگر ثقہ شہادتیں چاند کے نظر آنے کی مل جائیں تو ان کا اعتبار کیا جا سکتا ہے کیونکہ جب دونوں ظنی ہوں تو روایت کو درایت پر فوقیت حاصل ہوگی البتہ اس بات کی تحقیق اپنی جگہ ضروری ہوگی کہ چاند دیکھنے میں کہیں دیکھنے والے کو سہو تو نہیں ہوا؟۔ اس صورت میں یہ تحقیق چاند دیکھنے کی شہادت دینے والے کی مخالفت نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ حقیقت میں یہ اسکی مدد ہے کیونکہ جو مخلص ہوگا وہ اس بات کی تحقیق ضروری سمجھے گا کہ کہیں وہ خلاف واقعہ شہادت تو نہیں دے رہا۔ اسکے لئے اس کتاب کے مقالے " شہادت کو پرکھنے کا طریقہ " کا مطالعہ کرنا مفید ہوگا انشاء اللہ۔ تیسری صورت میں چاند افق پر موجود ہو، حسابی طور پر اسکو ثابت کیا جا سکتا ہو لیکن کسی کو بھی نظر نہیں آنا یا چاند کا شہادت دینے والا اپنے دعویٰ قاضی کے سامنے ثابت نہیں کر سکا تو اس وقت چاند نظر نہ آنے کا اعلان کرنا چاہیئے اور موجودہ مہینے کے تیس دن پورے کرنے کے بعد اگلا مہینہ شروع کرنا چاہیئے کیونکہ مہینے کی ابتدا کیلئے شرعی معیار ازروئے حدیث پاک چاند کا نظر آنا ہی ہے، حساب نہیں۔ اسلامک یونیورسٹی کے استاد حضرت مولانا عبداللہ کاکاخیل زید مجدہ نے اس بحث کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو مندرجہ بالا قانون بیان فرمایا ہے اسکا اجراء اس مسئلے میں بھی کیا جا سکتا ہے۔

مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب کی تحقیق (4) اس معاملے میں راقم کے مندرجہ بالا نتائج (Conclusions) سے زیادہ مختلف نہیں ہے البتہ اس بات میں راقم مولانا صاحب کا ہمنوا نہیں ہے کہ امکان رویت کے خود ساختہ معیاروں کو قطعیت کا درجہ دے دیا جائے کیونکہ یہ سارے معیار چاہے جتنے ہی ترقی یافتہ ہوں ظنی ہوتے ہیں اور ظنی کو یقینی نہیں کہا جاسکتا ہے۔ از روئے حساب قطعی بات صرف اتنی ہے کہ ولادت قمر سے پہلے چاند نظر نہیں آسکتا۔ اگر کوئی اس سے پہلے چاند کے

دیکھنے کا دعویٰ کرے تو اسکا دعویٰ یا تو جھوٹا ہے یا غلط فہمی پر مبنی ہے ، لیکن اگر ولادت قمر کے ہوجانے کے بعد کوئی چاند دیکھنے کا دعویٰ کرے تو اسکی بات سننی چاہیئے اور اگر اسکے جوابوں سے قاضی کو اطمینان ہوجائے تو اس کو تسلیم بھی کرنا چاہیئے کیونکہ امکان رویت کے جو اصول بنے ہیں آخر ان شہادتوں ہی سے تو بنے ہیں اگر شہادت صحیح ثابت ہوجائے تو امکان رویت کے اصول کو بہتر کیا جاسکتا ہے نہ کہ موجودہ امکان رویت کی بنیاد پر اسکی شہادت رد کردی جائے ۔ اب سوال یہ ہے کہ کیسے پتہ چلے گا کہ شہادت صحیح ہے تو اسکے لیئے راقم نے مقالہ " شہادت کو پرکھنے کا طریقہ " میں تفصیل سے لکھا ہے اسکا مطالعہ ان شاء اللہ مفید رہے گا ۔ حضرت مولانا سنبھلی مد ظلہ (3) نے بھی اپنی کتاب کے صفحہ 49 پر " امر محال پر شہادت کا حکم " کے عنوان سے جو اپنی تحقیق بیان فرمائی ہے اس میں حضرت نے ولادت قمر سے پہلے کی شہادت کو قطعی محال بتایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ تولید قمر کے تقریباً 17 گھنٹے بعد چاند کا نظر آنا ممکن ہوجاتا ہے ۔ اس سے پہلے چاند کے نظر آنے کو حضرت محال سمجھتے ہیں ۔ یہاں بھی راقم یہی بات عرض کرتا ہے کہ 17 گھنٹے کی جو حد ہے یہ کم از کم محال عقلی نہیں ہے ۔ یہ انتہائی مشکل اور نادر ضرور ہوسکتا ہے لیکن قطعی نہیں اور ظاہر ہے پھر اس پر قطعی کا حکم بھی نہیں لگایا جاسکے گا ۔ فنی طور پر مولانا صاحب کے فرمودہ اصول میں جو واضح کمزوری ہے وہ یہ کہ چاند کا نظر آنا صرف اسکے عمر پر منحصر نہیں اسلیئے ایسے اصول کو قاعدہ کلیہ نہیں بنایا جاسکتا جس میں خود فنی سقم ہو ۔ مزید تفصیل کیلیئے اس کتاب کا مقالہ جدید سائنسی تحقیقات اور رویت ھلال کیلیئے انکا استعمال " مطالعہ کیا جاسکتا ہے ۔ اس دفعہ (1415 ھ) ذی الحج کے چاند کی جو شہادت پاکستان کی رویت ھلال کمیٹی نے تسلیم کی ہے وہ پروفیسر الیاس صاحب کے امکان رویت کے اصول پر فٹ نہیں ہوتی لیکن چونکہ یہ راقم کے نزدیک محال عقلی نہیں تھا اسلیئے بجائے اسکے کہ پروفیسر الیاس صاحب کے قاعدے کے پیش نظر اسکو غلط تسلیم کرکے فی الفور رد کیا جائے ، راقم پروفیسر الیاس صاحب سے درخواست کرے گا کہ وہ پاکستان کے رویت ھلال کمیٹی سے اس چاند کی رویت سے متعلق تمام کوائف طلب فرماکر انکا مطالعہ کریں اور اگر اس رویت سے مطمئن ہوجائیں تو اپنے اصول میں مناسب تبدیلی کریں ۔

ان دو علمائے کرام کے علاوہ متقدمین علمائے کرام ، جن میں امام تقی الدین السبکی زیادہ مشہور ہیں نے محال عقلی کے مقابلے میں شہادت کو رد کرنے پر زور دیا ہے ۔ (6) اس سے یہ بات

اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ جو شہادت قطعی عقلی دلائل کے ساتھ ٹکرائے گی وہ قابل قبول نہیں ہونی چاہیئے ۔ اگر یہ اصول مان لیا جائے تو امید کی جاسکتی ہے کہ جیسے واقعات سعودی عرب میں ہوچکے ہیں کہ رویت کے بعد سورج گرہن نظر آیا جسکی کچھ تفصیل مولانا قاسمی صاحب (4) نے اپنی کتاب میں دی ہے ، نہیں ہوں گے ۔ سورج گرہن بھی ایک مشاہدہ ہے جسکو لاکھوں لوگ دیکھتے ہیں اور اسکی روایت حد تواتر تک پہنچ جاتی ہے اسلیئے سورج گرہن کے وقت سے پہلے کی شہادت کو قبول کرنا گویا کہ محال عقلی کو قبول کرنا ہے ۔ حضرت مولانا قاسمی صاحب کا یہ نظریہ البتہ ضروری نہیں ہے کہ تسلیم کیا جائے کہ سعودی عرب میں مشاہدہ نہیں کیا جاتا بلکہ 32 سال کا کیلنڈر بنا ہوا ہے اسکے مطابق فیصلے ہوتے ہیں ۔ راقم حضرت کی اس بات سے تو متفق ہے کہ سعودی عرب کی رویت اکثر صحیح نہیں ہوتی لیکن اسکی توجیہ میں ذرا اختلاف کرتا ہے ۔ راقم کے نزدیک ہوتا یوں ہے کہ جامعہ ام القریٰ نے جو تقویم شائع کی ہے اسکو چونکہ سرکاری سرپرستی حاصل ہے اسلئے وہ ہر جگہ سے دستیاب ہے ۔ عوام اسکو چونکہ صحیح سمجھتے ہیں اسلیئے وہ اسکی انتیسویں کو چاند کا مراقبہ شروع کرتے ہیں ۔ اس مراقبے میں انکو غلط فہمی لگ سکتی ہے کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے اسلئے وہ شہادت دینے کیلیئے قاضی صاحب کے پاس پہنچ جاتے ہیں (شنید ہے کہ صحیح شہادت پر حکومت کے طرف سے کچھ انعام اور تعریفی سند بھی دی جاتی ہے واللہ اعلم) ۔ وہاں اس سے دو مزکی یعنی اس بات کی گواہی دینے والے کہ گواہی دینے والا ثقہ ہے ، طلب کیئے جاتے ہیں اور وہ انکو پیش کردے تو اسکی گواہی سنی اور اکثر قبول بھی کی جاتی ہے ۔ اب مسئلہ صرف یہ سامنے آیا کہ قاضی صاحب ایسی شہادت لیتے کیوں ہیں جو محال عقلی ہے اور شہادت پر صحیح جرح کیوں نہیں ہوپاتی ۔ اگر یہ دونوں باتیں درست ہو جائیں تو باقی نظام میں انشاء اللہ کوئی غلطی نہیں ہے ۔ اسلیئے راقم یہ گزارش کرتا ہے کہ جس سے بھی ممکن ہو کسی طریقے سے سعودی عرب کے ارباب حل وعقد تک یہ تمام تفصیلات اور شہادت کو پرکھنے کا طریقہ جو راقم نے تجویز کیا ہے پہنچائے ۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس میں کوئی خیر کی صورت پیدا ہوجائے ۔ اور مسلمانوں میں روزہ و عید کے معاملے میں جو انتشار پایا جاتا ہے اس میں کچھ کمی ہوجائے ۔

تیسرا سوال انتہائی مشکل سوال ہے، فقہی لحاظ سے بھی اور فنی لحاظ سے بھی۔ اس پر علامہ شاکر صاحب نے اپنے مقالے میں کافی کلام کیا ہے (2) جس میں انہوں نے یہ تجویز دی ہے کہ اختلاف

مطالع کو بالائے طاق رکھ کر مکہ مکرمہ کی رویت پر پوری دنیا کو جمع کیا جائے ۔ بظاہر تو یہ بات بہت شاندار ہے لیکن راقم نے بزرگوں سے سنا ہے کہ بات تب بنتی ہے کہ جذبات پر عقل کو حکمرانی حاصل ہو اور عقل پر شریعت کو ۔ اگر اس اصول میں کوتاہی ہو جائے تو بات بعض اوقات انتہائی طور پر بگڑ جاتی ہے جن حضرات کے نزدیک اختلاف مطالع کا اعتبار ہے علامہ شاکر صاحب ان کے اقوال نقل کرنے کے بعد ان کے دلائل کا جواب دینے کی کوئی ضرورت محسوس نہ کرتے ہوئے ان کے بالکل مخالف نظریہ قائم فرماتے ہیں ۔ اور آخر میں ایسی بات لکھ دی ہے کہ جو راقم کے سمجھ میں ہر گز نہیں آئی ۔ راقم اسکو من و عن نقل کرکے یہ استدعا کرتا ہے کہ اگر کسی کو سمجھ آجائے تو راقم کو مطلع کردے کہ اس سے بھی علم میں کچھ اضافہ ہوگا وہ عبارت یہ ہے ۔

" لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی بھی ضرورت نہیں کہ اسلامی مہینوں کے آغاز میں جغرافیائی اعتبار سے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر چہ قمری مطالعہ میں فرق ہی کیوں نہ ہو ،لہذا اگر غروب افتاب کے بعد چاند غروب ہو تو مہینہ شروع ہو جائے گا ۔ رہا عبادت کی بات کہ وہ رویت سے شروع ہوتی ہے تو اسکی علت ہم نے بیان کردیا ہے۔ اس کا تعلق اس علت کے ساتھ ہوگا کہ اگر فلکیاتی حساب سے ناواقف ہوں تو تیس دن پورے کئے جائیں گے ورنہ حساب کیا جائے گا ۔

چند علماء نے اختلاف مطالع کو معتبر قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ہر شہر والوں کیلئے ان کی رویت ہوگی ۔ وہ اس وقت معقول ہوسکتی ہے جب ہم رویت کے ساتھ اسکا تعلق جوڑے رکھیں ،کیونکہ اس زمانہ کے لحاظ سے یہی چیز ممکن تھی، لیکن اختلاف مطالع کا یہ مطلب نہیں کہ مہینہ کا آغاز بھی مختلف ہوا کرے ، بلکہ اسکا مطلب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ خبر علمی اور یقینی طریقے سے پہنچ جائے اور جوں ہی رویت کی اطلاع پہنچے سب کیلئے عمل ضروری ہو جائے گا ۔ اور جو لوگ اختلاف مطالع کو اہمیت نہیں دیتے اور جنہوں نے ایک جگہ کی رویت تمام لوگوں کیلئے کافی قرار دی مہینہ کے آغاز کے لئے ، وہ در اصل مسئلہ کی گہرائی اور حقیقت کا ادراک رکھتے ہیں ،اور یہی بات 47

حقیقت اور صحیح معلوم ہوتی ہے ،ورنہ اگر ہم اختلاف مطالع کے اعتبار سے اسلامی مہینہ کے آغاز کی تاریخوں کو مختلف قرار دیں تو یہ بات علم حساب سے ٹکرائے گی ۔ کیونکہ ہلالی دن تمام زمین پر ایک ہی ہوگا نہ کہ جغرافیائی بنیاد پر اس میں اختلاف ہوگا ۔"

اس میں تضادات ملاحظہ فرمائے جائیں ۔دوسرے پیرے میں رویت کی ضرورت سے اس بنیاد پر انکار کیا جارہا ہے کہ اب لوگ پڑھے لکھے ہیں لیکن اسی پیرا میں فرماتے ہیں " اور جونہی رویت کی اطلاع پہنچے سب کیلئے عمل ضروری ہو جائے گا " فرماتے ہیں کہ " اگر ہم اختلاف مطالع کے اعتبار سے اسلامی مہینہ کے آغاز کی تاریخوں کو مختلف قرار دیں تو یہ بات علم حساب کے ساتھ ٹکرائے گی کیونکہ ہلالی دن تمام زمین پر ایک ہی ہوگا نہ کہ جغرافیائی فاصلہ کی بنیاد پر اس میں اختلاف ہوگا ۔"۔ یہی وہ جگہ ہے کہ جو اس عاجز کو ہرگز سمجھ میں نہیں آئی کیونکہ جو حضرات اختلاف مطالع کا اعتبار کرتے ہیں وہ اس حساب ہی سے تو دلیل پکڑتے ہیں جسکی مشاہدہ سے تصدیق ہوتی ہے ۔ علامہ صاحب نے مقالہ شاید جلدی میں لکھا ہو اور اگر جلدی نہیں ہوئی تو ممکن ہے سہو کتابت ہو لیکن حیرت مترجم اور شائع کنندہ پر ہورہی ہے کہ اس مضمون کو آخر کیا سمجھ کر پورے عالم اسلام کے علماء کا مذاق اڑانے کا ذریعہ بنا رہے ہیں ۔ اگر یہ چند اشکالات مترجمین حضرات تک پہنچ گئے تو راقم کی ان سے گزارش ہے کہ اسکا مفہوم راقم تک پہنچادیا جائے ۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ اختلاف مطالع ایک حقیقت ہے جس پر عقل اور نقل دونوں شاہد ہیں اور آجکل کے مخصوص حالات نے اسکو مزید مؤکد بنایا ہے ۔ اس قسم کی چیز میں اگر نقلاً کوئی کمی بھی رہ جائے تو اسکو درایت کے عنوان سے پورا کرلیا جاتا ہے حالانکہ اس کے بارے میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین اور حکمائے دین کے تائیدات بھی پائے جاتے ہیں لہذا اختلاف مطالع کی حقیقت سے انکار عقل اور نقل دونوں کا مذاق اڑانا ہے اسلئے متاخرین علماء نے بھی اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیا ہے ۔ اسکی تفصیل مولانا سنبھلی مدظلہ کی کتاب میں " اختلاف مطالع کی بحث " میں مطالعہ کی جاسکتی ہے ۔ حضرت نے متقدمین احناف اور شوافع کے بعض علماء کا ذکر کرنے کے بعد اس پر تفصیل سے بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ آجکل کے حالات ان حالات سے مختلف تھے جو ان متقدمین حضرات کے وقت میں تھے ۔ موجودہ دور میں اگر معلوم دنیا کا جغرافیہ بڑھ گیا ہے تو دوسری طرف پیغام رسانی کوئی مشکل

نہیں رہی اسلئے اگر اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں کیا جائے گا تو مہینہ 28 یا 31 کا ہوسکتا ہے جو عقلاً اور نقلاً محال ہے ۔ اور حضرت مفتی محمد شفیعؒ کے قول کے علاوہ حیدر آباد دکن کے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے اپنی کتاب " جدید فقہی مسائل میں اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے اور اس سلسلے مین کسی صالح ماہر فلکیات کے رائے پر اعتماد کو مفید ٹھرایا ہے ۔ اسطرح مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ منعقدہ 13 ، 14 مئی 1964ء نے اپنے فیصلہ کے چوتھے پیرا میں لکھتے ہیں کہ فقہاء ان مقامات کو جو کہ ایک ماہ کی مسافت (500 یا 600 میل) پر واقع ہوتے ہیں کو بلاد بعیدہ قرار دیتے ہیں اور ان سے کم پر جو واقع ہوں کو بلاد قریبہ ۔ مجلس اس سلسلے میں ایک ایسے چارٹ کی ضرورت سمجھتی ہے جس سے معلوم ہوجائے کہ مطلع کتنے فاصلے پر بدلتا ہے اور کن ملکوں کا ایک ہی مطلع ہے۔
آخر الذکر فیصلے اور حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے تحقیق کی روشنی میں راقم نے کوشش کی ہے کہ اختلاف مطالع کے تعین پر کچھ فنی کام کیا جائے جس کی تفصیل مقالہ " جدید سائنسی تحقیقات اور رویت ہلال کیلئے ان کا استعمال " میں دی ہوئی ہے اسکا مطالعہ ان شاء اللہ مفید ہوگا۔

آخر الذکر فیصلہ مولانا سنبھلی مدظلہ نے اپنی کتاب میں " تجویز مجلس تحقیقات شرعیہ متعلق مسئلہ رویت ھلال " کے عنوان سے تفصیلاً صفحہ نمبر 158 تا 163 پر دیا ہے ۔ راقم نے جیسا کہ اپنے مقالہ " جدید سائنسی تحقیقات اور رویت ھلال " میں لکھا ہے ، اختلاف مطالع کے تعین کیلئے بھی ایک اصول متعین کیا ہے جس میں البیرونیؒ اور پروفیسر الیاس کے اصولوں سے استفادہ کیا ہے ۔ چونکہ اسکی تفصیلات زیادہ تر فنی ہیں اور اس کتاب میں انکا تذکرہ شاید زیادہ مفید نہ ہوں اسلئے ان سے صرف نظر کیا ہے ۔ اس اصول کے مطابق جن مقامات میں چاند کے فنی لحاظ سے نظر آنے کا امکان ہو انکو مطلع نمبر1 کہا ہے اور جن میں فنی لحاظ سے امکان بظاہر نہ ہوں انکو مطلع نمبر 2 کہا ہے ۔ چونکہ یہ اصول مشاہدات کے نتائج سے ماخوذ اور ظنی ہیں اسلئے شہادت کو پرکھنے میں صرف جرح کیلئے تو مفید ہیں لیکن قطعی فیصلہ کیلئے مناسب نہیں ۔ تاہم اختلاف مطالع کے معاملے میں مندرجہ بالا دوسرے اندازوں سے ان شاء اللہ زیادہ مستند اور ترقی یافتہ ہیں ۔اگر قدیم فقہائے کرام نے 500 یا 600 میل کے فاصلے کو مطلع کی تبدیل کیلئے معیار بنایا تھا تو موجودہ فقہائے کرام اس اصول کو مطلع کی تبدیلی کیلئے بہتر معیار قرار دے سکتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شہادت کو پرکھنے کا طریقہ

چاند دیکھنے کا بہت اجر ہے اور اس میں جھوٹی شہادت دینا باعث ہلاکت ہے کیونکہ جس شخص کی جھوٹی شہادت دینے کی وجہ سے کروڑوں مسلمان روزہ والے دن عید منا رہے ہوں تو اس شخص کی تباہی میں کیا تردد ہے ۔ جس شخص سے بھی خدانخواستہ ماضی میں ایسی غلطی ہوئی ہو تو اسے فوراً توبہ کرنی چاہیئے اور اللہ تعالی سے گزشتہ تقصیرات کی معافی مانگنی چاہیئے ۔ چاند دیکھنے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے ۔ چاند دیکھتے وقت جب کسی کے ذہن پر چاند کا تصور غالب ہو جائے تو اسے ہر طرف چاند ہی چاند نظر آتے ہیں ۔ آنکھ کے سامنے کوئی بال چاند محسوس ہو یا دور کسی درخت وغیرہ سے چاند کا دھوکہ ہو بہر حال ایک غلطی ہے اس سے ۔بچاؤ کیلئے نہ صرف چاند دیکھنے والے کا فرض ہے کہ وہ اخلاص اور احتیاط کا مظاہرہ کرے بلکہ چاند کی شہادت کے بارے میں فیصلہ کرنے والوں کا بھی فرض ہے کہ شہادت دینے والے پر اسطرح جرح کریں کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اسکا جھوٹ واضح ہو جائے اور اگر غلط فہمی ہوئی ہے تو اسکی غلطی فہمی دور ہو جائے ۔ احادیث شریفہ میں اس قسم کی غلطی اور اسکے ازالے کا ذکر آیا ہے ۔ یہ بات بعض حضرات کو بڑی عجیب لگ سکتی ہے کہ چاند کی شہادت دینے والوں کو آخر کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ اسکے لئے اتنا سنگین جھوٹ بولیں ایسی بات سوچنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ ہم اس وقت پندرھویں صدی میں رہ رہے ہیں اور ہمارے اردگرد ایسے دشمن بھی رہ رہے ہیں جو روز وشب یہی سوچتے ہیں کہ کسطرح امت مسلمہ کے اندر انتشار ڈالا جائے ایسے لوگوں کیلئے کیا یہ ایک آسان طریقہ نہیں ہے کہ کسی ایسے شخص کو جو یا تو منافق ہے یا اسکو خدا کا خوف نہیں ہے اور وہ لالچی ہے کچھ مال دیکر اس جھوٹ پر تیار کیا جاسکے ۔کیا ہمارا مقابلہ یہود اور ھنود سے نہیں جن سے کوئی بھی سازش بعید نہیں اگر ہے تو اسکا سد باب کرنا پڑے گا تاکہ امت مسلمہ کو اس عظیم انتشار سے نکالا جاسکے

بعض نادان جن کے دلوں میں شعائر اسلام کی پوری تعظیم نہ ہو بعض اوقات اپنی جھوٹی انا کی تسکین کیلئے بھی چاند دیکھنے کا دعوی کر بیٹھتے ہیں جس سے پھر ان کیلئے پیچھے ہٹنا ممکن نہیں رہتا ۔ ایسے لوگوں میں بعض کو بعد میں توبہ کرتے بھی پایا گیا ہے ۔ دارالعلوم کراچی کے فارغ التحصیل عالم ولانا محمود الحسن صاحب لکی مروت والے سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ سے درس میں سنا ہے کہ ایک دفعہ حرم شریف میں ایک صاحب زار وقطار رو رہے تھے وجہ

دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بیس برس تک جھوٹی گواہی دیکر روزہ وعید کراتے رہے اب اس پر رو رہے تھے کہ میرا کیا حال ہوگا۔

شہادت کو پرکھنے کے طریقے کے بارے میں کچھ بتانے سے پہلے ہمیں تھوڑا سا ماضی کی طرف بھی دیکھنا ہوگا کہ پہلے شہادت کو کیسے پرکھا جاتا تھا۔ ہماری معلومات کے مطابق یہ پرکھ دو قسم کی ہوتی تھی۔ ایک شہادت دینے والے کی پرکھ کہ وہ ثقہ ہے یا نہیں دوسرا خود واقعہ کی تحقیق کہ چاند دیکھا گیا ہے یا نہیں۔ (6)۔ پہلی قسم تو اب بھی بدستور وہی ہے کیونکہ یہ تو شریعت کے بنیادی لوازمات میں سے ہے۔ ہماری تحقیق کا تعلق دوسری قسم سے ہے۔ پہلے جو شخص چاند کی گواہی دیتا تو قاضی صاحب اس سے یہ فرماتے کہ اس نے چاند سورج کے دائیں جانب دیکھا تھا یا بائیں جانب۔ اس کے جواب کے بعد دوسرا سوال یہ ہوتا کہ اس نے جو چاند دیکھا تھا اس کی شکل کیسی تھی یعنی چاند کا قوس دائیں طرف مڑا ہوا تھا یا بائیں طرف۔ پس اگر اس کے دونوں جوابوں میں فنی مطابقت نہ پائی جاتی اس کی شہادت رد کر دی جاتی تھی ورنہ قبول کرلی جاتی تھی۔ ہم نے اسی طریقے کو زیادہ ترقی یافتہ بنانے پر زور دیا ہے اسکے لئے ہم نے دو کی بجائے بارہ تصویروں کا ایک البم بنایا ہے اس البم میں ہر تصویر دوسرے سے مختلف ہے کوئی بھی چاند ان بارہ تصویروں میں کسی ایک تصویر کی طرح ہوگا۔ ہر تصویر کا اپنا نمبر ہے۔

شہادت کو پرکھنے کیلئے اب مندرجہ ذیل طریقہ تجویز کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے شہادت دینے والے کو پرکھا جائے کہ اسکی شہادت قابل قبول ہے یا نہیں؟ شریعت کے مرتب کردہ اصول کی بنیاد پر قاضی صاحب کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی کی شہادت کو قبول کریں یا نہ کریں۔ جب کسی کی شہادت قابل قبول ہو تو اسکا فیصلہ کرنے کیلئے کہ جو شخص چاند دیکھنے کا دعوی کر رہا ہے اس نے واقعی چاند دیکھا ہے یا وہ غلطی پر ہے مندرجہ ذیل طریقہ تجویز کیا گیا ہے۔

1 - شہادت دینے والے سے کہا جائے کہ وہ اس تصویر پر انگلی رکھ دے جو اسکے خیال میں اسے نظر آئے ہوئے چاند سے مشابہ ہے اس نمبر کو نوٹ کیا جائے۔

2 - شہادت دینے والے سے یہ پوچھا جائے کہ چاند سورج کے دائیں جانب تھا یا بائیں جانب۔ دائیں جانب کیلئے لفظ "ا" اور بائیں جانب کیلئے لفظ "ب" نمبر کے ساتھ لکھا جائے جیسے 9 ب۔

• جب تمام شہادتیں جمع ہوجائیں تو مرکز کو مطلع کیا جائے۔

ایک مثال کے ذریعے اس طریقے کو واضح کیا جاتا ہے۔

ضلع پشاور کے قاضی صاحب کے پاس 12 افراد آئے سب نے دعوی کیا کہ انہیں چاند نظر آیا۔ قاضی صاحب نے سب کے کوائف دیکھ کر ان میں سے 3 افراد کو شرعی اعتبار سے ثقہ نہ پایا اسلئے ان کی شہادت وصول نہیں کی۔ باقی 9 افراد میں سے 2 نے بتایا کہ چاند سورج کے دائیں جانب اور تصویر نمبر 11 کیطرح تھا جبکہ 3 افراد نے چاند کو سورج کے بائیں جانب اور تصویر نمبر 11 کیطرح بتایا۔ 3 افراد نے چاند کو سورج کے بائیں جانب اور تصویر نمبر 8 کیطرح بتایا اور ایک نے اس کو سورج کے بائیں جانب اور تصویر نمبر 3 کیطرح بتایا۔ قاضی صاحب نے مندرجہ ذیل الفاظ میں مرکز کو اطلاع دی۔

السلام علیکم۔ میں پشاور سے فلاں بول رہا ہوں میرے پاس بارہ (12) شہادتیں آئیں ان میں سے 3 قابل قبول نہ تھیں باقی 9 میں سے 2 شہادتیں 11ا 3، شہادتیں 11 ب اور 3 شہادتیں 8 ب کی ہیں جبکہ ایک شہادت 3 ب کی ہے نوٹ کی جائیں۔ مشاہدے کے وقت مطلع صاف تھا۔ دوسری طرف پاکستان کے سارے قابل ذکر مقامات کیلئے جن میں ضلع پشاور بھی شامل ہوگا اس دن کی چاند کی تصاویر کے نمبر کا ایک کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے حساب کیا جائے گا جسکے نتائج سے چیئرمین رویت ہلال کمیٹی اور اس کے معاونین کو مطلع کیا جائے گا۔ اسطرح چونکہ ان کو ہر جگہ کے چاند کا اصل نمبر معلوم ہوگا اسلئے وہ ان اطلاعات سے کسی حتمی فیصلے تک پہنچنے میں یقیناً مدد لے سکیں گے۔

اس سلسلے میں علماء کرام سے بھی گزارش کی جائے گی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں چاند دیکھنے والوں کی اس کتاب کے ذریعے نہ صرف رہنمائی فرمائیں بلکہ ان کو چاند کی شکل کو ذہن میں محفوظ رکھنے کی ہدایت بھی فرمائیں تاکہ بہت سارے لوگوں کو اس فرض کفایہ کو پورا کرنے سعادت حاصل ہوسکے اور وہ شہادت دیتے وقت چاند کی شکل کے بارے میں سوال کے جواب کے لئے پہلے سے ذہنی طور پر تیار ہوں۔

11	9	7	چاند کی تصاویر کا البم	5	3	1
12	10	8		6	4	2

ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ کی تحقیقات

اب تک ادارہ کے زیر اہتمام جتنی تحقیقات ہو چکی ہیں ان کا مختصر تعارف یہاں کیا جاتا ہے تاکہ جو حضرات ان سے استفادہ کرنا چاہیں کر سکیں ورنہ کم از کم جو کام ہو چکا اس پر کسی اور محقق کو وقت لگانے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ مسلمان کا وقت بہت قیمتی ہے اس کو فضول خرچ کرنا یا کروانا ہرگز مناسب نہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم صرف ان کاموں میں وقت لگائیں جن پر کام کرنا مقصود ہو۔ جو کام پہلے کہیں بھی ہو چکا ہو اسی کام پر دوبارہ کسی اور مسلمان کا وقت لگانا تحصیل حاصل اور وقت کا ضیاع ہے جس سے ہم سب کو احتراز کرنا چاہیے۔ ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ بنا ہی اس کام کیلئے ہے کہ اس موضوع پر جہاں بھی کام ہو رہا ہو، ہو چکا ہو یا ہو سکتا ہو، اس کو آپس میں مربوط کیا جائے اور خود صرف وہی کام کیا جائے جو دوسری جگہ نہیں ہو رہا ہو۔

اس ادارے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ علمائے کرام کی نگرانی میں سائنسی تحقیقات سے استفادہ کیا جائے کیونکہ یہ موضوع اگر ایک طرف پیچیدہ سائنسی تحقیقات پر مشتمل ہے تو دوسری طرف شریعت کے علم کے بغیر اس میں قدم رکھنا الحاد اور زندقہ کا زینہ بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو الحاد اور زندقہ سے بچائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ ادارہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ جو بھی اس موضوع پر محفوظ طریقے سے کام کرنے کیلئے ادارے کا فورم استعمال کرنا چاہتے ہوں ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا جائے گا ان شاء اللہ۔ ادارے کے ساتھ تا حال کوئی مالی وسائل کا بندوبست نہیں ہے اسلیئے اگر مالی مشکلات کی وجہ سے بعض حضرات کی فرمائشوں کی تعمیل نہ ہوسکے تو اس میں ادارہ معذور ہوگا البتہ جو حضرات ادارہ سے اپنے مالی وسائل کے بل پر کوئی خدمت لینا چاہتے ہوں تو ان شاء اللہ ان کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھانے میں ادارہ پس و پیش نہیں کرے گا۔ ادارہ نے اب تک جو کام کیا ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1- نمازوں کے اوقات کے نقشے

پاکستان کے تین صوبوں یعنی پنجاب، سرحد اور سندھ کی اضلاع اور تحصیلوں کیلئے 151 نقشے

تیار ہو چکے ہیں اور حسب ضرورت ان کو طلب کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح بلوچستان کیلیئے زونوں کی بنیاد پر 134 نقشے بھی تیار کیئے گئے ہیں۔

2- **کتاب المؤذن کی اشاعت**۔ یہ کتاب پاکستان کے پانچ ہزار مقامات کیلیئے مندرجہ ذیل معلومات پر مشتمل ہے۔

ا۔ نمازوں کے اوقات

ب۔ سحری اور افطاری کے اوقات

ج۔ قبلہ کی سمت

یہ کتاب ڈائری سائز کے 176 صفحات پر مشتمل ہے اور سفر میں ساتھ رکھنے کیلیئے بہت مناسب ہے۔ مارکیٹ میں اب یہ دستیاب ہے۔ اسکی قیمت اس وقت صرف 50 روپیہ ہے۔

3- کمپیوٹر پروگرام۔

نمازوں کے اوقات اور رویت ہلال سے متعلق معلومات کیلیئے سادہ کمپیوٹر پروگرام تیار کیئے گئے ہیں جس سے اب ہر خاص و عام جس کے پاس کمپیوٹر ہو استفادہ کرسکتے ہیں۔

نمازوں کے اوقات کیلیئے صرف تین معلومات کمپیوٹر کو دیئے جاتے ہیں جو کہ بالترتیب عرض بلد، طول بلد اور مطلوبہ مقام کا گرین وچ وقت کے ساتھ فرق ہیں۔ اس کے بعد کمپیوٹر صرف ایک منٹ میں پورے سال کیلیئے نمازوں کے اوقات کا نقشہ بمع معلومات قبلہ نکال دیتا ہے۔ یہ نقشہ عام فوٹو سٹیٹ مشینوں کے اوپر فوٹو سٹیٹ بھی ہو سکتا ہے۔ رویت ہلال کیلیئے مندرجہ معلومات کے علاوہ وہ تاریخ بھی کمپیوٹر کو بتانا ہوتا ہے جس پر رویت ہلال سے متعلق تفصیلات مطلوب ہیں۔ یہ دونوں پروگرام ایک چھوٹی فلاپی 3.5 انچ پر قیمتاً منگوائی جاسکتی ہیں۔ قیمت اسکی تقریباً فلاپی کی قیمت کے برابر ہے یعنی فی الحال صرف 50 روپے۔ ڈاک خرچ بھی ادارہ کو بھیجنا ہوگا۔ ان پروگراموں کے نتائج انگریزی میں ہوتے ہیں۔ اردو میں نتائج کو حاصل کرنے کیلیئے آٹھ 3.5 انچ کے فلاپیوں پر مشتمل ایک پیکج ہے۔ اسکو تیار کیا گیا ہے جس کی قیمت 500 روپے ہے۔ اس سے لیزر پرنٹر پر نقشے تیار کیئے جاسکتے ہیں۔ اس میں بھی پارسل کا خرچ ادارہ کو بھیجنا پڑتا ہے۔

4- تقویموں کی تیاری۔

محققین کو اپنی تحقیق کے دوران بعض اوقات تاریخوں کی ضرورت پڑتی ہے لیکن وہ مطلوبہ صورت میں

نہیں ملتی۔ مثلاً کسی کے پاس صرف عیسوی تاریخ ہے لیکن اسکو قمری ہجری تاریخ بھی چاہیئے وغیرہ وغیرہ۔

اس مشکل کو دور کرنے کیلیئے ادارہ نے چھ کمپیوٹر پروگرام تیار کیئے ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

ADLH کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے قمری ہجری تاریخ کو عیسوی تاریخ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

LHAD کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے قمری ہجری تاریخ کو عیسوی تاریخ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

SHAD کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے شمسی ہجری تاریخ کو عیسوی تاریخ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

ADSH کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے عیسوی تاریخ کو شمسی ہجری تاریخ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

LHSH کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے قمری ہجری تاریخ کو شمسی ہجری تاریخ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

SHLH کمپیوٹرپروگرام کے ذریعے شمسی ہجری تاریخ کو قمری ہجری تاریخ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

شمسی ہجری تقویم کے بارے میں جاننے کیلیئے اس کتاب کا مقالہ " شمسی ہجری تقویم اور امت مسلمہ کیلیئے اسکی اہمیت کا مطالعہ ان شاء اللہ مفید ہوگا۔ کسی بھی سال کی شمسی ہجری تقویم کی تیاری کیلیئے بھی ایک کمپیوٹر پروگرام SHC تیار کیا گیا ہے۔ یہ تمام پروگرام نمازوں کے اوقات کے کمپیوٹر پروگرام کے ساتھ مفت پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

5- **رویت ہلال پر کام** ۔ اس کی تفصیل یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ زیر نظر کتاب اس کے بارے میں تفصیلی رپورٹ ہے۔ جن مقامات کیلیئے معلومات اس کتاب میں نہیں دی گئی ہیں ان کیلیئے وہی معلومات حاصل کرنے کا کمپیوٹر پروگرام بھی میسر ہے۔ گورنمنٹ نے اگر رویت ہلال سے متعلق تفصیلی کمپیوٹر پروگرام طلب کیئے تو یہ تمام پروگرام بخوشی ان کے حوالے کیئے جائیں گے۔

6- دینی مدارس میں کمپیوٹر کے ذریعے علم ھیئت کی تدریس۔

ادارے کا پروگرام ہے کہ کمپیوٹر کے ذریعے دینی مدارس میں علم فلکیات سکھانے کی کوشش کی جائے۔ آج یہ کوئی مشکل بھی نہیں۔ ادارے نے ایسے کمپیوٹر پروگرام تیار اور جمع کیئے ہیں جن کے ذریعے کسی بھی جگہ کیلیئے آسمان پر موجود، سورج، چاند اور ستاروں کی تفصیل دکھائی جاسکتی ہے اور ایک مخصوص گلوب کے ذریعے نمازوں سے متعلق تفصیلات سمجھانے کا طریقہ دریافت کیا ہے۔ ادارہ علمائے کرام کے تعاون سے دینی مدارس کیلیئے علم ہیئت کا نصاب بھی مرتب کرنے کیلیئے کوشاں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سہولت و عافیت کے ساتھ ان تمام پروگراموں کی تکمیل قبولیت کے ساتھ ہو جائے۔ آمین ثم آمین یا الہ العلمین۔

طریقہ استعمال

اس کتاب کی مدد سے دیئے گئے مقامات کیلیئے سال کے چار مہینوں یعنی شعبان، رمضان، شوال اور ذی الحج کے بارے میں مندرجہ ذیل معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

1 - جس دن چاند کے دیکھے جانے کا گمان ہو سکتا ہے اس دن افق پر چاند کہاں ہوگا۔

2 - غروب آفتاب کے بعد افق پر چاند کتنے منٹ رہے گا۔

3 - غروب آفتاب کا وقت

4 - چاند کے دیکھے جانے کے لحاظ سے انڈکس نمبر۔ پس اگر کسی مقام کا چاند کے دیکھے جانے کے لحاظ سے نمبر 1 ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ وہاں چاند کے دیکھے جانے کا امکان سب سے زیادہ ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں ہر دو مقامات میں سے جس کا انڈکس نمبر کم ہوگا وہاں دوسرے کے مقابلے میں چاند کے نظر آنے کا امکان زیادہ ہوگا۔

5 - مطلع کا تعین۔ پس جن مقامات کا مطلع نمبر ایک ہوگا وہاں اگر بادل رکاوٹ نہ بنیں تو فنی اعتبار سے چاند نظر آسکے گا اور جن مقامات کا مطلع نمبر 2 ہوگا وہاں عام طور پر چاند نظر نہیں آسکے گا۔

ان معلومات کو حاصل کرنے کا طریقہ اب درج کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے جہاں کے لئے آپ یہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں وہاں کا سیریل نمبر معلوم کیجیئے اسکے لئے صفحہ نمبر 59 سے صفحہ نمبر 69 تک کے صفحات میں مطلوبہ مقام کو اسکے ملک کے نام کے نیچے تلاش کیجیئے اس کے سامنے اسکا سیریل نمبر ہوگا اسکو نوٹ کیجیئے۔ اب جس مہینے کے بارے میں آپ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اس مہینے کا جدول نکال دیکھئے اس میں ہر سیریل نمبر کے لئے مندرجہ ذیل معلومات آپکو ملیں گی۔

1 - کالم " س " میں سیریل نمبر

2 - کالم " ا " میں چاند کے دیکھے جانے کے لحاظ سے انڈکس نمبر۔

3 - کالم " ب " میں اس مقام کیلیئے غروب آفتاب کا وقت۔

4 - کالم " ج " میں سورج کے غروب ہونے اور چاند کے غروب ہونے کے درمیان وقفہ (منٹ)

شکل نمبر 1 یا شکل نمبر 2 کے تکون اب ج کیلیئے !

5- کالم " د " میں ضلع اب کی مقدار سنٹی میٹروں میں۔

6 - کالم " ہ " میں ضلع ب ج کی مقدار سنٹی میٹروں میں ۔

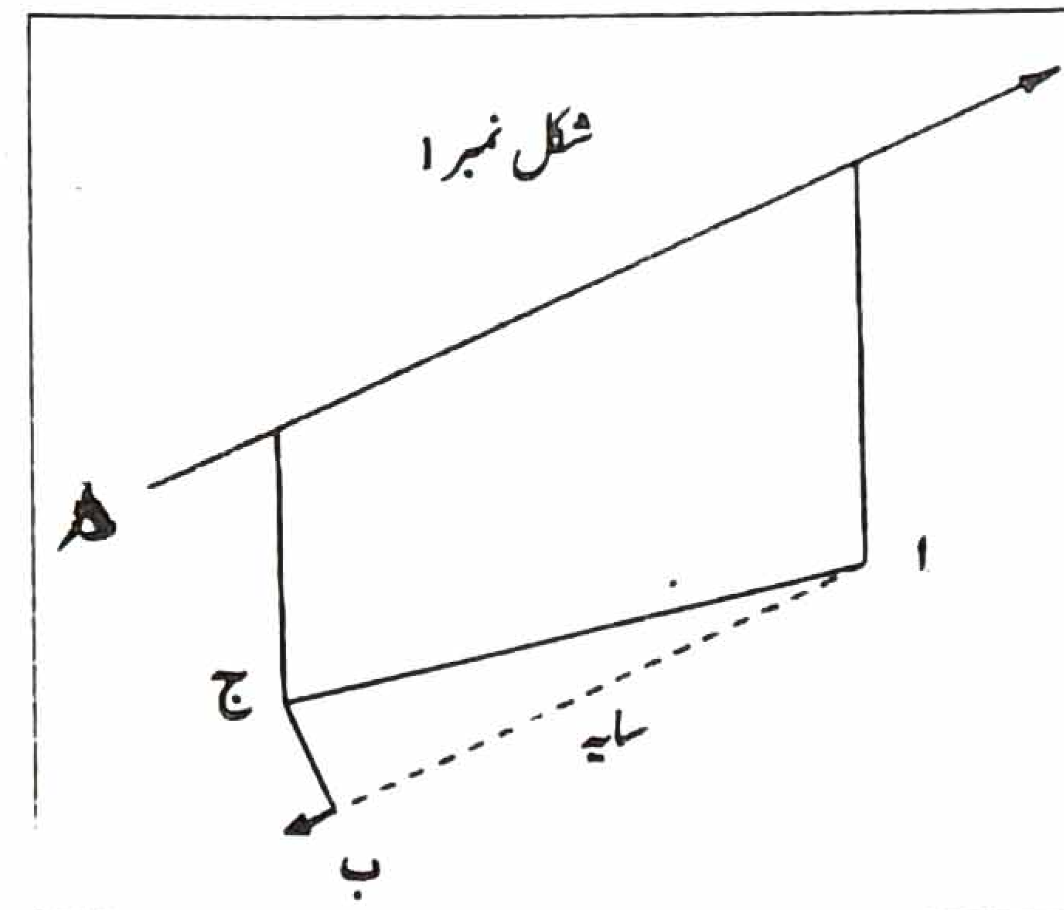
7- کالم " و " میں مطلع نمبر۔

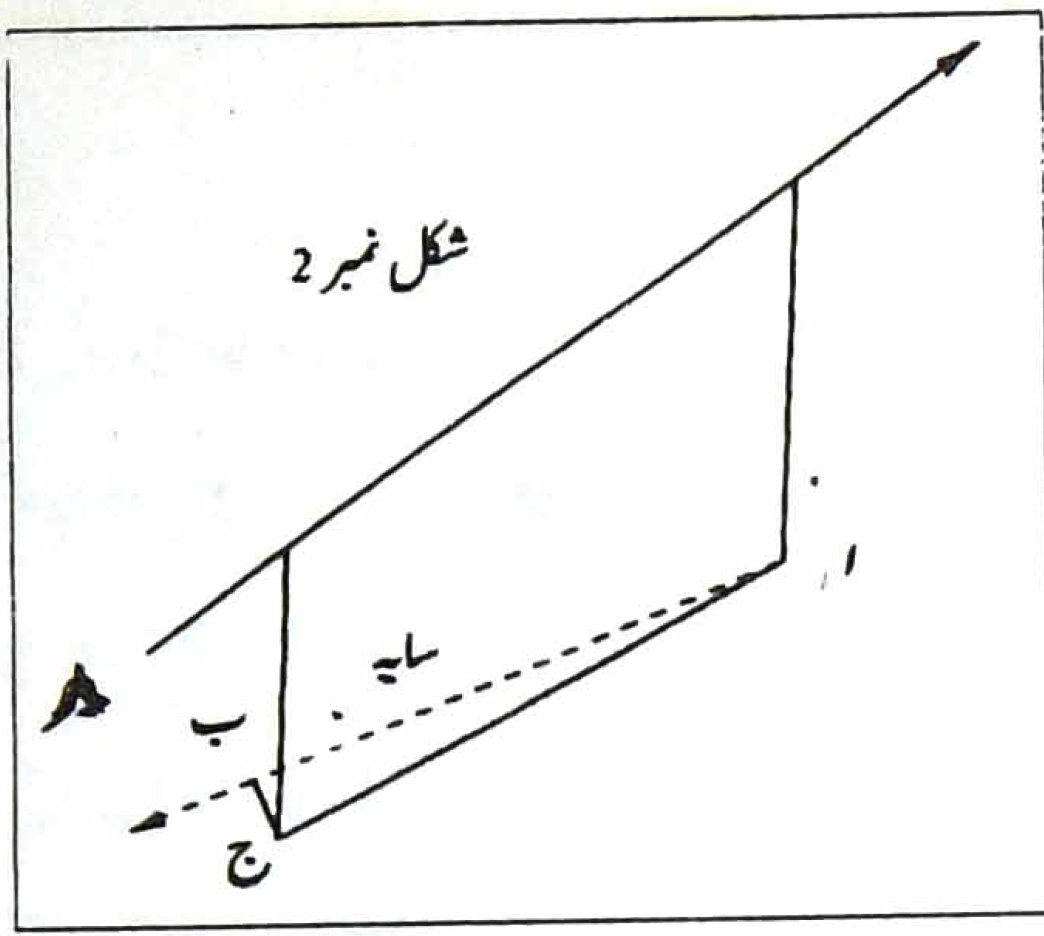
" ا " میں چاند کے دیکھے جانے کے لحاظ سے جو انڈکس نمبر آپ نے نوٹ فرمایا ہے اس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ اس مقام پر چاند کے نظر آنے کا کتنا امکان ہے پس اگر یہ نمبر 1 ہے تو اس مقام پر میں چاند کے نظر آنے کا امکان سب سے زیادہ ہے اگر یہ 10 ہے تو 9 مقامات میں چاند کے نظر آنے کا امکان یہاں سے زیادہ ہوگا وغیرہ وغیرہ ۔

کالم " ب " میں غروب آفتاب کا وقت دیا ہوگا اور کالم " ج " میں وقفہ کی مقدار سے یہ پتہ چلے گا کہ اس مقام پر غروب آفتاب کے بعد چاند زیادہ سے زیادہ کتنے منٹ افق پر رہے گا پس اگر غروب آفتاب کا پتہ ہو تو اس مقام کیلیئے چاند کے غروب ہونے کا وقت معلوم کیا جا سکتا ہے ۔

اسطرح کالم " د " اور کالم " ہ " کی معلومات کی مدد سے غروب آفتاب کے وقت چاند کا افق پر مقام معلوم کیا جا سکتا ہے ۔ پس اگر کسی کو اسکا پتہ چل گیا تو چاند کا دیکھنا اس کیلیئے انشاء اللہ بہت آسان ہو جائے گا۔

ہموار زمین پر ایک چھڑی سیدھی کسی مقام " ا " پر ایسی گاڑھ دیجئے کہ گاڑنے کے بعد اسکا دو میٹر حصہ باہر رہ جائے ۔ اب غروب آفتاب کے دئے ہوئے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے اس چھڑی کے سائے پر ایک خط اب جیسا کہ شکل نمبر 1 یا شکل نمبر 2 میں دیا ہوا ہے اس لمبائی کا کھینچئے جتنی مقدار کی لمبائی اسکے لئے کالم " د " میں میٹروں میں دی ہوئی ہے مقام " ب " سے ایک اور خط ب ج خط اب پر عمود اُس لمبائی کا کھینچئے جتنی کالم " ہ " میں اسکے لئے میٹروں میں دی ہوئی ہے جیسا کہ شکل نمبر 1 یا شکل نمبر 2 میں دیا ہوا ہے ۔ اب مقام ج پر ایک چھڑی سیدھی ایسی گاڑ دیجئے کہ اسکا ڈیڑھ میٹر حصہ باہر رہ جائے ۔ اگر کالم " د " میں دی ہوئی مقدار





علامت منفی (-) کے ساتھ ہے تو پھر نمونے کیلیئے شکل نمبر 1 کی بجائے شکل نمبر 2 استعمال کیجئے ورنہ شکل نمبر ستعمال کرنا چاہئے ۔ غروب آفتاب کے دئے ہوئے وقت پر اگر آپ ان چھڑیوں کے سروں کے سیدھ میں دیکھیں گے تو چاند اگر دیکھے جانے کا قابل ہو اور آپکی نظر بھی ٹھیک ہو تو آپکو چاند نظر آسکتا ہے ۔ یاد رکھیئے کہ اس وقت کے بعد چاند شمال کی طرف اور نیچے کی طرف سرکتا جائے گا اس لئے چاند دیکھنے میں اسکا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ مثلاً آپ ضلع پشاور کیلیئے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اسکے لئے درج ذیل طریقے پر عمل کیجئے۔

آپ مقامات کی فہرست میں پاکستان کے شہروں میں ضلع پشاور تلاش کیجئے آپ کو اس سے پتہ چلے گا کہ ضلع پشاور کا سیریل نمبر 267 ہے۔اب آپ مثلاً 1416 کے رمضان شریف کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اسکے لئے " 1416 ھجری کا رمضان " کا صفحہ آپ کھول دیجئے ۔ اس میں دو تاریخوں کے معلومات دئے گئے ہیں ۔ پہلے آپ 20 جنوری 1996 کا جدول ملاحظہ فرمایئے ۔ اس میں کالم " س " میں سیریل نمبر 267 کے سامنے مندرجہ ذیل معلومات آپ کو ملیں گی۔

کالم " ا " میں 277 لکھا ہوا ہے کالم " ب " میں 17:32 لکھا ہوا ہے کالم " ج " میں 4 لکھا ہوا ہے کالم " د " میں 41.67 میٹر لکھا ہوا ہے اور کالم " ہ " میں 9.63 میٹر لکھا ہوا ہے ۔ آخری کالم " و " میں 2 لکھا ہوا ہے پس پشاور کا چاند کے دیکھے جانے کے لحاظ سے 277 واں نمبر ہے وہاں سورج شام کو 5 بجکر 32 پر غروب ہوگا اور چاند غروب آفتاب کے بعد صرف 4 منٹ تک افق پر موجود ہوگا ۔ کالم " و " میں 2 کی موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ پشاور میں 20 جنوری کو چاند نظر آنے کا امکان نہیں ہے ۔ اسلیئے اسکو دیکھنے کا کوشش کرنا عبث ہے ۔ یہ اسلیئے بھی واضح ہوجاتا ہے کہ اس تاریخ کو دنیا کے کسی بھی جگہ میں چاند نظر آنے کا امکان نہیں ہے ۔ پس اس دن اگر کوئی چاند دیکھنے کا دعویٰ کرے اسکو انتہائی سخت جرح کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ اگلے روز اسی پشاور میں چاند سے متعلق اعداد شمار کچھ یوں ہوں گی ۔

کالم " ا " میں 275 لکھا ہواہے ۔ کالم ب میں 17:33 لکھا ہوا ہے ۔ کالم ج میں 73 اور کالم "

د" میں 2.08 لکھا ہوا ہے۔کالم "ہ" میں 0.26 اور کالم "و" میں 1 لکھا ہوا ہے۔ چونکہ کالم "و" میں 1 لکھا ہوا اسلیئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ پشاور میں 21 جنوری کو چاند نظر آسکتا ہے۔ حسن اتفاق ہے کہ اس تاریخ کو سوائے آسٹریلیا کے ایک مقام کے تمام دنیا میں چاند نظر آنے کا قابل ہوگا گویا کہ تقریباً پوری دنیا میں ایک ہی تاریخ کو رمضان شریف شروع ہونے کا امکان ہے۔ چاند کو دیکھنے کیلیئے پشاور میں مندرجہ ذیل طریقے پر عمل کیا جائے گا تو وہاں چاند نظر آنے کا قوی امکان ہے۔

21 جنوری کو غروب آفتاب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے یعنی شام چار .بجکر 32 منٹ پر کسی عمودی جسم کے سائے پر لکیر کھینچیئے۔ اب اس لکیر کے مغربی سرے کو مقام ا کہیئے۔ اب اس مقام ا سے اسی لکیر پر ہی ایک خط اب 2.08 میٹر یعنی 2 میٹر اور 8 سنٹی میٹر کھینچیئے۔ اب مقام ب سے دوسرا خط ب ج 0.26 میٹر یعنی 26 سنٹی میٹر شکل نمبر ا کی طرح کھینچیئے۔ شکل نمبر ا اسلیئے استعمال کیا گیا کہ کالم "ہ" میں دی ہوئی مقدار علامت منفی کے ساتھ نہیں ہے۔ اب مقام ا پر ایک چھڑی ایسے گاڑ دیجئے کہ زمین سے بمقدار دو میٹر کے باہر رہ جائے۔ اور مقام ج پر دوسری چھڑی گاڑ دیجئے کہ بمقدار ڈیڑھ میٹر زمین سے باہر ہو۔ اب غروب آفتاب کے وقت یعنی 5 .بجکر 32 منٹ پر ان چھڑیوں کے سروں کی سیدھ میں چاند دیکھنے کی اس دن کوشش کی جائے تو قوی امکان ہے کہ چاند نظر آجائے۔

اگر نتائج کو بغور دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس تاریخ کو دنیا میں سب سے زیادہ چاند کے نظر آنے کا امکان Honolulu ہنولولو اور اس کے دوسرے نمبر پر زیادہ امکان SanFransisco میں ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ انڈکس نمبر کراچی کا کم ہے اسلیئے کراچی میں اس چاند کے نظر آنے کا امکان سب سے زیادہ ہے اسکے بعد زیادہ امکان حیدر آباد میں اور پھر ملتان میں ہے حکومت کو چاہئیے کہ رویت ہلال کمیٹی کا اجلاس کہیں بھی ہو ایسے مقامات پر چاند کے دیکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کیئے جائیں جہاں چاند کے نظر آنے کا امکان زیادہ ہو اور وہاں سے شہادتوں کو حاصل کرنے کا پورا اہتمام بھی کیا جائے تاکہ چاند کے نظر آنے میں ہماری غفلت حائل نہ ہو

سردست اس کتاب میں صرف ایک سال کے نتائج دیئے جاتے ہیں۔ جو حضرات اور سالوں کے نتائج میں بھی دلچسپی لینا چاہتے ہوں وہ ادارے کے ساتھ رجسٹریشن کیلیئے رابطہ فرمائیں۔ ان کو مناسب ھدیئے پر یہ لسٹیں ہر سال بھیجنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔وماعلینا الا البلاغ.

فہرست ماخذ

1- جدید فقہی مسائل از حضرت مولانا سیف اللہ رحمانی فاضل دیو بند صدر مدرس دارالعلوم سبیل السلام حیدر آباد دکن

2- کیا عربی مہینوں کا آغاز فلکیاتی حساب کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ قاضی احمد محمد شاکر مصری 1955 ترجمہ۔ مولانا عبدالھادی عمری صاحب ادارہ صراط مستقیم برمنگھم انگلینڈ

3- رویت ہلال کا مسئلہ عصر حاضر کے وسائل اور ترقیات کی روشنی میں حضرت مولانا محمد برھان الدین سنبھلی صدر شعبہ تفسیر ناظم مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ

4- رویت ہلال علم فلکیات کی روشنی میں از مولانا ثمیر الدین قاسمی برنلے

5-Towards a unified World Islamic CALANDAR

Edited by Mohammad Ilyas and Zhari Ismail

6- اتحاف اھل الاسلام بخصوصیات الصیام تالیف العلامہ احمد بن حجر الھیتمی المکی

7- رویت ہلال از حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحب

8- فلکیات جدیدہ از حضرت مولانا محمد موسیٰ خان صاحب مدظلہ

9- مسئلہ رویت ہلال عقل نقل کی روشنی میں تالیف حضرت مولانا قاضی شمس الدینؒ صاحب

10- معارف القرآن۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ

کینیڈا

No.	Name	نام
1.	Victora	وکٹوریا
2.	Vancouver	وانکوور
3.	Emonton	ایڈمنٹن
4.	Calgary	کالگری
5.	Rigena	ریگینا
6.	Winnipeg	وینی پیگ
7.	Toranto	ٹورنٹو
8.	Montreal	مانٹریال
9.	Ottawa	اوٹاوا
10	Hamilton	ہیملٹن
11.	Quebec	قیوبک
12.	Thunder Bay	تھنڈر بے
13	Niagra Falls	نیاگرا آبشار
14.	Helifax	ہیلی فکس
15.	Saint John's	سینٹ جانز

ریاستہائے متحدہ امریکا

No.	Name	نام
16.	Honolulu	ہنولولو
17.	Anchorag	انچوراگ
18	Los Angeles	لاس اینجلس
19.	San Diego	سان ڈیگو
20.	SanFransisco	سان فرانسسکو
21.	Seattle	سیاٹل
22.	Phoenix	فونیکس
23.	Denver	ڈینور
24.	Chicago	شکاگو
25.	Houston	ہوسٹن
26.	Dallas	ڈلاس
27	San Anthonio	سان انتھونیو
28	New York	نیویارک
29.	Miami	میامی
30.	Philadelphia	فلاڈلفیا
31.	Detoit	ڈیٹرائٹ
32.	Washington D.C	واشنگٹن ڈی سی
33.	Boston	بوسٹن
34.	Atlanta	ایٹلانٹا

برطانیہ

No.	Name	نام
35.	London	لندن
36.	Birmingham	برمنگھم
37.	Glasgow	گلاسگو
38.	Liverpool	لیورپول
39.	Sheffield	شیفلڈ
40.	Leeds	لیڈز
41.	Manchester	مانچسٹر
42.	Edinburg	ایڈنبرا
43.	Bristol	برسٹل
44.	Belfast	بلفاسٹ

سینگال

No.	Name	نام
45.	Dakar	ڈاکر

موریطانہ

No.	Name	نام
46.	Nouakchott	نواک چوٹ

مالی

No.	Name	نام
47.	Bomako	بوماکو
48.	Segon	سیگان

مراکش

No.	Name	نام
49 .	Rabat	رباط
50.	Kenitra	کینیترا
51.	Safi	سافی
52.	Agadir	اغادیر
53.	Casablanca	کاسابلانکا
54.	Marrakech	مراکیش

تیونس

No.	Name	نام
55.	Tunis	تیونس
56.	Sfax	سفاکس
57.	Ariana	اریانہ
58.	Bizerte	بزیرت
59.	Dgerba	جربا
60.	Gabes	گیبس
61.	Sousse	سوسے
62.	kairouan	قیروان
63.	La Goulette	لاگولیٹ
64.	Gafsa	گفسا

نائیجیریا

No.	Name	نام
65	Lagos	لاگوس
66.	Ibadan	ابادان
67.	Ogbomosho	اوگبوموشو
68.	Oshogbo	اوشوگبو
69.	Ilorin	الورین
70.	Abeokuta	ابیوکتا
71.	Ilesha	الیشا
72.	Benin City	بینن سٹی
73.	Sokoto	سوکوٹو

لیبیا

No.	Name	نام
74.	Tripoli	طرابلس
75.	Bi ghazi	بن غازی
76.	Misurata	میسوراتا
77.	Al Zawiyah	الزاویہ
78.	Sebha	سبھا
79.	Tubruq	تبروق
80.	Zilatan	زلتان

بوسنیا

No.	Name	نام
81.	Sarajevo	سراجیو

الجزائر

No.	Name	نام
82.	Algiers	الجزائر
83.	Oran	اوران
84.	Blida	بلیدا
85.	Sidi bil abbe	سیدی بل عباس
86.	Ech Cheliff	اچیلف
87.	Skikda	سکیکدا
88.	Tlemcen	تلمسن
89.	Bejaia	بجاییہ
90.	Bechar	بجار

فرانس

No.	Name	نام
91.	Paris	پیرس
92.	Lilla	للا
93	Toulouse	ٹولوسے
94.	Nantes	نانٹس
95	Bordeaux	بورڈیاکس
96.	Montpellier	مونٹ پلیر
97.	Le Havre	لی ہاورے
98.	Rennes	رنس
99.	Reims	ریمز
100.	Toulon	ٹولون
101.	Grenoble	گرینوبلے
102.	Brest	برسٹ
103.	Dijon	ڈیجن

جرمنی

No.	Name	نام
104	Belin	برلن
105.	Hamburg	ہمبرگ
106.	Munich	میونخ
107.	Cologne	کولوگنے
108.	Essen	ایسن
109.	Dortmund	ڈورٹمنڈ
110.	Frankfurt	فرینکفرٹ
111.	Stuttgart	سٹگارٹ
112.	Dosseldorf	ڈوزلڈوف
113.	Breman	بریمان
114.	Duisburg	ڈیوزبرگ
115.	Honnover	ہنوور
116.	Nurnberg	نورنبرگ

شام

No.	Name	نام
117.	Damascus	دمشق
118.	Aleppo	الیپو
119.	Homs	حمص
120	Lattakia	لطاکیہ

No.	Name	نام
121.	Hama	حمہ
122.	Raqqa	رقہ
123.	Tartus	طرطوس
124.	Idlib	ادلیب
125.	Dar' a	دارا

جنوبی افریقہ

No.	Name	نام
126.	Cape Town	کیپ ٹاؤن
127.	Johannesburg	جوہانس برگ
128.	Durban	ڈربن

زمبیا

No.	Name	نام
129.	Lusaka	لوساکا

زمبابوے

No.	Name	نام
130.	Harare	ہرارے
131.	Bulawayo	بلاویو

ترکی

No.	Name	نام
132.	Ankara	انقرہ
133.	Istanbul	استنبول
134.	Izmir	ازمیر
13.5	Adana	ادانہ
136.	Bursa	برسا
137.	Gaziantep	گازیان ٹپ
138.	Konia	قونیہ
139.	Kayseri	قیصری
140.	Eskisehir	اسک سحر
141.	Mersin (Icel)	مرسن
142.	Diyarbakir	دیار بکر

مصر

No.	Name	نام
143.	Cairo	قاہرہ
144	Alexandria	اسکندریہ
145.	Giza	غزہ
146.	Port Said	پورٹ سعید
147.	Tanta	تانتہ
148.	Al-Mansurah	المنصورہ
149.	Helwan	حلوان
150.	Asyut	اسیوت
151	Zagazig	زگ ازیگ
152.	Suez	سویز

اردن

No.	Name	نام
153.	Amman	عمان
154.	Zarqa	زرقا
155.	Irbid	اربد
156.	Salt	سالٹ
157.	Ajlun	اجلون
158.	Jaresh	جریش

No.	Name	نام
159.	Madaba	مدابه
160.	Aqaba,	عقبه
161.	Maan	مآن
162.	Karak	کرک
163.	Marfaq	مرفق
164.	Tafila	تفیلہ

قطر

No.	Name	نام
165.	Doha	دوہا
166.	Umm Bab	ام باب

سعودی عرب

No.	Name	نام
166.	Jedda	جدہ
168.	Riyadh	ریاض
169.	Makkah	مکۃ المکرمۃ
170.	Taif	طائف
171.	Madina	مدینۃ المنورۃ
72.	Dammam	دمام
173.	Hufuf	حفوف
174.	Haradh	ہراد
175.	Tabuk	تبوک
176.	Buraydah	بریدہ
177.	Rafha	رفحاء
178.	Al jauf	الجوف
179.	Hail	حائل
180.	Najran	نجران
181.	Al-Mubarrez	المبرز
182	Khamis-Mushait	خمیس مشائت
183.	Jizan	جیزان
184.	Abha	ابہا

صومالیہ

No.	Name	نام
185.	Moghadishu	موغادیشو
186.	Hargeysa	ہر گیسا
187.	Baidoa	بیدووا
188.	Kismaayo	کسمآیو
189.	Marka	مرکا

یمن

No.	Name	نام
190.	Sanaa	صنعا
191.	Aden	عدن
192.	Taizz	تیز
193.	Hodeida	حدیدہ
194.	Dhamar	دھامر
195.	Hajja	حجہ

کویت

No.	Name	نام
196.	Salmiya	سلمیہ
197.	hawali	حوالی
198.	Jahra	جہرا

No.	Name	نام
199.	Kuwait	کویت
200.	Al-Ahmadi	الاحمدی
201.	Mina Al-Ahmadi	منا الاحمدی

بحرین

No.	Name	نام
202.	Manama	مناما
203.	Muharraq	محرق
204.	Jidd Hafs	جد حفص
205.	Isa Town	عیسیٰ ٹاؤن
206.	Al Hidd	ال حد

عراق

No.	Name	نام
207.	Baghdad	بغداد
208.	Basra	بصرہ
209.	Mosul	موصل
210.	Kirkuk	کرکوک
211.	Irbil	اربیل
212.	As-Sulaimaniya	السلیمانیہ
213.	An Najaf	النجف
214.	Al-Hilla	الحلہ
215.	Karbala	کربلا
216.	An-Nasiriya	النصیریہ
217.	Ar-Ramadi	الرمادی
218.	Ba' Qubah	باقبہ
219.	Samarra	سمارہ

چیچنیا

No.	Name	نام
220	Groznyy	گروزنی

ایتھوپیا

No.	Name	نام
221.	Addis Ababa	عدیس ابابا

ایران

No.	Name	نام
222.	Tehran	تہران
223.	Mashad	مشہد
224.	Isfahan	اصفہان
225.	Tabriz	تبریز
226.	Sheraz	شیراز
227.	Ahwaz	اہواز
228.	Bakhtaran	بختراں
229.	Qom	قم
230.	Orumiyeh	ارومیے
231.	Abadan	ابادان
232.	Rasht	رشت

اومان

No.	Name	نام
233.	Muscat	مسقط
234.	Matrah	مترہ
235.	Salala	سلالہ
236.	Nizwa	نزوا

No.	Name	نام

متحدہ عرب امارات

237. Dubai دوبئی
238. Abu Dhabi ابو ظہبی
239. Sharja شارجہ
240 Ras al-Khaim راس الخیمہ

آذربائجان

241. Baku باکو
242. Gyandzha گیاندژہ
243. Mingechaur مینگیچور
244. Sheki شیکی
245. Nakhichevan ناخی چیوان
246. Stepanakert سٹیپانا کرٹ

افغانستان

247. Kabul کابل
248. Qandahar قندھار
249. Harat ہرات
250. Mazar e Sharif مزار شریف
251. Jalal Abad جلال آباد
252. Qanduz قندوز
253. Baghlan بغلان
254. Meymaneh میمنے
255. Pol-e-Khomri پل خمری

No.	Name	نام

256. Ghazni غزنی

پاکستان

257. Karachi کراچی
258. Lahore لاہور
259. Faisal Abad فیصل آباد
260. Rawalpindi راولپنڈی
261. Hyderabad حیدر آباد
262. Mulatan ملتان
263. Gujranwala گوجرانوالہ
264. Sialkot سیالکوٹ
265. Sargodha سرگودھا
266. Islamabad اسلام آباد
267. Distt. Peshawar ضلع پشاور
268. Distt. Nowshera ضلع نوشہرہ
269. Distt. Mardan ضلع مردان
270. Distt. Swabi ضلع صوابی
271. Distt. Bannu ضلع بنوں
272. Ribat (Chagai) رباط (ضلع چاغی)

مالدیپ

273 Male مالے

ترکمانستان

274. Ashkabad اشک آباد

No.	Name	نام

275 Chardzhou چردژو
276. Tashauz تاشوز
277. Krasnovodsk کراسنوو وسک

سری لنکا

278. Colombo کولمبو
279. Dehiwala دیہیوالہ
280. Nigombo نیگومبو

بھارت

281. Bombay بمبئی
282. New Delhi نئی دھلی
283. Calcutta کلکتہ
284. Madras مدراس
285. Banglore بنگلور
286. Hyderabad حیدر آباد
287. Ahmadabad احمد آباد
288. Kanpur کانپور
289. Nagpur ناگپور
290. Pone پونہ
291. Jaipur جے پور
292. Lucknow لکھنئو
293. Indore اندور
294 Madurai مدورئی
295 Surat سورت

No.	Name	نام

تاجکستان

296. Dunshanbe دوشنبے
297. Khodzhent خودژینت
298. Kulyab کلیاب
299. Kurgan-Tyube کرگان تیوبے
300. Kanibada کانی بادا
301. Tursunzade تورسنزاڈے

ازبکستان

302. Tashkant تاشقند
303. Samarkand ثمر قند
304. Bukhara بخارا
305. Farghana فرغانہ
306. Kokund قوقند
307. Nukus نوکس
308. Chirchik چرچک
309. Karshi کارشی
310. Angren آنگرین
311. Urgench ارگینچ
312. Almalyk الملک
313. Novoi ناؤے
314. Dzhizak ژیزک

No.	Name	نام

بنگلہ دیش

No.	Name	نام
315.	Dacca	ڈھاکہ
316.	Chitagang	چٹاگانگ
317.	Kulna	کھلنا
318.	Narayainganj	نارائن گنج
319.	Rajshahi	راجشاہی
320.	Mymensingh	میمن سنگھ
321.	Komilla	کومیلا
322.	Barisal	باریسال
323.	Sylhet	سلہٹ
324.	Rangpur	رنگ پور
325.	Jessore	جیسور
326.	Saidpur	سیدپور

قازقستان

No.	Name	نام
327.	Alma-Ata	الما آتا
328.	Karaganda	کاراگنڈا
329.	Chimkent	چمکنت
330.	Pavlodar	پاؤلودار
331.	Dzhambul	ژمبول
332.	Tselingrad	شیلن گراڈ
333.	Aktyubins	اکتیوبنسک
334.	Petropovlovs	پٹروپاؤلوسک
335.	Kustanay	کستنے
336.	Uralsk	اورالسک
337.	Shevchenko	شیئوچنکو
338.	Kzyl-Urda	ذیل اردا
339.	Rudny	رڈنی

قرغیزستان

No.	Name	نام
340.	Bishkik	بشکیک
341.	Osh	اوش
342.	Dzhalal Abad	ژلال آباد
43	Kyzyl Kiya	کیذیل کیا

انڈونیشیا

No.	Name	نام
344.	Jakarta	جکارتہ
345.	Surabaya	سورابایا
346.	Bandung	بانڈونگ
347.	Medan	میدان
348.	Palembang	پالم بانگ
349.	Malang	ملنگ
350.	Padang	پڈنگ
351	Surakarta	سورا کارتا
352.	Yogyakarta	جگ جکارتہ
353.	Banjarmasin	بنجر مسین
354.	Pontianak	پونٹیانک

چین

No.	Name	نام
355.	Beijing	بیجنگ
356.	Shanghai	شنگھائی

ملائغیا

No.	Name	نام
357.	Kuala Lampur	کوالالمپور
358.	Ipoh	اپوہ
359.	George Town	جارج ٹاؤن
360.	Kual Trenggan	کوالا ترینگا ن
361.	Kota Bahru	کوٹاباہرو
362.	Taiping	ٹیپنگ
363.	Seremban	سریمبان
364.	Malacca	ملا کا
365.	Alor Star	آلورسٹار
366.	Kuching	کوچنگ

سنگاپور

No.	Name	نام
367.	Singapur City	سنگاپور شہر

برونائی

No.	Name	نام
368	(Bandar Sri Bhagwan)	بندرسری بھگوان

آسٹریلیا

No.	Name	نام
369.	Canberra	کینبرا

نیوزی لینڈ

No.	Name	نام
370	Wellington	ویلنگٹن

شعبان 1416ھ کے چاند کے دیکھنے کیلئے معلومات

تاریخ مشاہدہ ۔ 22 دسمبر 1995ء

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
1	.17	2.77	84	16:21	13	1
1	.17	2.82	85	16:16	14	2
2	.20	3.21	88	16:16	32	3
1	.19	3.00	85	16:32	23	4
1	.22	3.03	82	16:57	25	5
1	.23	3.04	80	16:30	28	6
1	.25	2.84	71	16:44	22	7
1	.27	2.97	71	16:14	29	8
1	.26	2.95	72	16:23	26	9
1	.25	2.82	71	16:47	20	10
2	.28	3.06	72	15:59	33	11
1	.24	3.01	77	17:05	27	12
1	.25	2.82	70	16:45	21	13
2	.29	3.01	69	16:37	30	14
2	.33	3.27	69	16:12	38	15
1	.15	1.87	73	17:55	1	16
2	.14	3.94	114	15:42	57	17
1	.18	2.27	72	16:48	3	18
1	.18	2.25	71	16:47	2	19
1	.17	2.34	75	16:55	5	20
1	.17	2.73	83	16:21	12	21
1	.18	2.29	70	17:25	4	22
1	.20	2.51	73	16:39	10	23
1	.23	2.70	71	16:24	15	24
1	.21	2.32	65	17:27	7	25
1	.20	2.37	67	17:26	8	26
1	.21	2.30	66	17:40	6	27
1	.26	2.77	68	16:32	19	28
1	.23	2.37	61	17:35	9	29
1	.25	2.73	67	16:39	18	30
1	.24	2.76	71	17:03	17	31
1	.24	2.68	67	16:50	16	32
1	.27	2.85	68	16:15	24	33
1	.23	2.48	65	17:33	11	34
2	.54	4.13	63	15:54	193	35

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
2	.54	4.20	64	15:56	207	36
2	.58	4.52	69	15:45	245	37
2	.55	4.27	65	15:55	221	38
2	.56	4.28	65	15:49	224	39
2	.56	4.33	66	15:47	228	40
2	.55	4.29	65	15:52	223	41
2	.59	4.54	69	15:40	247	42
2	.53	4.10	63	16:04	184	43
2	.55	4.35	68	16:00	229	44
2	.32	2.89	45	18:46	31	45
2	.33	2.90	46	18:34	34	46
2	.33	3.01	42	18:12	35	47
2	.34	3.03	42	18:04	36	48
2	.40	3.19	51	17:22	49	49
2	.39	3.20	51	17:21	51	50
2	.38	3.13	51	17:37	39	51
2	.38	3.08	50	17:42	37	52
2	.39	3.18	51	17:26	42	53
2	.38	3.13	50	17:33	40	54
2	.45	3.48	49	17:07	74	55
2	.45	3.43	48	17:10	69	56
2	.45	3.49	49	17:07	75	57
2	.46	3.49	50	17:07	77	58
2	.44	3.41	48	17:12	65	59
2	.44	3.40	48	17:15	64	60
2	.45	3.46	49	17:08	73	61
2	.45	3.45	49	17:10	71	62
2	.46	3.49	49	17:06	76	63
2	.44	3.40	48	17:19	62	64
2	.35	3.25	38	18:37	47	65
2	.35	3.24	38	18:34	46	66
2	.35	3.24	39	18:31	44	67
2	.35	3.25	38	18:30	48	68
2	.35	3.23	39	18:29	45	69
2	.35	3.24	38	18:36	43	70

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
2	.35	3.25	38	18:30	50	71
2	.35	3.29	38	18:29	53	72
2	.36	3.19	40	18:18	41	73
2	.44	3.42	47	17:06	67	74
2	.46	3.50	45	16:40	78	75
2	.45	3.43	46	16:59	72	76
2	.45	3.41	47	17:07	66	77
2	.43	3.34	44	17:13	60	78
2	.48	3.55	44	16:24	79	79
2	.45	3.43	46	17:01	70	80
2	.53	3.88	52	16:12	135	81
2	.43	3.39	51	17:36	61	82
2	.42	3.31	51	17:53	56	83
2	.43	3.38	51	17:37	59	84
2	.42	3.30	51	17:54	55	85
2	.43	3.35	51	17:44	58	86
2	.45	3.44	50	17:20	68	87
2	.41	3.28	50	17:58	54	88
2	.44	3.42	50	17:27	63	89
2	.40	3.19	49	18:10	52	90
2	.53	3.96	59	16:56	142	91
2	.55	4.10	61	16:45	189	92
2	.47	3.64	55	17:21	80	93
2	.49	3.80	59	17:19	96	94
2	.48	3.67	56	17:24	81	95
2	.48	3.67	55	17:11	82	96
2	.52	3.97	60	17:03	144	97
2	.50	3.85	59	17:16	110	98
2	.53	4.01	59	16:48	154	99
2	.48	3.67	54	17:05	83	100
2	.50	3.77	56	16:58	95	101
2	.49	3.84	60	17:26	102	102
2	.52	3.89	57	16:52	129	103
2	.62	4.41	61	15:54	240	104
2	.61	4.46	63	16:02	243	105
2	.54	4.03	57	16:23	178	106
2	.57	4.18	60	16:28	210	107
2	.56	4.22	61	16:26	218	108
2	.58	4.23	61	16:23	220	109
2	.57	4.13	59	16:25	201	110
2	.55	4.04	58	16:29	181	111
2	.56	4.20	61	16:28	214	112
2	.59	4.39	63	16:10	236	113
2	.56	4.22	61	16:27	217	114
2	.59	4.34	62	16:10	234	115
2	.56	4.12	58	16:19	198	116
2	.53	3.78	43	16:31	127	117
2	.55	3.86	44	16:21	149	118
2	.54	3.81	43	16:26	134	119
2	.54	3.82	44	16:28	136	120

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
2	.54	3.82	44	16:26	138	121
2	.55	3.89	44	16:14	152	122
2	.54	3.80	44	16:29	132	123
2	.55	3.85	44	16:23	145	124
2	.52	3.75	42	16:34	122	125
2	.34	9.26	18	19:57	366	126
2	.34	6.90	21	19:00	354	127
2	.34	8.35	18	18:57	361	128
2	.35	5.00	26	18:37	291	129
2	.35	5.40	24	18:30	333	130
2	.34	5.66	23	18:44	335	131
2	.56	3.92	47	16:27	155	132
2	.56	3.90	48	16:39	150	133
2	.53	3.78	47	16:54	117	134
2	.55	3.86	45	16:26	146	135
2	.55	3.87	48	16:41	143	136
2	.56	3.89	44	16:17	153	137
2	.55	3.84	46	16:34	139	138
2	.57	3.91	46	16:20	157	139
2	.55	3.88	47	16:37	148	140
2	.55	3.84	45	16:29	140	141
2	.57	3.97	44	16:04	188	142
2	.49	3.63	42	17:00	88	143
2	.50	3.63	43	17:02	85	144
2	.49	3.62	42	17:00	86	145
2	.50	3.67	43	16:53	94	146
2	.49	3.64	43	16:59	89	147
2	.50	3.65	43	16:57	91	148
2	.49	3.63	42	17:00	87	149
2	.48	3.59	41	17:06	84	150
2	.49	3.64	42	16:58	90	151
2	.49	3.65	42	16:55	92	152
2	.52	3.74	42	16:36	114	153
2	.52	3.74	42	16:35	118	154
2	.53	3.75	42	16:35	120	155
2	.52	3.74	42	16:37	113	156
2	.52	3.74	42	16:36	116	157
2	.52	3.74	42	16:36	119	158
2	.51	3.73	42	16:38	111	159
2	.50	3.68	41	16:46	99	160
2	.51	3.70	41	16:41	103	161
2	.52	3.72	42	16:39	109	162
2	.52	3.75	42	16:35	121	163
2	.51	3.71	42	16:40	105	164
2	.54	3.93	36	16:49	180	165
2	.54	3.91	37	16:52	164	166
2	.47	3.69	37	17:47	93	167
2	.51	3.83	37	17:10	141	168
2	.48	3.70	37	17:44	97	169
2	.48	3.71	37	17:42	98	170

و	ه	د	ج	ب	ا	س
2	.49	3.70	38	17:39	100	171
2	.54	3.91	37	16:52	166	172
2	.53	3.89	37	16:57	156	173
2	.53	3.87	36	17:01	151	174
2	.50	3.69	40	17:43	101	175
2	.52	3.79	38	17:17	133	176
2	.53	3.82	40	17:12	147	177
2	.53	3.77	40	17:24	130	178
2	.51	3.77	39	17:24	128	179
2	.48	3.80	35	17:33	123	180
2	.53	3.89	37	16:57	159	181
2	.48	3.76	35	17:38	108	182
2	.47	3.77	35	17:42	107	183
2	.47	3.76	35	17:40	106	184
2	.42	4.19	29	17:57	206	185
2	.45	3.91	32	17:49	137	186
2	.42	4.10	30	18:02	186	187
2	.41	4.20	29	18:11	203	188
2	.42	4.19	29	18:00	204	189
2	.47	3.81	34	17:38	124	190
2	.46	3.87	33	17:40	131	191
2	.46	3.84	33	17:42	125	192
2	.46	3.80	34	17:44	112	193
2	.46	3.83	34	17:39	126	194
2	.47	3.80	34	17:40	115	195
2	.55	3.90	39	16:54	172	196
2	.55	3.90	39	16:54	173	197
2	.54	3.90	39	16:56	167	198
2	.55	3.90	39	16:54	174	199
2	.54	3.90	39	16:55	168	200
2	.55	3.90	39	16:54	169	201
2	.54	3.92	37	16:51	175	202
2	.54	3.92	37	16:51	176	203
2	.54	3.92	37	16:51	171	204
2	.54	3.91	37	16:53	163	205
2	.54	3.92	37	16:51	177	206
2	.56	3.91	41	16:59	170	207
2	.55	3.92	39	16:53	183	208
2	.58	3.97	43	16:56	190	209
2	.57	3.96	42	16:54	191	210
2	.58	3.98	43	16:53	194	211
2	.58	3.98	42	16:49	196	212
2	.55	3.88	41	17:03	158	213
2	.56	3.89	41	17:01	162	214
2	.56	3.89	41	17:02	160	215
2	.56	3.90	40	16:57	165	216
2	.56	3.89	41	17:03	161	217
2	.57	3.92	41	16:57	182	218
2	.57	3.92	42	16:59	179	219
2	.65	4.29	46	17:24	238	220

و	ه	د	ج	ب	ا	س
2	.43	3.82	33	18:11	104	221
2	.61	4.10	41	16:55	222	222
2	.62	4.14	41	16:48	227	223
2	.58	4.03	40	17:02	211	224
2	.60	4.08	43	17:09	215	225
2	.57	3.99	38	17:05	202	226
2	.56	3.95	39	17:17	192	227
2	.58	3.98	41	17:16	197	228
2	.59	4.06	41	17:00	216	229
2	.60	4.04	43	17:15	209	230
2	.56	3.92	39	17:21	185	231
2	.61	4.11	42	16:58	225	232
2	.56	4.07	35	17:24	213	233
2	.55	4.07	35	17:25	212	234
2	.50	4.00	33	17:56	187	235
2	.55	4.04	34	17:30	208	236
2	.56	4.00	36	17:34	199	237
2	.55	3.98	36	17:39	195	238
2	.55	4.01	36	17:34	200	239
2	.55	4.02	36	17:31	205	240
2	.64	4.23	44	17:18	235	241
2	.62	4.18	45	17:31	230	242
2	.63	4.19	45	17:28	231	243
2	.64	4.21	45	17:26	233	244
2	.61	4.10	44	17:39	219	245
2	.62	4.15	44	17:32	226	246
2	.68	4.43	37	16:47	259	247
2	.64	4.29	37	17:08	246	248
2	.65	4.27	38	17:15	242	249
2	.69	4.44	39	16:50	260	250
2	.69	4.45	37	16:42	266	251
2	.71	4.48	38	16:42	273	252
2	.70	4.46	38	16:44	268	253
2	.67	4.36	39	17:02	252	254
2	.70	4.45	38	16:45	263	255
2	.68	4.39	37	16:52	254	256
2	.60	4.25	33	17:48	237	257
2	.68	4.49	35	17:04	276	258
2	.68	4.46	35	17:09	265	259
2	.70	4.50	36	17:03	281	260
2	.61	4.29	33	17:42	241	261
2	.66	4.40	35	17:18	255	262
2	.71	4.55	36	16:56	294	263
2	.71	4.52	36	17:00	287	264
2	.69	4.45	35	17:09	267	265
2	.70	4.50	36	17:03	282	266
2	.69	4.47	37	17:09	272	267
2	.70	4.48	36	17:07	274	268
2	.70	4.48	36	17:07	275	269
2	.70	4.49	36	17:05	277	270

و	ه	د	ج	ب	ا	س
2	.67	4.42	36	17:16	258	271
2	.60	4.16	37	18:02	232	272
2	.52	4.90	25	18:01	310	273
2	.66	4.30	41	17:51	244	274
2	.69	4.45	41	17:27	257	275
2	.70	4.48	43	17:33	262	276
2	.66	4.27	43	18:06	239	277
2	.55	4.98	25	18:01	319	278
2	.55	4.98	25	18:01	321	279
2	.56	4.96	25	18:00	316	280
2	.59	4.42	30	18:07	251	281
2	.68	4.52	33	17:29	279	282
2	.69	4.82	29	16:58	314	283
2	.59	4.75	27	17:48	301	284
2	.58	4.67	27	17:59	292	285
2	.61	4.60	29	17:47	284	286
2	.62	4.39	32	17:59	248	287
2	.68	4.58	32	17:22	293	288
2	.63	4.57	30	17:37	283	289
2	.59	4.46	30	18:03	253	290
2	.65	4.47	33	17:39	261	291
2	.69	4.60	32	17:18	296	292
2	.63	4.47	31	17:47	256	293
2	.57	4.79	26	18:02	302	294
2	.61	4.40	31	18:02	250	295
2	.72	4.54	39	18:07	289	296
2	.74	4.62	40	17:59	297	297
2	.72	4.54	39	18:05	288	298
2	.72	4.51	39	18:09	280	299
2	.75	4.64	40	17:56	298	300
2	.71	4.52	39	18:10	285	301
2	.76	4.65	41	17:57	300	302
2	.72	4.53	40	17:12	286	303
2	.71	4.49	41	17:21	270	304
2	.76	4.67	40	17:50	306	305
2	.75	4.66	40	17:53	303	306
2	.71	4.50	43	17:32	269	307
2	.76	4.67	41	17:55	305	308
2	.71	4.48	40	17:18	271	309
2	.76	4.66	40	17:54	304	310
2	.71	4.48	43	17:31	264	311
2	.75	4.64	40	17:57	299	312
2	.73	4.52	41	17:16	278	313
2	.73	4.57	40	18:07	295	314
2	.71	4.87	29	17:17	325	315
2	.71	4.93	28	17:14	331	316
2	.70	4.85	29	17:22	322	317
2	.71	4.88	29	17:17	327	318
2	.71	4.82	29	17:22	315	319
2	.72	4.87	29	17:15	326	320

و	ه	د	ج	ب	ا	س
2	.72	4.90	29	17:14	329	321
2	.71	4.88	28	17:19	324	322
2	.73	4.91	29	17:09	332	323
2	.72	4.84	30	17:17	320	324
2	.70	4.84	29	17:23	317	325
2	.72	4.83	30	17:18	318	326
2	.82	4.91	41	17:20	334	327
2	.90	5.24	46	17:09	337	328
2	.77	4.70	41	17:52	308	329
2	.98	5.54	48	16:41	340	330
2	.79	4.77	41	17:43	313	331
2	.91	5.31	48	17:09	339	332
2	.80	4.94	50	17:11	330	333
2	.90	5.33	52	16:30	338	334
2	.79	4.91	52	17:29	323	335
2	.68	4.40	46	18:02	249	336
2	.78	4.74	44	17:00	311	337
2	.74	4.61	48	17:45	290	338
2	.88	5.25	51	16:36	336	339
2	.81	4.84	41	17:30	328	340
2	.77	4.70	40	17:45	309	341
2	.78	4.72	40	17:43	312	342
2	.76	4.67	40	17:49	307	343
2	.61	7.72	16	18:06	360	344
2	.64	8.49	14	17:44	367	345
2	.61	7.95	15	18:04	363	346
2	.63	5.97	20	18:21	343	347
2	.62	7.05	17	18:08	358	348
2	.63	8.67	14	17:45	368	349
2	.62	6.30	19	18:19	353	350
2	.62	8.38	15	17:52	364	351
2	.62	8.40	15	17:54	365	352
2	.68	7.87	15	18:30	362	353
2	.66	6.96	17	18:45	357	354
2	1.08	5.92	31	16:53	351	355
2	1.01	5.95	26	16:58	349	356
2	.64	6.17	20	19:10	348	357
2	.64	6.01	20	19:10	346	358
2	.65	5.91	21	19:11	342	359
2	.66	6.05	20	19:00	347	360
2	.66	5.95	21	19:02	344	361
2	.64	5.97	20	19:11	345	362
2	.64	6.22	20	19:10	350	363
2	.64	6.28	19	19:09	352	364
2	.65	5.86	21	19:10	341	365
2	1.27	6.85	25	16:32	359	366
2	.64	6.47	19	19:04	355	367
2	.73	6.77	18	18:14	356	368
Crecsent below the horizon						369
Crecsent below the horizon						370

رمضان 1416ھ کے چاند کے دیکھنے کیلیئے معلومات

تاریخ مشاہدہ ۔ 20 جنوری 1996ء

و	ه	د	ج	ب	ا	س	و	ه	د	ج	ب	ا	س
2	1.95	8.05	31	16:31	48	36	2	.72	3.97	53	16:53	7	1
2	1.98	7.99	36	16:24	47	37	2	.72	4.01	54	16:49	8	2
2	1.95	8.00	33	16:31	46	38	2	.81	4.37	57	16:53	15	3
2	1.99	8.08	32	16:25	52	39	2	.79	4.24	54	17:06	13	4
2	1.98	8.09	33	16:24	53	40	2	.83	4.38	52	17:31	16	5
2	1.97	8.04	33	16:28	49	41	2	.87	4.51	49	17:03	19	6
2	1.99	8.05	36	16:20	50	42	2	.93	4.73	40	17:12	26	7
2	1.93	7.98	31	16:38	42	43	2	1.00	4.92	40	16:43	31	8
2	1.90	7.85	35	16:38	37	44	2	.97	4.86	41	16:52	29	9
2	1.47	9.37	13	19:02	84	45	2	.92	4.71	40	17:15	24	10
2	1.48	8.91	14	18:51	67	46	2	1.02	5.02	41	16:30	32	11
2	1.69	11.24	11	18:28	103	47	2	.90	4.62	46	17:37	21	12
2	1.72	11.30	11	18:20	104	48	2	.93	4.72	39	17:12	25	13
2	1.69	8.09	20	17:45	41	49	2	1.06	5.18	37	17:06	33	14
2	1.69	8.09	20	17:44	40	50	2	1.19	5.59	38	16:43	34	15
2	1.63	8.00	19	17:59	36	51	2	.49	3.20	41	18:14	1	16
2	1.61	8.10	18	18:04	39	52	2	.72	4.35	81	16:34	12	17
2	1.67	8.06	19	17:49	38	53	2	.66	3.78	41	17:11	3	18
2	1.65	8.16	19	17:55	43	54	2	.66	3.80	40	17:10	4	19
2	2.09	9.53	18	17:31	90	55	2	.65	3.74	44	17:20	2	20
2	2.09	9.79	17	17:34	95	56	2	.71	3.96	52	16:52	6	21
2	2.09	9.52	18	17:31	89	57	2	.68	3.90	39	17:48	5	22
2	2.09	9.45	18	17:31	88	58	2	.75	4.09	42	17:05	9	23
2	2.11	9.90	16	17:35	97	59	2	.87	4.49	40	16:50	18	24
2	2.09	9.81	16	17:38	96	60	2	.75	4.26	34	17:49	14	25
2	2.12	9.66	17	17:31	94	61	2	.76	4.22	36	17:48	11	26
2	2.09	9.62	17	17:34	93	62	2	.73	4.19	35	18:02	10	27
2	2.11	9.53	18	17:30	91	63	2	.95	4.82	37	16:58	28	28
2	2.05	9.59	17	17:42	92	64	2	.82	4.73	29	17:55	22	29
2	2.28	17.51	6	18:51	179	65	2	.93	4.78	36	17:05	27	30
2	2.25	16.93	7	18:48	169	66	2	.90	4.61	40	17:30	20	31
2	2.24	16.51	7	18:46	164	67	2	.91	4.72	36	17:15	23	32
2	2.26	16.85	7	18:45	167	68	2	.99	4.92	37	16:42	30	33
2	2.23	16.35	7	18:44	161	69	2	.84	4.51	34	17:56	17	34
2	2.24	16.92	7	18:50	168	70	2	1.98	8.14	30	16:28	55	35

و	ه	د	ج	ب	ا	س	و	ه	د	ج	ب	ا	س
[illegible]	21	14.30	12	16:49	129	121	2	2.28	17.03	7	18:45	171	71
2	3.32	14.67	12	16:38	137	122	2	2.40	18.61	6	18:43	189	72
2	3.14	14.15	12	16:53	125	123	2	2.13	13.97	8	18:34	117	73
2	3.19	14.05	12	16:47	123	124	2	2.18	10.32	15	17:28	100	74
2	3.26	14.90	11	16:56	141	125	2	2.42	11.50	13	17:02	106	75
Crecsent below the horizon						126	2	2.25	10.67	15	17:21	102	76
Crecsent below the horizon						127	2	2.16	10.28	15	17:30	99	77
Crecsent below the horizon						128	2	2.25	11.50	12	17:34	105	78
Crecsent below the horizon						129	2	2.60	12.21	13	16:46	111	79
Crecsent below the horizon						130	2	2.23	10.58	15	17:23	101	80
Crecsent below the horizon						131	2	2.35	9.90	20	16:40	98	81
2	2.91	12.40	15	16:53	112	132	2	1.90	8.78	19	18:00	74	82
2	2.72	11.57	16	17:06	107	133	2	1.81	8.52	19	18:17	60	83
2	2.68	11.64	15	17:19	108	134	2	1.91	8.79	19	18:01	75	84
2	3.09	13.47	13	16:50	116	135	2	1.82	8.55	19	18:18	62	85
2	2.75	11.70	16	17:07	109	136	2	1.87	8.67	19	18:08	66	86
2	3.18	13.93	13	16:42	119	137	2	2.01	9.16	18	17:44	86	87
2	2.93	12.70	14	16:59	113	138	2	1.79	8.52	19	18:22	59	88
2	3.08	13.13	14	16:45	114	139	2	1.95	8.99	19	17:52	80	89
2	2.80	12.00	15	17:03	110	140	2	1.77	8.69	17	18:32	65	90
2	3.06	13.37	13	16:53	115	141	2	2.00	8.30	27	17:28	57	91
2	3.37	14.42	12	16:28	134	142	2	2.02	8.35	29	17:19	58	92
2	3.01	14.40	10	17:21	131	143	2	1.91	8.33	23	17:49	56	93
2	2.91	13.70	11	17:24	118	144	2	1.91	8.03	27	17:49	45	94
2	3.02	14.39	10	17:21	130	145	2	1.89	8.14	25	17:53	51	95
2	3.05	14.28	11	17:14	127	146	2	1.97	8.52	23	17:39	63	96
2	2.96	14.11	11	17:21	121	147	2	1.94	8.13	28	17:36	54	97
2	2.97	14.12	11	17:19	122	148	2	1.90	8.03	27	17:47	44	98
2	3.02	14.49	10	17:21	132	149	2	2.04	8.42	27	17:20	61	99
2	3.08	15.44	9	17:27	150	150	2	2.02	8.71	22	17:32	73	100
2	3.01	14.29	11	17:19	126	151	2	2.03	8.62	24	17:27	68	101
2	3.09	14.79	10	17:16	138	152	2	1.85	7.84	28	17:57	35	102
2	3.23	15.09	10	16:59	145	153	2	2.03	8.52	25	17:23	64	103
2	3.24	15.09	10	16:58	146	154	2	2.31	9.13	28	16:29	87	104
2	3.21	14.85	11	16:58	139	155	2	2.22	8.87	30	16:39	82	105
2	3.24	14.99	10	16:59	143	156	2	2.19	9.04	25	16:54	85	106
2	3.24	14.89	11	16:58	140	157	2	2.12	8.63	28	17:02	71	107
2	3.23	14.96	11	16:58	142	158	2	2.12	8.64	28	17:00	72	108
2	3.23	15.12	10	17:00	147	159	2	2.13	8.67	28	16:58	76	109
2	3.27	15.71	10	17:07	157	160	2	2.16	8.77	27	16:58	77	110
2	3.29	15.68	10	17:03	156	161	2	2.15	8.83	26	17:01	79	111
2	3.26	15.28	10	17:01	149	162	2	2.14	8.62	28	17:01	69	112
2	3.24	15.02	11	16:57	144	163	2	2.18	8.78	30	16:46	78	113
2	3.26	15.37	10	17:02	151	164	2	2.11	8.62	29	17:01	70	114
2	5.82	29.43	5	17:09	253	165	2	2.20	8.84	29	16:45	81	115
2	5.66	28.66	5	17:12	250	166	2	2.21	8.97	26	16:51	83	116
2	4.23	23.10	6	18:05	216	167	2	3.22	14.68	11	16:54	136	117
2	4.98	25.49	5	17:29	224	168	2	3.23	14.10	12	16:44	124	118
2	4.35	23.65	5	18:02	217	169	2	3.20	14.42	12	16:50	133	119
	.42	24.30	5	18:01	221	170	2	3.16	13.95	12	16:51	120	120

و	ه	د	ج	ب	ا	س
2	3.98	20.56	7	17:58	200	171
2	5.32	26.20	5	17:12	231	172
2	5.35	27.18	5	17:17	240	173
2	5.51	28.50	5	17:21	247	174
2	3.44	16.74	9	18:03	174	175
2	4.34	21.65	7	17:37	209	176
2	3.99	18.98	8	17:33	190	177
2	3.64	17.39	9	17:46	181	178
2	3.96	19.48	7	17:44	193	179
2	6.15	36.00	3	17:50	271	180
2	5.38	27.07	5	17:16	239	181
2	5.44	31.60	4	17:56	262	182
2	5.80	34.70	3	17:59	266	183
2	5.42	31.48	4	17:57	260	184
Crecsent below the horizon						185
Crecsent below the horizon						186
Crecsent below the horizon						187
Crecsent below the horizon						188
Crecsent below the horizon						189
2	7.01	43.43	2	17:55	279	190
2	9.70	63.46	1	17:55	296	191
2	8.16	52.46	2	17:58	292	192
2	6.84	42.58	3	18:00	278	193
2	7.67	48.36	2	17:55	290	194
2	6.58	40.44	3	17:57	276	195
2	4.57	21.61	7	17:15	210	196
2	4.57	21.61	7	17:15	211	197
2	4.49	21.40	7	17:17	207	198
2	4.57	21.61	7	17:15	212	199
2	4.57	21.88	7	17:16	214	200
2	4.62	21.91	7	17:15	215	201
2	5.41	27.01	5	17:11	237	202
2	5.40	26.97	5	17:11	236	203
2	5.41	26.90	5	17:11	234	204
2	5.33	26.48	5	17:13	232	205
2	5.47	27.03	5	17:10	238	206
2	3.84	17.38	9	17:22	182	207
2	4.41	20.60	8	17:14	202	208
2	3.62	15.72	11	17:20	160	209
2	3.75	16.46	10	17:17	170	210
2	3.69	16.04	11	17:17	165	211
2	3.82	16.77	10	17:13	177	212
2	3.91	18.01	9	17:25	188	213
2	3.92	17.78	9	17:23	186	214
2	3.85	17.58	9	17:25	183	215
2	4.19	19.43	8	17:19	194	216
2	3.75	16.91	10	17:26	178	217
2	3.85	17.27	10	17:20	180	218
2	3.76	16.79	10	17:22	176	21[illegible]
2	3.58	14.47	14	17:52	135	[illegible]

و	ه	د	ج	ب	ا	س
2	9.16	66.44	1	18:26	298	221
2	4.39	19.13	9	17:19	191	222
2	4.52	19.32	9	17:12	195	223
2	4.71	21.19	8	17:24	205	224
2	3.82	16.09	11	17:33	166	225
2	5.19	24.53	6	17:27	222	226
2	4.44	20.54	8	17:39	201	227
2	4.05	17.96	9	17:39	187	228
2	4.42	19.49	9	17:23	196	229
2	3.70	15.90	11	17:40	163	230
2	4.51	20.97	7	17:42	204	231
2	4.13	17.57	10	17:22	184	232
2	9.20	47.34	3	17:43	289	233
2	9.09	47.16	3	17:44	287	234
2	12.84	76.38	1	18:13	299	235
2	9.02	47.29	3	17:49	288	236
2	6.87	34.61	4	17:54	269	237
2	6.84	35.03	4	17:59	270	238
2	6.90	34.57	4	17:53	268	239
2	6.93	34.39	4	17:50	267	240
2	4.02	16.41	12	17:43	172	241
2	3.69	15.28	13	17:57	152	242
2	3.74	15.44	13	17:54	155	243
2	3.76	15.34	13	17:52	153	244
2	3.70	15.45	12	18:04	154	245
2	3.79	15.65	12	17:57	159	246
2	8.32	35.74	5	17:10	272	247
2	8.20	36.85	5	17:30	274	248
2	6.33	27.34	6	17:38	242	249
2	6.91	29.09	7	17:14	252	250
2	8.90	38.14	5	17:05	275	251
2	7.45	30.95	6	17:06	261	252
2	7.57	31.76	6	17:08	263	253
2	6.55	27.70	7	17:25	244	254
2	7.63	32.27	6	17:09	264	255
2	8.44	36.72	5	17:15	273	256
2	16.14	81.26	2	18:08	300	257
2	14.22	62.90	3	17:25	297	258
2	12.96	58.11	3	17:31	294	259
2	10.80	46.65	4	17:26	285	260
2	17.54	86.73	2	18:01	301	261
2	13.09	59.47	3	17:39	295	262
2	11.66	49.72	4	17:18	291	263
2	10.48	44.77	4	17:23	284	264
2	11.98	52.83	3	17:31	293	265
2	10.80	46.65	4	17:26	286	266
2	9.63	41.67	4	17:32	277	267
2	9.92	42.71	4	17:30	280	268
2	9.92	42.71	4	17:30	281	269
2	10.05	43.42	4	17:28	282	270

و	ه	د	ج	ب	ا	س
2	9.91	43.53	4	17:38	283	271
2	7.11	33.10	5	18:23	265	272
Crecsent below the horizon						273
2	5.05	21.21	9	18:16	206	274
2	5.73	23.47	8	17:52	219	275
2	4.93	19.61	11	17:59	197	276
2	4.29	17.65	11	18:32	185	277
Crecsent below the horizon						278
Crecsent below the horizon						279
Crecsent below the horizon						280
Crecsent below the horizon						281
2	33.79	157.14	1	17:50	303	282
Crecsent below the horizon						283
Crecsent below the horizon						284
Crecsent below the horizon						285
Crecsent below the horizon						286
Crecsent below the horizon						287
Crecsent below the horizon						288
Crecsent below the horizon						289
Crecsent below the horizon						290
2	44.05	211.69	1	17:59	304	291
Crecsent below the horizon						292
Crecsent below the horizon						293
Crecsent below the horizon						294
Crecsent below the horizon						295
2	6.91	28.21	7	18:32	248	296
2	6.71	26.90	8	18:25	241	297
2	7.35	30.22	7	18:30	259	298
2	7.09	29.18	7	18:34	254	299
2	6.86	27.43	8	18:22	243	300
2	6.76	27.79	7	18:35	245	301
2	6.43	25.49	8	18:24	227	302
2	6.29	25.24	8	17:37	225	303
2	5.77	23.45	9	17:47	218	304
2	7.22	28.74	7	18:16	251	305
2	6.95	27.74	8	18:19	246	306
2	4.83	19.13	11	17:59	192	307
2	6.46	25.54	8	18:22	229	308
2	6.23	25.28	8	17:43	226	309
2	6.75	26.55	8	18:20	235	310
2	5.05	20.08	10	17:57	199	311
2	6.64	26.21	8	18:23	233	312
2	5.88	23.59	9	17:42	220	313
2	6.40	25.60	8	18:32	230	314
Crecsent below the horizon						315
Crecsent below the horizon						316
Crecsent below the horizon						317
Crecsent below the horizon						318
Crecsent below the horizon						319
Crecsent below the horizon						320

و	ه	د	ج	ب	ا	س
Crecsent below the horizon						321
Crecsent below the horizon						322
Crecsent below the horizon						323
Crecsent below the horizon						324
Crecsent below the horizon						325
Crecsent below the horizon						326
2	7.87	29.94	8	17:47	258	327
2	5.84	21.07	13	17:41	208	328
2	6.37	24.75	9	18:19	223	329
2	6.05	21.26	14	17:16	213	330
2	6.55	25.48	9	18:11	228	331
2	5.45	19.65	14	17:43	198	332
2	4.21	15.50	17	17:43	158	333
2	4.56	16.34	18	17:06	173	334
2	3.77	14.02	19	18:03	128	335
2	3.99	15.75	13	18:29	162	336
2	5.33	20.49	11	17:29	203	337
2	3.89	15.01	15	18:16	148	338
2	4.55	16.43	17	17:11	175	339
2	7.28	28.16	8	17:58	249	340
2	7.48	29.55	7	18:11	257	341
2	7.46	29.27	7	18:09	256	342
2	7.33	29.24	7	18:15	255	343
Crecsent below the horizon						344
Crecsent below the horizon						345
Crecsent below the horizon						346
Crecsent below the horizon						347
Crecsent below the horizon						348
Crecsent below the horizon						349
Crecsent below the horizon						350
Crecsent below the horizon						351
Crecsent below the horizon						352
Crecsent below the horizon						353
Crecsent below the horizon						354
Crecsent below the horizon						355
Crecsent below the horizon						356
Crecsent below the horizon						357
Crecsent below the horizon						358
Crecsent below the horizon						359
Crecsent below the horizon						360
Crecsent below the horizon						361
Crecsent below the horizon						362
Crecsent below the horizon						363
Crecsent below the horizon						364
Crecsent below the horizon						365
Crecsent below the horizon						366
Crecsent below the horizon						367
Crecsent below the horizon						368
Crecsent below the horizon						369
Crecsent below the horizon						370

رمضان 1416ھ کے چاند کے دیکھنے کیلیئے معلومات

تاریخ مشاہدہ۔ 21 جنوری 1996ء

و	ہ	د	ج	ب	ا	س	و	ہ	د	ج	ب	ا	س
1	.13	2.13	111	16:32	164	36	1	.02	1.59	130	16:55	7	1
1	.12	2.26	119	16:26	232	37	1	.02	1.61	131	16:50	8	2
1	.12	2.16	113	16:33	178	38	1	.00	1.76	138	16:55	18	3
1	.13	2.16	113	16:27	192	39	1	.01	1.68	133	17:08	13	4
1	.13	2.18	114	16:25	212	40	1	.03	1.69	130	17:32	17	5
1	.12	2.17	113	16:30	190	41	1	.04	1.70	127	17:04	22	6
1	.12	2.27	119	16:22	235	42	1	.08	1.61	113	17:13	26	7
1	.13	2.09	109	16:40	135	43	1	.07	1.66	115	16:45	31	8
1	.12	2.19	116	16:39	206	44	1	.07	1.66	115	16:53	30	9
1	.22	1.62	75	19:03	34	45	1	.08	1.60	113	17:16	24	10
1	.21	1.61	78	18:52	36	46	1	.07	1.70	116	16:31	32	11
1	.24	1.66	72	18:28	37	47	1	.05	1.68	123	17:38	28	12
1	.24	1.67	73	18:20	38	48	1	.08	1.60	113	17:14	25	13
1	.17	1.72	88	17:46	52	49	1	.09	1.68	112	17:07	33	14
1	.17	1.72	89	17:45	53	50	1	.08	1.78	114	16:45	35	15
1	.17	1.69	87	18:00	40	51	1	.13	1.20	105	18:14	1	16
1	.18	1.67	86	18:05	39	52	1	-.09	2.01	171	16:36	19	17
1	.17	1.71	88	17:50	50	53	1	.09	1.37	110	17:12	3	18
1	.18	1.69	87	17:56	42	54	1	.09	1.36	108	17:11	4	19
1	.18	1.82	88	17:32	72	55	1	.07	1.40	115	17:21	2	20
1	.18	1.79	86	17:35	67	56	1	.02	1.57	128	16:53	6	21
1	.18	1.82	88	17:32	73	57	1	.09	1.38	108	17:49	5	22
1	.18	1.82	88	17:32	76	58	1	.07	1.47	113	17:06	9	23
1	.19	1.78	85	17:36	65	59	1	.08	1.55	113	16:52	16	24
1	.19	1.78	85	17:39	64	60	1	.12	1.39	101	17:49	12	25
1	.19	1.81	87	17:32	71	61	1	.11	1.41	104	17:49	11	26
1	.18	1.80	87	17:35	69	62	1	.12	1.38	101	18:02	10	27
1	.18	1.82	88	17:31	75	63	1	.09	1.58	109	17:00	27	28
1	.18	1.78	86	17:43	62	64	1	.15	1.41	95	17:56	15	29
1	.27	1.77	66	18:52	43	65	1	.09	1.56	108	17:06	23	30
1	.27	1.76	67	18:48	44	66	1	.08	1.57	112	17:32	20	31
1	.26	1.75	67	18:46	45	67	1	.10	1.54	107	17:16	21	32
1	.26	1.76	67	18:45	47	68	1	.09	1.61	110	16:44	29	33
1	.26	1.75	68	18:44	46	69	1	.11	1.45	103	17:57	14	34
1	.26	1.76	67	18:51	41	70	1	.13	2.10	109	16:30	153	35

و	ہ	د	ج	ب	ا	س	و	ہ	د	ج	ب	ا	س
1	.21	1.91	81	16:50	143	121	1	.26	1.76	67	18:45	48	71
1	.21	1.93	81	16:39	160	122	1	.27	1.78	66	18:43	51	72
1	.21	1.91	81	16:54	136	123	1	.24	1.72	70	18:35	49	73
1	.21	1.92	82	16:48	150	124	1	.19	1.78	84	17:29	70	74
1	.22	1.88	79	16:57	133	125	1	.20	1.81	82	17:03	80	75
2	.65	4.33	34	19:58	368	126	1	.20	1.79	83	17:22	77	76
1	.50	3.31	40	19:04	360	127	1	.19	1.78	84	17:31	68	77
1	.57	3.82	36	19:00	367	128	1	.21	1.75	79	17:35	66	78
1	.40	2.51	48	18:45	267	129	1	.21	1.82	81	16:47	83	79
1	.42	2.66	46	18:38	330	130	1	.20	1.79	83	17:24	74	80
1	.44	2.80	45	18:51	335	131	1	.17	1.97	94	16:41	122	81
1	.20	1.96	86	16:54	155	132	1	.17	1.79	89	18:01	60	82
1	.19	1.96	88	17:07	149	133	1	.17	1.76	89	18:18	57	83
1	.20	1.91	86	17:20	113	134	1	.18	1.78	89	18:02	59	84
1	.21	1.93	83	16:51	148	135	1	.17	1.75	88	18:19	56	85
1	.20	1.95	87	17:08	138	136	1	.17	1.77	89	18:09	58	86
1	.21	1.94	83	16:43	159	137	1	.18	1.80	89	17:45	63	87
1	.20	1.93	84	17:00	137	138	1	.17	1.75	88	18:23	55	88
1	.20	1.96	85	16:47	161	139	1	.17	1.80	89	17:53	61	89
1	.20	1.95	87	17:04	144	140	1	.18	1.71	85	18:33	54	90
1	.21	1.92	83	16:54	142	141	1	.14	2.03	104	17:30	108	91
1	.21	1.97	83	16:29	181	142	1	.14	2.09	107	17:20	152	92
1	.22	1.84	78	17:22	92	143	1	.15	1.89	97	17:50	78	93
1	.21	1.84	79	17:25	90	144	1	.14	1.97	102	17:51	84	94
1	.22	1.84	78	17:22	91	145	1	.15	1.91	99	17:54	79	95
1	.22	1.85	79	17:15	99	146	1	.16	1.90	96	17:40	81	96
1	.22	1.84	79	17:21	94	147	1	.14	2.04	105	17:37	104	97
1	.22	1.85	79	17:19	96	148	1	.14	1.99	104	17:48	87	98
1	.22	1.84	78	17:22	93	149	1	.14	2.05	104	17:22	132	99
1	.22	1.82	76	17:28	89	150	1	.16	1.90	95	17:33	82	100
1	.22	1.85	78	17:20	95	151	1	.16	1.95	98	17:28	86	101
1	.22	1.85	78	17:17	98	152	1	.14	1.99	105	17:58	85	102
1	.22	1.88	79	16:59	126	153	1	.15	2.00	101	17:24	97	103
1	.22	1.88	79	16:59	129	154	1	.15	2.20	108	16:31	236	104
1	.21	1.88	79	16:59	130	155	1	.15	2.22	110	16:40	238	105
1	.22	1.88	79	17:00	125	156	1	.16	2.05	101	16:55	151	106
1	.22	1.88	79	16:59	127	157	1	.15	2.11	106	17:03	175	107
1	.22	1.88	79	16:59	128	158	1	.15	2.13	107	17:01	198	108
1	.22	1.87	78	17:00	124	159	1	.15	2.14	107	16:59	204	109
1	.22	1.85	77	17:08	111	160	1	.15	2.09	105	17:00	166	110
1	.22	1.86	77	17:04	117	161	1	.16	2.06	102	17:02	147	111
1	.22	1.87	78	17:02	121	162	1	.14	2.12	107	17:03	184	112
1	.22	1.88	79	16:58	131	163	1	.15	2.20	110	16:47	230	113
1	.22	1.87	78	17:03	120	164	1	.15	2.13	107	17:02	194	114
1	.25	1.91	71	17:10	201	165	1	.15	2.18	108	16:46	226	115
1	.25	1.91	71	17:13	195	166	1	.15	2.08	103	16:53	167	116
1	.24	1.85	70	18:06	100	167	1	.21	1.89	80	16:55	134	117
1	.24	1.89	71	17:30	162	168	1	.21	1.93	82	16:45	154	118
1	.25	1.85	70	18:03	103	169	1	.21	1.91	81	16:51	140	119
1	.25	1.85	70	18:01	105	170	1	.21	1.91	82	16:52	139	120

و	ه	د	ج	ب	ا	س
1	.24	1.85	72	17:59	123	171
1	.25	1.91	72	17:13	202	172
1	.25	1.90	71	17:17	180	173
1	.25	1.90	70	17:21	170	174
1	.23	1.85	76	18:04	119	175
1	.24	1.88	73	17:38	156	176
1	.23	1.89	75	17:34	157	177
1	.23	1.88	76	17:46	141	178
1	.23	1.87	74	17:45	146	179
1	.26	1.88	67	17:51	118	180
1	.25	1.91	71	17:17	183	181
1	.26	1.87	67	17:56	109	182
1	.26	1.87	67	17:59	102	183
1	.26	1.87	67	17:58	106	184
1	.31	2.05	57	18:11	165	185
1	.28	1.94	62	18:05	115	186
1	.31	2.02	58	18:16	145	187
1	.32	2.07	56	18:24	158	188
1	.31	2.06	57	18:13	163	189
1	.27	1.89	65	17:55	112	190
1	.27	1.91	64	17:56	116	191
1	.27	1.90	64	17:59	110	192
1	.27	1.89	65	18:01	101	193
1	.27	1.90	65	17:55	114	194
1	.27	1.88	66	17:57	107	195
1	.24	1.92	74	17:16	188	196
1	.24	1.92	74	17:16	187	197
1	.23	1.91	74	17:18	182	198
1	.24	1.92	74	17:16	186	199
1	.24	1.91	74	17:16	185	200
1	.24	1.91	74	17:16	189	201
1	.25	1.91	71	17:11	207	202
1	.25	1.91	71	17:11	208	203
1	.25	1.91	71	17:12	203	204
1	.25	1.91	72	17:14	199	205
1	.25	1.91	71	17:11	209	206
1	.22	1.93	78	17:23	174	207
1	.23	1.92	75	17:15	191	208
1	.22	1.96	81	17:21	193	209
1	.22	1.95	80	17:18	197	210
1	.22	1.96	81	17:18	200	211
1	.22	1.96	80	17:14	210	212
1	.23	1.92	77	17:26	169	213
1	.23	1.92	77	17:24	173	214
1	.22	1.92	78	17:26	172	215
1	.23	1.92	76	17:20	177	216
1	.22	1.93	78	17:27	168	217
1	.22	1.94	78	17:21	179	218
1	.22	1.94	79	17:23	176	219
1	.21	2.09	87	17:53	241	220

و	ه	د	ج	ب	ا	س
1	.28	1.91	62	18:26	88	221
1	.23	1.99	79	17:20	227	222
1	.23	2.00	79	17:13	231	223
1	.23	1.96	76	17:25	219	224
1	.22	2.00	82	17:35	220	225
1	.24	1.94	74	17:27	215	226
1	.23	1.93	76	17:40	205	227
1	.23	1.95	78	17:40	211	228
1	.23	1.98	78	17:24	222	229
1	.22	1.98	82	17:41	214	230
1	.24	1.92	75	17:43	196	231
1	.23	2.00	81	17:23	228	232
1	.26	1.95	68	17:44	224	233
1	.26	1.95	68	17:44	223	234
1	.27	1.93	65	18:13	171	235
1	.26	1.94	68	17:50	216	236
1	.25	1.93	70	17:55	217	237
1	.26	1.93	70	17:59	213	238
1	.25	1.93	70	17:54	218	239
1	.25	1.94	70	17:51	221	240
1	.22	2.05	84	17:45	240	241
1	.21	2.04	85	17:58	233	242
1	.22	2.05	85	17:55	234	243
1	.22	2.05	85	17:53	237	244
1	.22	2.01	83	18:05	225	245
1	.21	2.03	84	17:59	229	246
1	.25	2.07	74	17:11	261	247
1	.25	2.02	73	17:31	250	248
1	.25	2.03	76	17:39	244	249
1	.25	2.09	77	17:15	263	250
1	.26	2.08	74	17:06	269	251
1	.25	2.10	76	17:07	278	252
1	.25	2.09	76	17:09	270	253
1	.25	2.06	76	17:26	253	254
1	.25	2.08	76	17:10	268	255
1	.25	2.06	74	17:16	257	256
1	.27	2.00	68	18:08	243	257
1	.27	2.07	71	17:26	284	258
1	.26	2.06	71	17:32	274	259
1	.26	2.08	73	17:27	286	260
1	.27	2.00	68	18:02	247	261
1	.26	2.04	70	17:40	258	262
1	.26	2.10	73	17:19	298	263
1	.26	2.09	73	17:24	291	264
1	.26	2.06	72	17:32	273	265
1	.26	2.08	73	17:27	285	266
1	.26	2.08	73	17:33	275	267
1	.26	2.08	73	17:31	281	268
1	.26	2.08	73	17:31	280	269
1	.26	2.08	73	17:29	283	270

و	ه	د	ج	ب	ا	س
1	.26	2.06	73	17:39	260	271
1	.25	1.98	72	18:24	239	272
1	.32	2.20	54	18:15	266	273
1	.23	2.06	79	18:17	246	274
1	.24	2.10	80	17:53	262	275
1	.23	2.13	83	18:00	271	276
1	.22	2.06	83	18:33	242	277
1	.32	2.19	54	18:15	293	278
1	.32	2.19	54	18:15	295	279
1	.32	2.19	54	18:15	290	280
1	.28	2.03	63	18:25	245	281
1	.27	2.07	68	17:51	296	282
1	.30	2.12	62	17:17	311	283
1	.31	2.12	58	18:04	265	284
1	.30	2.10	58	18:15	254	285
1	.29	2.07	61	18:05	256	286
1	.28	2.03	65	18:19	251	287
1	.28	2.08	66	17:43	299	288
1	.29	2.07	63	17:56	264	289
1	.29	2.04	62	18:21	248	290
1	.27	2.05	67	18:00	279	291
1	.28	2.08	66	17:39	302	292
1	.28	2.04	64	18:07	255	293
1	.31	2.14	56	18:18	259	294
1	.28	2.03	64	18:21	249	295
1	.25	2.12	78	18:33	297	296
1	.25	2.16	80	18:26	303	297
1	.25	2.12	77	18:31	294	298
1	.25	2.11	77	18:35	287	299
1	.25	2.16	79	18:23	304	300
1	.24	2.12	78	18:36	289	301
1	.25	2.17	81	18:25	306	302
1	.24	2.13	79	17:39	292	303
1	.24	2.12	80	17:48	277	304
1	.25	2.17	79	18:17	310	305
1	.25	2.17	80	18:20	307	306
1	.23	2.14	84	18:00	282	307
1	.25	2.18	81	18:23	309	308
1	.24	2.11	79	17:45	276	309
1	.24	2.17	80	18:22	308	310
1	.24	2.13	83	17:58	272	311
1	.24	2.17	80	18:25	305	312
1	.24	2.13	80	17:43	288	313
1	.25	2.14	80	18:33	300	314
1	.30	2.13	63	17:37	321	315
1	.30	2.14	61	17:33	324	316
1	.29	2.13	62	17:42	316	317
1	.29	2.13	62	17:37	322	318
1	.29	2.12	63	17:42	317	319
1	.29	2.13	63	17:35	327	320

و	ه	د	ج	ب	ا	س
1	.30	2.14	62	17:34	325	321
1	.30	2.13	62	17:39	319	322
1	.30	2.14	63	17:29	329	323
1	.29	2.13	64	17:37	326	324
1	.30	2.12	62	17:42	314	325
1	.29	2.13	64	17:39	323	326
1	.25	2.26	81	17:49	333	327
1	.24	2.42	90	17:43	345	328
1	.24	2.19	82	18:21	315	329
1	.25	2.53	93	17:18	353	330
1	.25	2.22	82	18:12	328	331
1	.25	2.45	93	17:44	349	332
1	.22	2.34	94	17:45	334	333
1	.23	2.49	98	17:08	350	334
1	.21	2.34	97	18:05	332	335
1	.21	2.12	87	18:31	252	336
1	.24	2.23	85	17:30	320	337
1	.21	2.21	91	18:17	301	338
1	.23	2.45	97	17:12	344	339
1	.25	2.24	81	17:59	331	340
1	.25	2.18	79	18:12	313	341
1	.25	2.19	79	18:11	318	342
1	.25	2.17	79	18:16	312	343
1	.39	2.78	42	18:17	358	344
1	.40	2.90	41	17:54	365	345
1	.39	2.83	42	18:15	361	346
1	.35	2.40	49	18:35	338	347
1	.37	2.64	44	18:20	356	348
1	.40	2.94	40	17:56	366	349
1	.36	2.48	47	18:32	348	350
1	.40	2.89	41	18:02	363	351
1	.40	2.90	41	18:05	364	352
1	.39	2.75	43	18:41	359	353
1	.37	2.59	45	18:57	355	354
1	.33	2.44	70	17:19	357	355
1	.34	2.37	62	17:20	354	356
1	.35	2.43	48	19:23	343	357
1	.35	2.39	49	19:24	341	358
1	.34	2.37	50	19:26	337	359
1	.35	2.40	49	19:15	342	360
1	.34	2.37	50	19:17	339	361
1	.35	2.39	50	19:25	340	362
1	.35	2.45	48	19:23	346	363
1	.35	2.46	48	19:23	347	364
1	.34	2.36	50	19:24	336	365
1	.37	2.56	62	16:56	362	366
1	.36	2.50	47	19:17	351	367
1	.36	2.51	47	18:28	352	368
2	.80	9.99	16	19:19	369	369
2	1.85	35.54	6	19:50	370	370

شوال 1416ھ کے چاند کے دیکھنے کیلئے معلومات

تاریخ مشاہدہ۔ 19 فروری 1996ء

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
1	.24	2.17	87	17:41	7	1
1	.24	2.19	88	17:38	8	2
1	.25	2.35	92	17:51	17	3
1	.25	2.28	89	17:59	14	4
1	.27	2.32	86	18:22	18	5
1	.28	2.35	84	17:53	20	6
1	.31	2.34	73	17:52	27	7
1	.32	2.41	74	17:26	31	8
1	.31	2.39	74	17:35	29	9
1	.30	2.33	73	17:55	24	10
1	.32	2.45	75	17:15	32	11
1	.29	2.36	80	18:24	23	12
1	.31	2.33	73	17:52	25	13
1	.33	2.46	71	17:48	33	14
1	.36	2.60	72	17:29	34	15
1	.25	1.78	70	18:31	1	16
1	.19	2.41	115	17:56	13	17
1	.26	2.00	72	17:40	3	18
1	.27	2.00	71	17:37	4	19
1	.25	2.01	76	17:53	2	20
1	.24	2.15	86	17:38	6	21
1	.27	2.03	71	18:16	5	22
1	.27	2.12	74	17:40	9	23
1	.30	2.25	73	17:28	19	24
1	.30	2.11	65	18:13	12	25
1	.29	2.11	67	18:16	11	26
1	.29	2.09	65	18:26	10	27
1	.32	2.33	69	17:35	28	28
1	.32	2.20	59	18:16	16	29
1	.31	2.31	69	17:41	26	30
1	.30	2.29	73	18:09	21	31
1	.31	2.29	68	17:49	22	32
1	.32	2.37	70	17:21	30	33
1	.30	2.19	66	18:25	15	34
2	.49	3.19	65	17:22	90	35
2	.50	3.20	66	17:26	92	36
2	.50	3.30	71	17:28	105	37
2	.49	3.22	68	17:29	95	38
2	.50	3.24	67	17:23	98	39
2	.49	3.25	68	17:23	99	40
2	.50	3.23	68	17:26	96	41
2	.50	3.31	71	17:24	111	42
2	.48	3.16	65	17:32	82	43
2	.49	3.23	70	17:38	93	44
1	.41	2.82	43	19:15	36	45
1	.41	2.78	44	19:06	35	46
2	.42	2.96	40	18:39	43	47
2	.43	2.97	40	18:32	45	48
2	.44	2.82	52	18:14	41	49
2	.44	2.82	52	18:13	42	50
1	.43	2.79	51	18:26	38	51
1	.43	2.78	50	18:29	37	52
2	.43	2.81	52	18:18	40	53
1	.43	2.80	50	18:22	39	54
2	.48	3.03	50	18:03	68	55
2	.48	3.02	49	18:03	65	56
2	.48	3.03	50	18:03	67	57
2	.48	3.03	51	18:04	66	58
2	.48	3.01	48	18:04	62	59
2	.47	3.01	49	18:07	60	60
2	.48	3.02	50	18:02	69	61
2	.48	3.02	50	18:05	63	62
2	.49	3.03	50	18:02	70	63
2	.48	2.99	49	18:11	57	64
2	.44	3.29	35	18:58	88	65
2	.44	3.26	36	18:56	86	66
2	.44	3.24	36	18:54	80	67
2	.44	3.26	36	18:53	85	68
2	.45	3.23	36	18:52	79	69
2	.44	3.26	36	18:58	84	70

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
2	.44	3.26	36	18:53	87	71
2	.45	3.32	35	18:50	97	72
2	.45	3.12	38	18:46	58	73
2	.48	3.04	47	17:56	74	74
2	.50	3.12	46	17:29	91	75
2	.49	3.06	47	17:48	76	76
2	.48	3.03	47	17:57	72	77
2	.48	3.05	44	17:56	71	78
2	.51	3.17	45	17:13	101	79
2	.49	3.05	47	17:50	75	80
2	.53	3.22	54	17:20	108	81
2	.46	2.95	52	18:32	51	82
2	.46	2.90	52	18:47	48	83
2	.46	2.94	52	18:33	50	84
2	.45	2.89	51	18:48	47	85
2	.46	2.92	52	18:39	49	86
2	.47	2.99	51	18:16	55	87
2	.45	2.88	51	18:51	46	88
2	.47	2.97	51	18:23	52	89
2	.45	2.86	49	18:58	44	90
2	.49	3.14	62	18:17	81	91
2	.50	3.20	63	18:11	94	92
2	.47	3.02	57	18:29	54	93
2	.48	3.06	61	18:35	59	94
2	.47	3.02	59	18:35	53	95
2	.48	3.04	57	18:19	61	96
2	.49	3.13	63	18:25	78	97
2	.48	3.08	62	18:34	64	98
2	.50	3.17	62	18:09	89	99
2	.48	3.06	56	18:12	73	100
2	.50	3.09	58	18:09	77	101
2	.47	3.06	63	18:45	56	102
2	.49	3.13	60	18:09	83	103
2	.55	3.38	63	17:25	129	104
2	.53	3.37	65	17:37	126	105
2	.52	3.23	59	17:41	102	106
2	.52	3.25	63	17:54	103	107
2	.52	3.27	63	17:53	109	108
2	.52	3.28	63	17:51	112	109
2	.52	3.25	62	17:49	104	110
2	.52	3.22	60	17:49	100	111
2	.51	3.26	63	17:55	106	112
2	.52	3.34	65	17:43	123	113
2	.52	3.26	63	17:54	107	114
2	.53	3.33	64	17:40	120	115
2	.52	3.26	60	17:41	110	116
2	.55	3.34	43	17:22	146	117
2	.56	3.37	45	17:16	157	118
2	.55	3.35	44	17;19	151	119
2	.55	3.35	45	17:22	150	120
2	.55	3.36	44	17:19	153	121
2	.57	3.39	44	17:08	163	122
2	.55	3.34	44	17:22	148	123
2	.56	3.36	45	17:18	154	124
2	.54	3.34	43	17:24	145	125
2	.62	13.76	11	19:35	368	126
2	.53	8.73	15	18:48	361	127
2	.56	11.30	12	18:40	367	128
2	.50	5.67	21	18:37	338	129
2	.50	6.24	20	18:28	343	130
2	.51	6.68	19	18:40	351	131
2	.56	3.34	48	17:28	147	132
2	.55	3.31	50	17:42	128	133
2	.53	3.25	48	17:53	118	134
2	.56	3.35	46	17:22	152	135
2	.55	3.30	49	17:43	127	136
2	.56	3.38	45	17:14	160	137
2	.55	3.32	47	17:32	135	138
2	.56	3.37	47	17:19	155	139
2	.55	3.31	49	17:38	131	140
2	.55	3.34	46	17:25	149	141
2	.58	3.43	45	17:01	166	142
2	.53	3.27	42	17:46	117	143
2	.53	3.25	43	17:50	113	144
2	.52	3.27	42	17:47	115	145
2	.53	3.28	43	17:41	125	146
2	.53	3.26	43	17:46	116	147
2	.52	3.27	43	17:45	122	148
2	.52	3.27	42	17:46	119	149
2	.52	3.28	41	17:49	114	150
2	.52	3.27	43	17:45	121	151
2	.53	3.29	42	17:41	124	152
2	.55	3.34	43	17:25	140	153
2	.54	3.34	43	17:25	143	154
2	.54	3.34	43	17:25	142	155
2	.54	3.33	43	17:26	138	156
2	.54	3.33	43	17:26	139	157
2	.54	3.34	43	17:25	141	158
2	.54	3.33	43	17:26	136	159
2	.53	3.32	41	17:32	130	160
2	,54	3.33	42	17:28	132	161
2	.54	3.33	42	17:27	134	162
2	.54	3.34	43	17:24	144	163
2	.54	3.33	42	17:28	133	164
2	.57	3.62	36	17:30	214	165
2	.57	3.60	36	17:33	211	166
2	.53	3.46	37	18:23	159	167
2	.56	3.54	37	17:49	181	168
2	.53	3.47	37	18:20	161	169
2	.53	3.48	36	18:18	164	170

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
2	.54	3.42	38	18:18	156	171
2	.57	3.58	37	17:34	203	172
2	.56	3.58	37	17:38	199	173
2	.56	3.59	36	17:41	197	174
2	.53	3.35	41	18:27	137	175
2	.55	3.48	38	17:59	167	176
2	.56	3.45	40	17:58	165	177
2	.55	3.40	41	18:11	158	178
2	.55	3.43	39	18:07	162	179
2	.54	3.62	34	18:05	195	180
2	.57	3.58	37	17:37	200	181
2	.53	3.57	35	18:11	180	182
2	.53	3.60	34	18:13	184	183
2	.53	3.57	35	18:12	178	184
2	.52	4.28	27	18:14	295	185
2	.52	3.86	30	18:14	234	186
2	.51	4.17	28	18:21	264	187
2	.51	4.32	27	18:27	300	188
2	.52	4.28	27	18:17	294	189
2	.53	3.67	33	18:08	209	190
2	.53	3.76	32	18:07	227	191
2	.53	3.72	32	18:10	222	192
2	.53	3.66	33	18:13	204	193
2	.53	3.70	33	18:08	218	194
2	.53	3.65	33	18:10	201	195
2	.57	3.53	39	17:40	186	196
2	.57	3.53	39	17:40	187	197
2	.57	3.52	39	17:41	183	198
2	.57	3.53	39	17:40	188	199
2	.57	3.53	39	17:40	189	200
2	.57	3.53	39	17:40	190	201
2	.58	3.59	37	17:32	207	202
2	.58	3.59	37	17:32	206	203
2	.57	3.59	37	17:33	205	204
2	.57	3.58	37	17:35	202	205
2	.57	3.59	37	17:32	208	206
2	.57	3.47	42	17:50	173	207
2	.57	3.52	40	17:40	185	208
2	.57	3.46	44	17:52	175	209
2	.57	3.47	43	17:48	177	210
2	.58	3.47	44	17:48	179	211
2	.59	3.49	43	17:43	182	212
2	.57	3.46	41	17:52	170	213
2	.57	3.46	41	17:51	171	214
2	.57	3.46	42	17:52	169	215
2	.57	3.49	40	17:45	176	216
2	.57	3.45	42	17:54	168	217
2	.57	3.47	42	17:49	174	218
2	.58	3.46	43	17:51	172	219
2	.62	3.58	48	18:31	221	220

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
2	.51	3.78	31	18:35	224	221
2	.61	3.59	42	17:49	223	222
2	.61	3.61	42	17:44	226	223
2	.59	3.58	40	17:52	215	224
2	.59	3.52	44	18:07	198	225
2	.59	3.60	38	17:51	219	226
2	.58	3.53	40	18:05	194	227
2	.59	3.51	42	18:08	192	228
2	.60	3.57	41	17:52	217	229
2	.59	3.50	44	18:12	193	230
2	.57	3.53	40	18:08	191	231
2	.60	3.57	43	17:55	220	232
2	.59	3.77	34	18:03	238	233
2	.59	3.77	34	18:03	236	234
2	.56	3.81	32	18:27	237	235
2	.59	3.76	34	18:08	235	236
2	.58	3.68	36	18:15	229	237
2	.58	3.68	35	18:19	228	238
2	.59	3.68	36	18:14	230	239
2	.59	3.69	36	18:12	231	240
2	.61	3.60	45	18:20	225	241
2	.61	3.55	46	18:33	212	242
2	.61	3.56	46	18:30	213	243
2	.61	3.57	46	18:29	216	244
2	.60	3.52	45	18:39	196	245
2	.60	3.55	45	18:33	210	246
2	.67	3.90	38	17:39	257	247
2	.64	3.83	37	17:57	246	248
2	.64	3.77	39	18:08	242	249
2	.67	3.87	40	17:45	252	250
2	.68	3.92	38	17:34	267	251
2	.68	3.90	39	17:38	262	252
2	.68	3.90	39	17:39	259	253
2	.66	3.82	40	17:56	247	254
2	.67	3.90	39	17:40	258	255
2	.66	3.88	38	17:44	253	256
2	.63	3.92	33	18:28	250	257
2	.68	4.01	35	17:52	289	258
2	.67	3.98	36	17:57	278	259
2	.68	3.98	37	17:55	281	260
2	.63	3.94	33	18:22	256	261
2	.66	3.96	35	18:05	269	262
2	.70	4.01	37	17:47	292	263
2	.69	3.98	37	17:52	286	264
2	.68	3.97	36	17:58	276	265
2	.68	3.98	37	17:55	282	266
2	.67	3.95	37	18:01	271	267
2	.68	3.95	37	17:59	274	268
2	.68	3.95	37	17:59	275	269
2	.68	3.97	37	17:57	277	270

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
2	.66	3.93	37	18:06	263	271
2	.62	3.75	37	18:48	239	272
2	.59	4.90	24	18:20	334	273
2	.64	3.72	42	18:49	240	274
2	.67	3.82	42	18:26	249	275
2	.67	3.79	44	18:37	243	276
2	.63	3.65	44	19:07	232	277
2	.62	4.91	24	18:22	336	278
2	.62	4.91	24	18:22	337	279
2	.62	4.89	24	18:22	335	280
2	.63	4.17	30	18:40	304	281
2	.68	4.09	33	18:14	303	282
2	.70	4.46	29	17:35	322	283
2	.64	4.57	26	18:15	326	284
2	.63	4.50	26	18:27	317	285
2	.65	4.35	28	18:19	316	286
2	.64	4.07	32	18:37	291	287
2	.68	4.18	32	18:04	310	288
2	.66	4.26	30	18:13	313	289
2	.63	4.20	29	18:36	307	290
2	.67	4.08	33	18:21	298	291
2	.68	4.19	32	18:01	311	292
2	.65	4.14	31	18:25	305	293
2	.62	4.67	25	18:27	332	294
2	.64	4.11	31	18:38	297	295
2	.68	3.92	40	19:06	270	296
2	.69	3.95	41	19:01	279	297
2	.69	3.93	40	19:03	272	298
2	.68	3.91	40	19:07	266	299
2	.70	3.96	41	18:58	285	300
2	.69	3.90	41	19:08	265	301
2	.70	3.95	42	19:01	280	302
2	.68	3.89	41	18:13	260	303
2	.67	3.85	42	18:22	251	304
2	.71	3.99	41	18:52	293	305
2	.70	3.98	41	18:55	290	306
2	.66	3.80	45	18:38	244	307
2	.71	3.96	42	18:59	284	308
2	.67	3.86	41	18:18	254	309
2	.71	3.97	42	18:57	287	310
2	.66	3.80	44	18:35	245	311
2	.70	3.95	42	19:00	283	312
2	.68	3.87	42	18:18	255	313
2	.69	3.91	42	19:08	268	314
2	.72	4.49	29	17:56	327	315
2	.72	4.56	28	17:51	333	316
2	.71	4.49	29	18:00	325	317
2	.71	4.49	29	17:56	328	318
2	.71	4.43	30	18:02	319	319
2	.72	4.46	29	17:55	324	320

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
2	.72	4.51	29	17:53	331	321
2	.71	4.51	28	17:57	329	322
2	.73	4.50	29	17:49	330	323
2	.72	4.42	30	17:58	320	324
2	.71	4.47	29	18:01	323	325
2	.72	4.41	30	17:59	318	326
2	.75	4.14	42	18:27	312	327
2	.78	4.22	48	18:31	314	328
2	.71	3.98	43	18:58	288	329
2	.82	4.38	49	18:11	321	330
2	.72	4.02	43	18:50	299	331
2	.78	4.23	49	18:35	315	332
2	.69	3.94	51	18:35	261	333
2	.75	4.15	53	18:03	309	334
2	.68	3.87	54	18:56	248	335
2	.63	3.68	47	19:10	233	336
2	.70	3.94	45	18:11	273	337
2	.66	3.76	50	19:01	241	338
2	.75	4.11	52	18:06	306	339
2	.74	4.08	42	18:37	308	340
2	.72	4.01	41	18:47	301	341
2	.72	4.02	41	18:46	302	342
2	.71	4.00	41	18:51	296	343
2	.69	7.93	14	18:15	359	344
2	.72	8.72	13	17:52	365	345
2	.70	8.20	14	18:13	362	346
2	.68	5.91	19	18:40	346	347
2	.69	7.15	16	18:21	358	348
2	.72	8.95	13	17:53	366	349
2	.69	6.30	18	18:35	353	350
2	.71	8.64	13	18:00	363	351
2	.71	8.67	13	18:02	364	352
2	.74	7.92	14	18:42	360	353
2	.72	6.93	16	19:00	357	354
2	.96	5.11	32	17:54	339	355
2	.94	5.30	27	17:46	340	356
2	.70	6.10	19	19:28	349	357
2	.70	5.91	19	19:30	347	358
2	.70	5.80	20	19:32	342	359
2	.71	5.94	19	19:21	348	360
2	.71	5.82	20	19:23	344	361
2	.70	5.87	20	19:30	345	362
2	.70	6.16	19	19:28	350	363
2	.70	6.23	18	19:27	352	364
2	.70	5.74	20	19:31	341	365
2	1.13	6.01	25	17:26	354	366
2	.70	6.44	18	19:21	355	367
2	.77	6.59	17	18:33	356	368
Crecsent below the horizon						369
Crecsent below the horizon						370

ذی الحج 1416ھ کے چاند کے دیکھنے کیلیئے معلومات

تاریخ مشاہدہ۔ 18 اپریل 1996ء

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
1	.07	2.85	67	19:10	13	1
1	.08	2.90	68	19:10	14	2
1	.09	3.25	68	19:41	27	3
1	.09	3.08	67	19:38	18	4
1	.10	3.12	65	19:59	23	5
1	.11	3.16	63	19:28	26	6
1	.13	3.01	58	19:05	24	7
2	.14	3.15	58	18:45	31	8
1	.14	3.12	58	18:53	29	9
1	.13	2.98	58	19:06	21	10
2	.15	3.25	58	18:38	34	11
1	.12	3.15	61	19:53	28	12
1	.13	2.98	58	19:03	22	13
2	.16	3.21	56	19:03	33	14
2	.18	3.50	55	18:55	47	15
1	.08	1.98	64	18:52	1	16
2	.02	3.55	81	20:31	30	17
1	.09	2.39	62	18:27	3	18
1	.09	2.37	61	18:21	2	19
1	.08	2.46	63	18:49	4	20
1	.08	2.82	67	19:04	12	21
1	.09	2.42	60	19:02	5	22
1	.10	2.64	61	18:41	10	23
1	.11	2.85	59	18:36	15	24
1	.10	2.45	57	18:51	7	25
1	.10	2.51	58	19:00	8	26
1	.10	2.43	57	19:03	6	27
1	.13	2.93	56	18:39	20	28
1	.11	2.49	54	18:46	9	29
1	.13	2.89	56	18:42	19	30
1	.12	2.92	58	19:18	17	31
1	.13	2.84	56	18:48	16	32
1	.14	3.03	56	18:29	25	33
1	.12	2.62	56	19:11	11	34
2	.32	4.62	46	19:03	211	35
2	.32	4.69	47	19:12	215	36
2	.35	5.05	49	19:30	258	37
2	.34	4.78	47	19:18	227	38
2	.34	4.80	47	19:12	234	39
2	.34	4.85	47	19:14	244	40
2	.33	4.80	47	19:16	232	41
2	.35	5.08	48	19:26	262	42
2	.32	4.57	47	19:12	203	43
2	.34	4.85	48	19:33	239	44
2	.12	2.92	42	19:24	32	45
2	.14	2.97	42	19:21	35	46
2	.12	3.02	40	18:45	36	47
2	.12	3.04	40	18:39	37	48
2	.21	3.42	44	19:01	52	49
2	.20	3.43	44	19:01	54	50
2	.19	3.33	44	19:09	49	51
2	.19	3.27	43	19:08	40	52
2	.20	3.40	44	19:04	51	53
2	.19	3.32	43	19:03	50	54
2	.25	3.78	41	18:56	74	55
2	.23	3.70	41	18:52	70	56
2	.24	3.78	41	18:57	75	57
2	.25	3.79	41	18:58	78	58
2	.23	3.66	41	18:50	65	59
2	.23	3.65	41	18:53	63	60
2	.24	3.74	41	18:54	73	61
2	.24	3.73	41	18:55	72	62
2	.25	3.78	41	18:56	76	63
2	.23	3.65	41	18:59	62	64
2	.10	3.15	38	18:54	39	65
2	.11	3.15	38	18:53	41	66
2	.11	3.15	38	18:52	42	67
2	.11	3.16	38	18:51	44	68
2	.11	3.16	38	18:51	45	69
2	.10	3.15	38	18:55	38	70

و	ہ	د	ج	ب	ا	س
2	.11	3.16	38	18:50	46	71
2	.10	3.18	38	18:45	48	72
2	.13	3.17	39	18:52	43	73
2	.23	3.66	40	18:40	66	74
2	.24	3.74	39	18:11	77	75
2	.23	3.67	40	18:31	69	76
2	.23	3.65	40	18:41	64	77
2	.20	3.50	39	18:28	58	78
2	.24	3.80	38	17:56	81	79
2	.23	3.66	40	18:34	68	80
2	.31	4.33	41	18:34	181	81
2	.24	3.67	42	19:25	61	82
2	.22	3.57	43	19:38	57	83
2	.23	3.65	42	19:26	60	84
2	.22	3.55	43	19:38	56	85
2	.23	3.61	43	19:31	59	86
2	.24	3.73	42	19:10	71	87
2	.22	3.52	43	19:40	55	88
2	.24	3.70	42	19:17	67	89
2	.20	3.40	42	19:40	53	90
2	.31	4.42	45	19:47	187	91
2	.33	4.60	45	19:48	210	92
2	.28	4.01	44	19:41	105	93
2	.28	4.22	45	20:00	134	94
2	.28	4.06	45	19:51	111	95
2	.27	4.05	44	19:32	114	96
2	.31	4.43	46	19:58	186	97
2	.29	4.28	46	20:02	142	98
2	.32	4.49	45	19:41	199	99
2	.27	4.05	43	19:23	115	100
2	.29	4.19	44	19:27	135	101
2	.28	4.26	46	20:14	137	102
2	.31	4.34	44	19:33	165	103
2	.38	5.03	44	19:11	265	104
2	.38	5.07	45	19:27	268	105
2	.33	4.54	43	19:09	209	106
2	.34	4.71	45	19:33	224	107
2	.35	4.76	45	19:34	236	108
2	.36	4.78	45	19:32	240	109
2	.35	4.66	44	19:24	218	110
2	.32	4.55	44	19:20	208	111
2	.35	4.74	45	19:34	228	112
2	.36	4.99	45	19:31	260	113
2	.34	4.76	45	19:35	235	114
2	.37	4.93	45	19:25	255	115
2	.35	4.65	44	19:13	217	116
2	.27	4.07	36	18:08	138	117
2	.30	4.22	37	18:08	176	118
2	.28	4.14	37	18:08	150	119
2	.29	4.16	37	18:12	156	120
2	.29	4.16	37	18:08	155	121
2	.30	4.25	36	18:00	182	122
2	.29	4.13	37	18:11	146	123
2	.29	4.20	37	18:10	166	124
2	.27	4.03	36	18:08	132	125
2	-.18	5.27	29	18:19	311	126
2	-.11	4.64	30	17:49	241	127
2	-.17	5.05	29	17:33	282	128
2	-.03	3.97	31	17:57	118	129
2	-.05	4.14	31	17:44	149	130
2	-.06	4.23	31	17:52	175	131
2	.32	4.35	38	18:30	198	132
2	.32	4.34	39	18:47	196	133
2	.29	4.15	39	18:51	143	134
2	.30	4.23	37	18:16	172	135
2	.31	4.29	39	18:46	183	136
2	.31	4.27	37	18:08	192	137
2	.30	4.22	38	18:29	168	138
2	.31	4.33	37	18:18	197	139
2	.32	4.29	38	18:39	188	140
2	.30	4.20	37	18:19	164	141
2	.32	4.38	36	17:58	205	142
2	.24	3.85	37	18:24	99	143
2	.25	3.87	37	18:31	101	144
2	.24	3.85	37	18:25	98	145
2	.25	3.91	37	18:21	113	146
2	.25	3.87	37	18:26	104	147
2	.25	3.89	37	18:25	109	148
2	.24	3.84	37	18:24	97	149
2	.23	3.75	36	18:21	80	150
2	.24	3.87	37	18:24	106	151
2	.24	3.87	37	18:19	107	152
2	.26	4.00	36	18:08	124	153
2	.26	4.01	36	18:07	126	154
2	.26	4.03	36	18:09	131	155
2	.26	4.00	36	18:09	123	156
2	.26	4.01	36	18:09	127	157
2	.27	4.01	36	18:08	128	158
2	.26	3.99	36	18:08	121	159
2	.24	3.89	36	18:09	112	160
2	.25	3.93	36	18:06	116	161
2	.25	3.97	36	18:08	119	162
2	.27	4.02	36	18:07	130	163
2	.25	3.95	36	18:08	117	164
2	.24	4.06	33	17:58	147	165
2	.24	4.05	33	18:01	144	166
2	.20	3.75	35	18:44	82	167
2	.23	3.96	34	18:17	125	168
2	.20	3.76	34	18:41	85	169
2	.20	3.76	34	18:39	88	170

و	ه	د	ج	ب	ا	س
2	.22	3.82	35	18:45	103	171
2	.25	4.07	33	18:05	148	172
2	.24	4.03	33	18:06	140	173
2	.23	3.98	33	18:07	136	174
2	.24	3.88	36	19:01	110	175
2	.24	3.95	34	18:29	122	176
2	.26	4.05	35	18:35	139	177
2	.26	4.00	35	18:48	129	178
2	.24	3.95	35	18:40	120	179
2	.18	3.77	33	18:19	100	180
2	.24	4.03	33	18:06	141	181
2	.18	3.76	34	18:27	91	182
2	.17	3.73	33	18:26	84	183
2	.18	3.75	34	18:28	90	184
2	.08	3.77	31	18:03	108	185
2	.13	3.71	32	18:14	87	186
2	.09	3.73	32	18:11	94	187
2	.07	3.75	32	18:13	95	188
2	.08	3.77	31	18:05	102	189
2	.16	3.74	33	18:18	92	190
2	.15	3.74	33	18:13	96	191
2	.15	3.73	33	18:17	86	192
2	.16	3.72	33	18:23	83	193
2	.16	3.74	33	18:16	93	194
2	.17	3.74	33	18:21	89	195
2	.27	4.13	34	18:16	160	196
2	.27	4.13	34	18:16	161	197
2	.26	4.12	34	18:18	158	198
2	.27	4.13	34	18:16	162	199
2	.26	4.12	34	18:16	157	200
2	.26	4.12	34	18:16	159	201
2	.24	4.07	33	18:03	152	202
2	.24	4.08	33	18:03	153	203
2	.25	4.07	33	18:03	151	204
2	.24	4.06	33	18:05	145	205
2	.25	4.08	33	18:02	154	206
2	.29	4.23	35	18:35	185	207
2	.27	4.17	34	18:19	171	208
2	.32	4.35	36	18:44	202	209
2	.31	4.33	35	18:38	200	210
2	.32	4.36	36	18:40	204	211
2	.31	4.36	35	18:34	206	212
2	.28	4.16	35	18:34	167	213
2	.29	4.19	35	18:34	174	214
2	.28	4.18	35	18:36	170	215
2	.28	4.16	35	18:25	169	216
2	.29	4.21	35	18:40	180	217
2	.29	4.25	35	18:35	193	218
2	.30	4.25	35	18:38	194	219
2	.39	4.89	36	19:43	266	220
2	.12	3.63	33	18:35	79	221
2	.33	4.49	34	18:40	222	222
2	.34	4.56	34	18:36	238	223
2	.31	4.34	34	18:35	207	224
2	.34	4.52	35	19:04	223	225
2	.28	4.23	33	18:28	195	226
2	.28	4.22	34	18:46	191	227
2	.30	4.33	35	18:56	201	228
2	.32	4.43	34	18:41	212	229
2	.33	4.46	36	19:08	214	230
2	.27	4.17	34	18:47	178	231
2	.34	4.54	35	18:49	231	232
2	.24	4.16	32	18:28	190	233
2	.24	4.16	32	18:28	189	234
2	.18	3.94	32	18:40	133	235
2	.23	4.12	32	18:32	173	236
2	.25	4.14	32	18:43	177	237
2	.24	4.10	32	18:46	163	238
2	.24	4.14	32	18:43	179	239
2	.25	4.17	32	18:41	184	240
2	.37	4.76	35	19:23	257	241
2	.37	4.70	36	19:37	250	242
2	.37	4.72	36	19:34	253	243
2	.37	4.75	36	19:35	256	244
2	.34	4.57	36	19:39	233	245
2	.36	4.64	36	19:34	248	246
2	.36	4.86	31	18:28	277	247
2	.32	4.61	31	18:38	251	248
2	.35	4.67	32	18:55	254	249
2	.38	4.94	32	18:39	284	250
2	.37	4.89	31	18:22	278	251
2	.39	4.99	32	18:32	295	252
2	.39	4.95	31	18:31	289	253
2	.36	4.82	32	18:48	269	254
2	.38	4.93	31	18:31	285	255
2	.36	4.78	31	18:29	267	256
2	.26	4.38	31	18:56	216	257
2	.35	4.83	30	18:33	276	258
2	.34	4.79	30	18:38	273	259
2	.37	4.92	30	18:41	286	260
2	.27	4.42	30	18:51	225	261
2	.32	4.69	30	18:43	261	262
2	.37	4.99	30	18:35	298	263
2	.38	4.97	30	18:40	293	264
2	.34	4.81	30	18:41	274	265
2	.37	4.92	30	18:41	287	266
2	.37	4.89	31	18:47	279	267
2	.37	4.90	31	18:46	280	268
2	.37	4.90	31	18:46	281	269
2	.37	4.92	31	18:44	288	270

و	ه	د	ج	ب	ا	س
2	.35	4.80	31	18:50	270	271
2	.30	4.42	32	19:25	219	272
2	.09	4.28	28	18:12	213	273
2	.38	4.80	33	19:45	264	274
2	.40	5.02	33	19:26	294	275
2	.43	5.13	34	19:44	310	276
2	.37	4.81	35	20:10	263	277
2	.12	4.41	27	18:19	243	278
2	.12	4.41	27	18:19	245	279
2	.12	4.41	27	18:19	242	280
2	.22	4.35	29	18:57	220	281
2	.32	4.77	29	18:49	271	282
2	.28	4.83	27	17:58	283	283
2	.17	4.44	27	18:22	247	284
2	.17	4.38	28	18:33	229	285
2	.21	4.45	28	18:33	246	286
2	.26	4.45	30	19:01	237	287
2	.30	4.75	29	18:35	272	288
2	.25	4.56	28	18:33	252	289
2	.22	4.37	29	18:52	221	290
2	.30	4.66	29	18:53	259	291
2	.31	4.79	29	18:32	275	292
2	.26	4.52	29	18:48	249	293
2	.14	4.37	28	18:28	230	294
2	.24	4.40	29	18:59	226	295
2	.42	5.13	32	20:04	315	296
2	.45	5.28	32	20:03	331	297
2	.42	5.10	31	19:59	314	298
2	.41	5.07	32	20:03	305	299
2	.44	5.31	32	20:01	333	300
2	.42	5.10	32	20:06	313	301
2	.46	5.35	32	20:06	336	302
2	.42	5.15	32	19:14	319	303
2	.41	5.09	33	19:24	306	304
2	.45	5.35	31	19:55	338	305
2	.44	5.34	32	19:59	337	306
2	.43	5.18	34	19:47	317	307
2	.46	5.38	32	20:05	341	308
2	.40	5.06	32	19:17	302	309
2	.46	5.36	32	20:02	339	310
2	.43	5.13	33	19:41	309	311
2	.46	5.33	32	20:04	334	312
2	.42	5.15	33	19:21	318	313
2	.44	5.21	32	20:10	327	314
2	.30	4.93	27	18:21	300	315
2	.29	4.93	27	18:14	301	316
2	.28	4.88	27	18:24	291	317
2	.29	4.93	27	18:21	299	318
2	.30	4.91	27	18:29	297	319
2	.31	4.97	27	18:22	307	320
2	.30	4.95	27	18:18	303	321
2	.29	4.89	27	18:20	296	322
2	.32	5.02	27	18:16	316	323
2	.32	4.98	27	18:27	308	324
2	.29	4.88	27	18:25	292	325
2	.32	4.97	27	18:29	304	326
2	.51	5.80	31	19:39	358	327
2	.61	6.49	32	20:06	362	328
2	.48	5.46	32	20:06	345	329
2	.70	7.08	32	19:56	366	330
2	.49	5.57	32	20:00	349	331
2	.64	6.64	33	20:15	364	332
2	.53	5.97	35	20:11	360	333
2	.64	6.65	35	19:51	363	334
2	.52	5.91	37	20:36	356	335
2	.42	5.05	35	20:22	290	336
2	.49	5.58	33	19:27	347	337
2	.47	5.41	36	20:25	335	338
2	.61	6.51	35	19:52	361	339
2	.51	5.68	31	19:47	352	340
2	.46	5.40	31	19:51	343	341
2	.46	5.44	31	19:51	344	342
2	.44	5.35	31	19:54	340	343
2	-.04	5.36	22	17:51	348	344
2	-.06	5.59	21	17:26	357	345
2	-.05	5.41	22	17:47	350	346
2	.08	4.91	24	18:31	312	347
2	.00	5.20	23	18:01	342	348
2	-.07	5.63	21	17:26	359	349
2	.05	4.99	24	18:22	324	350
2	-.06	5.54	21	17:34	354	351
2	-.07	5.54	22	17:35	353	352
2	-.01	5.53	21	18:22	355	353
2	.04	5.28	22	18:45	346	354
2	.69	7.13	24	18:55	367	355
2	.52	6.48	22	18:26	365	356
2	.08	5.00	24	19:18	325	357
2	.10	4.97	24	19:22	323	358
2	.11	4.94	24	19:26	321	359
2	.11	5.02	24	19:14	330	360
2	.11	5.00	24	19:18	326	361
2	.10	4.96	24	19:24	322	362
2	.07	5.01	24	19:17	328	363
2	.07	5.03	23	19:16	329	364
2	.11	4.94	24	19:26	320	365
2	.74	8.04	20	18:17	368	366
2	.06	5.09	23	19:08	332	367
2	.10	5.41	22	18:27	351	368
2	-1.11	11.39	14	17:36	369	369
2	-2.29	18.23	11	17:45	370	370

اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بزرگوں نے راقم کے ذمے جو ڈیوٹی لگائی تھی اللہ تعالیٰ نے اسکو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ اسکو اپنی رضا کیلئے قبول فرمائے اور جو بھول چوک ہوئی ہو یا دوسرے اہم کاموں کی طرف سے غفلت ہوئی ہو اسکو معاف فرمائے ۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مجھے اور اس کام میں جس نے بھی میرے ساتھ کسی قسم کا تعاون کیا ہو انکو بھی اپنی دعاؤں میں یاد فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ انکو بہترین اجر سے نوازے ۔ راقم خود تو بہت نالائق ہے لیکن اسکو ساتھی الحمد للہ اچھے ملے ہیں اسلئے کام کرنے کی ہمت اللہ کے فضل سے ہو جاتی ہے ۔ نیت مؤمن خیر من عملہ کی تشریح میں بزرگوں سے سنا ہے کہ نیتیں بڑی بڑی کرنی چاہیئے کیونکہ نیت پر عمل کرنے کی توفیق ہوئی تو نیت اور عمل دونوں کا اجر مل جاتا ہے اور عمل نہ ہوسکا تو نیت کا اجر تو ہر حال مل ہی جاتا ہے اور نیت چونکہ بڑی سے بڑی کی جاسکتی ہے اسلئے اسکا اجر بہت زیادہ ہوجاتا ہے ۔ اس لئے ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ نے مستقبل کیلئے کچھ منصوبے بنائے ہیں جن کا اس موقعے پر تذکرہ ان شاء اللہ مفید ہوگا ۔

1۔ پوری دنیا کیلئے نمازوں کی اوقات پر مشتمل کتاب

کتاب المؤذن کی طرز پر ایک ایسی کتاب کی تیاری ادارہ کے زیر غور ہے جس میں تقریباً پوری دنیا کیلئے نمازوں کے اوقات دیئے جائیں ۔ اس سلسلے میں الحمد للہ اتنی پیش رفت ہوئی ہے کہ مشہور اٹلس News Week سے پوری دنیا کے تقریباً چالیس ہزار مقامات کے طول بلد و عرض بلد کمپیوٹر میں ڈال دئے گئے ہیں ۔ اب ان مقامات کے سٹینڈرڈ اوقات کا گرینچ سے جتنا فرق بنتا ہے وہ کمپیوٹر میں ڈالنا ہے اسکے بعد کتاب کو ان شاء اللہ حتمی شکل دی جائے گی ۔ قارئین سے اسکے لئے دعا کی درخواست ہے کہ یہ کام اللہ کرے جلدی عافیت و قبولیت کے ساتھ تکمیل پائے ۔

2۔ ہر مسجد کیلئے صحیح نمازوں کے اوقات کی نقشوں کی فراہمی ۔

ادارے کا ارادہ ہے کہ دنیا کی ہر مسجد میں نمازوں کے اوقات کا نقشہ ہو نیز قبلہ کی سمت معلوم کرنے کا آسان طریقہ ہر مسلمان کو معلوم ہو تاکہ اس مسئلے میں افراط تفریط سے بچا جاسکے ۔

اس کیلئے ادارہ اتنی خدمت تو ان شاء اللہ کرسکتا ہے کہ ہر جگہ کیلئے صحیح نمازوں کے اوقات کا نقشہ تیار کرے لیکن مناسب تعداد میں اسکو چھاپ کر اسکو پھر ہر مسجد تک پہنچانا ادارہ کیلئے موجودہ وسائل میں ممکن نہیں اسکے لیے حکومت وقت یا پھر مخیر حضرات سے درخواست کی جائے گی کہ وہ اس سلسلے میں ہمت فرمائیں ۔ اس پر انکو بھی بے انتہا اجر ملے گا ۔ اگر ایک متروک سنت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر ہے تو ایک متروک فرض کو زندہ کرنے کا اجر کتنا ہوگا ۔ پس جہاں مشاہدہ کے بغیر غلط اوقات کے مطابق نماز روزہ ہو رہا ہو ان تک نمازوں کے صحیح اوقات کا پہنچانا کس قدر ثواب کا کام ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے ۔ اس نیک کام کے خواہشمند حضرات ادارہ کے ساتھ دئے ہوئے پتہ پر رابطہ کرسکتے ہیں ۔

3۔ ہر سال کیلئے رویت ہلال کی جدولوں کی تیاری۔

جیسا کہ اس کتاب میں پہلے بتایا گیا ہے کہ ادارہ انشاء اللہ ہر سال رویت ہلال کی جدولیں اس کتاب میں دی ہوئی جدولوں کی طرز پر شائع کرے گا ۔ خواہشمند حضرات اسکے لئے ادارے کے ساتھ پیشگی رجسٹرین کرسکتے ہیں جس کے لئے انکو ناظم اعلیٰ کے نام مبلغ سو روپے کا منی آرڈر بھیجنا پڑے گا ۔ ناظم اعلیٰ کا پتہ یہ ہے ۔

حضرت مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد دارالسلام G6/2 اسلام آباد

4۔ دینی مدارس اور سکولوں کیلئے تربیتی کورسز کا اجراء۔

ادارہ علم فلکیات کو آسان طریقوں کے ساتھ دینی مدارس اور سکولوں تک پہنچانے کا عزم رکھتا ہے جسکے لئے ادارے نے ایک ایک ہفتے کے کورسز کے اجراء کا منصوبہ تیار کیا ہے ۔ ادارہ کے پاس فی الوقت چونکہ مالی وسائل نہیں ہیں اسلئے طلباء سے فی کورس قیام و طعام اور انتظام کیلئے مبلغ -/350 وصول کئے جائیں گے ۔ آنے جانے کا خرچ بھی طلباء خود ادا کریں گے ۔ ان کورسز کے خواہشمند حضرات سے درخواست ہے کہ وہ بروقت مطلوبہ رقم کا منی آرڈر ادارے کے ناظم اعلیٰ کے نام بھیج کریں اپنی رجسٹریشن کرائیں ۔ اپنا نام اور پتہ صاف لکھنا ضروری ہے تاکہ ان کو قریب ترین کسی ایک کورس میں شمولیت کی دعوت دی جاسکے ۔ طلباء سے موسم کے حساب سے مناسب بستر بھی لانے کی استدعا کی جائے گی ۔

ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ کا نصب العین

نمازوں کے اوقات ، سحری و افطاری کے اوقات ، تعین قبلہ ، رویت ہلال اور تقویموں کے متعلق فقہی اور فنی تحقیقات اور انکے لئے جدید ترین وسائل کے استعمال کے ساتھ ان سے عملی استفادے کے لئے انتظامی روابط کا اہتمام ، نیز کائنات کے مطالعے کے اصل مقصد (اللہ تعالیٰ کی عظمت کا استحضار) کے حصول پر مفید کام جہاں بھی ہوا ہے اسکو عوام و خواص تک پہنچانا ادارے کا نصب العین ہے۔

ایک اہم اعلان ۔ ادارہ نہایت مسرت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ مندجہ بالا نصب العین کی روشنی میں فنی اور فقہی سوالوں کے جواب دینے کیلئے ادارے نے ایک رابطہ ڈیسک قائم کیا ہے ۔ جس کو بھی فلکیاتی موضوع پر تحقیق کیلئے یا ویسے ان موضوعات کے متعلق کسی قسم کے سوال کے جواب کی ضرورت ہو وہ ادارہ کے ساتھ درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کرسکتے ہیں ۔ جواب کیلئے جوابی لفافہ جس پر سائل کا پتہ صاف صاف لکھا ہو ساتھ بھیجنا ضروری ہے ۔

نوٹ :۔ علم نجوم کے ساتھ ادارے کا کوئی تعلق نہیں اسلئے ادارے کو اس سے متعلق سوالات کے جواب دینے سے معذور سمجھا جائے ۔

ادارہ تحقیقات فلکیہ اسلامیہ 593/R9 اللہ آباد
ویسٹرج راولپنڈی پاکستان فون 470582